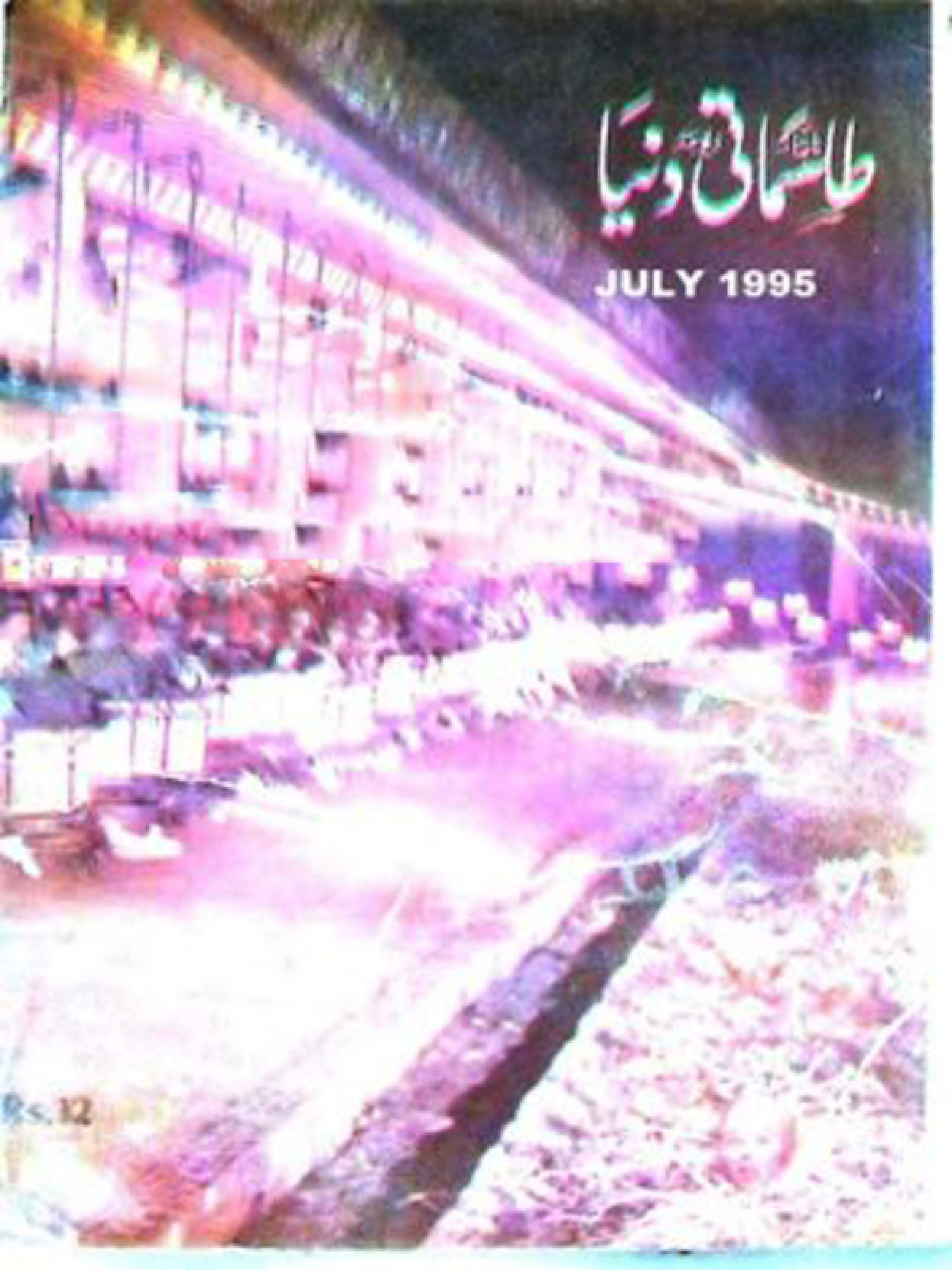
طلسماتی دنیا
JULY 1995
Rs.12

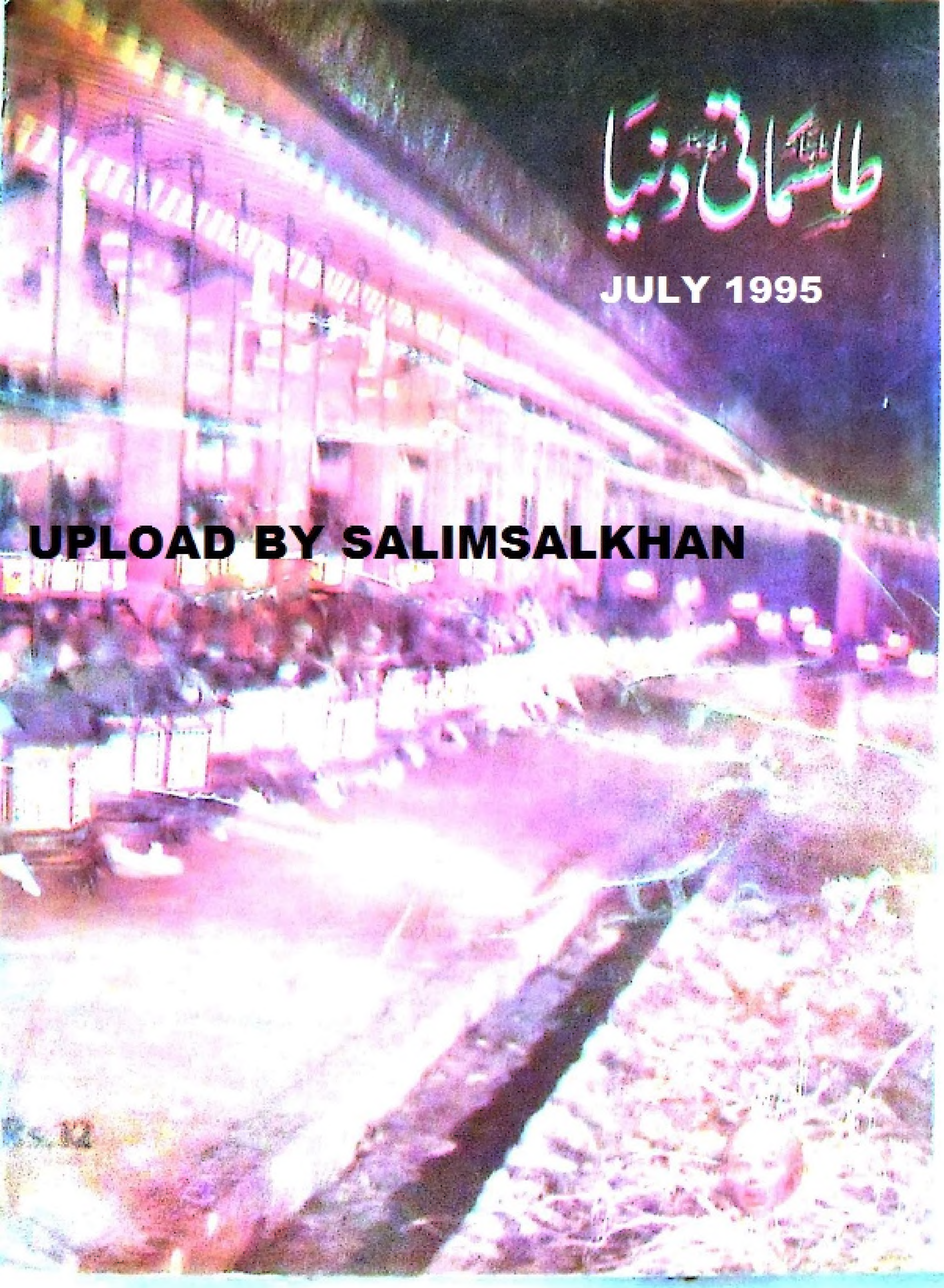

UPLOAD BY SALIMSALKHAN

BY SALIMSALKHAN

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

طلسماتی دنیا

جلد نمبر ۳ ـــــــ شمارہ نمبر ۷ ـ
جولائی ـــــــ ۱۹۹۵ء
فی شمارہ ـــــــ ۱۲ روپے
سالانہ ـــــــ ایک سو بیس روپے (سادہ ڈاک سے)
دو سو روپے ـــــــ (رجسٹرڈ ڈاک سے)
پاکستان سے سالانہ ـــــــ پانچ سو روپے
غیر ممالک سے ـــــــ ۲۵ ڈالر (امریکی)
لائف ممبری ـــــــ تین ہزار روپے
معاونین سے سالانہ ـــــــ ایک ہزار روپے
محسنین سے سالانہ ـــــــ پانچ ہزار روپے

معاون ایڈیٹر
مریم صدیقی
خصوصی مشاورت ـــــــ نسیم فاطمہ شیخ صدیقی
عمومی مشیران: ابوسفیان عثمانی ـــ سلیم عرشی ـــ رابعہ بانو شیریں ـــ

ایڈیٹر: حسن الہاشمی
سرپرست: حضرت الحاج مولانا سید خلیل حسین میاں صاحب مدظلہ
ہما: زینب ناہید عثمانی

نگراں: ـــــــ عمر فاروق عاصم عثمانی
فون نمبر ایڈیٹر: ـــــــ ۲۲۶۸۲

سرکولیشن منیجر و ڈیزائنر ـــــــ دانش عامری
دیوبند فون کرنے کیلئے اسٹیڈی کوڈ نمبر ۰۱۳۳۶

ایڈورٹائزمنٹ منیجر: ـــــــ خالد مظہر، راحت عثمانی

انتباہ

طلسماتی دنیا سے متعلق متنازعہ امور میں مقدمہ کی سماعت کا حق صرف دیوبند ہی کی عدالت کو حاصل ہوگا۔ (منیجر)

اس دائرہ میں ○ سُرخ نشان اس بات کی یاددہانی کراتا ہے کہ اس شمارے کے ساتھ آپکا زرِ تعاون ختم ہو رہا ہے اس شمارے کے موصول ہوتے ہی آپ زرِ تعاون روانہ کریں اور اگر خریداری منسوخ کرنی ہو تو بذریعہ خط اطلاع دیں۔ لیکن ہمیں اس بات کا یقین ہے کہ آپ طلسماتی دنیا کی دلچسپی اور افادیت کی بنا پر خریداری جاری رکھنے کی اطلاع دیں گے اور زرِ تعاون روانہ کر کے حلقۂ خریداروں میں شامل رہیں گے اور شکریہ کا موقعہ دیں گے۔ (منیجر)

اطلاع عام

اس رسالہ میں جو کچھ بھی شائع ہوتا ہے وہ "روحانی مرکز" کی ملک ہے! اس کے کسی کلی یا جزوی مضمون کو شائع کرنے سے پہلے "روحانی مرکز" سے رابطہ قائم کرنا ضروری ہے۔ (منیجر)

"طلسماتی دنیا" روحانی مرکز کے ذریعہ لاچاروں، غریبوں اور ضرورت مندوں کی مدد کرتا ہے۔ جو صاحب آخرت کے اجر و ثواب کے لئے کوئی پیشکش کرنا چاہیں وہ ایڈیٹر سے رابطہ قائم کریں۔ یا "روحانی مرکز" کے نام اپنی رقم بھجوا کر عند اللہ ماجور ہوں۔ تعاون علی البر والی رقومات کیلئے پوری پوری وضاحت کر دینا ضروری ہے ـــ تاکہ رقومات صحیح مصرف میں خرچ کی جاسکیں۔
ـــــــ (منیجر) ـــــــ

ROOHANI MARKAZ
ABULMALI, DEOBAND-247554

روحانی مرکز محلہ ابوالمعالی دیوبند ۲۴۷۵۵۴

پرنٹر پبلشر حسین احمد صدیقی نے جے کے آفسیٹ دہلی سے چھپوا کر روحانی مرکز محلہ ابوالمعالی دیوبند سے شائع کیا

کیا اور کہاں

نورِ ھدایت ۵
مختلف باغوں کے پھول ۶
رونا غمِ حیات پر زیبا نہیں مجھے ۹
غزل ۱۰
صنم خانۂ عملیات ۱۱
مولانا اسعد مدنی اس ملت کے ہیں کون؟ ۱۹
آیت الکرسی کی عظمت وافادیت ۲۳
درسِ عملیات ۲۷
روحانی ڈاک ۳۱
علم الاعداد ۴۱
نبیوں کی شریکِ حیات ۴۳
رنگ اور روشنی سے علاج ۴۹
روح کا تبادلہ ۵۱
حسنِ انتخاب ۵۷
کرشمۂ اعداد ۵۸

نورِ ھدایت

جو لوگ اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں۔ ان کی مثال ایسی ہے جیسے ایک دانہ بو دیا جائے اور اس سے سات بالیں نکلیں اور ہر بال میں سو دانے ہوں اور اللہ تعالیٰ بڑھا دیتے ہیں جس کو چاہیں۔ وہ بے انتہا بخشش کرنے والے اور سب کچھ جاننے والے ہیں۔

جو لوگ اپنے مال کو اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں۔ پھر نہ احسان جتلاتے ہیں۔ خرچ کرکے نہ دکھ دیتے ہیں۔ ان ہی کیلئے اجر ہے۔ اُن کے رب کے پاس اور انہیں نہ کوئی ڈر ہے اور نہ وہ غمگین ہوں گے ——— اور ایک میٹھا بول اور چشم پوشی اُس خیرات سے بہتر ہے۔ جس کے پیچھے دکھ ہو، اور اللہ تعالیٰ بے نیاز اور بُردبار ہیں۔

(سورۂ بقرہ)

BY SALIMSALKHAN

مختلف باغوں کے پھول

پہچان

حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے ایک بار یہ فرمایا تھا۔
"کوئی اچھا درخت نہیں جو بُرا پھل لائے اور نہ کوئی ایسا بُرا درخت ہے جو اچھا پھل لائے ہر درخت اپنے پھل سے پہچانا جاتا ہے"۔۔۔۔ کیونکہ جھاڑیوں پر انگور نہیں اُگتے اور نہ ہی جھڑبیری پر گلاب کھلتے ہیں۔

دل انسان کا خزانہ ہے۔ اچھا انسان اس خزانے سے اچھا مال پیش کرتا ہے اور بُرا انسان اس خزانے سے بُرا مال پیش کرتا ہے، کیونکہ یہ بات مسلّم ہے کہ جو انسان کے دل میں بھرا ہے وہی اس کی زبان سے خارج ہوتا ہے۔ برتن سے وہی چیز چھلکتی ہے جو اس میں موجود ہو۔ (ماخوذ)

احتیاط

اس نے پوری رات فاقے میں گزاری۔ حالانکہ اس کا حلقۂ احباب انتہائی وسیع تھا اور اس کے حلقے میں اکثر مالدار ترین لوگ تھے۔ دوسرے دن کسی طرح اس کے ایک مالدار دوست کو اس کے فقر وفاقے کا علم ہو گیا۔ اس نے اپنے غیرت مند دوست سے شکایتاً کہا۔۔۔۔ دوست! بڑے افسوس کی بات ہے کہ تم نے اپنی پریشانی کا ذکر مجھ سے نہیں کیا۔۔۔۔ غیرت مند دوست نے کہا۔ ایسا کرنے سے میری غیرت نے منع کر دیا تھا۔ مالدار دوست نے کہا کہ اگر تمہیں میری مدد گوارہ نہ تھی تو مجھ سے کچھ بطور قرض مانگ لیتے۔۔۔۔ غیرت مند دوست نے جواب دیا۔

رات کو بھوکا سو جانا اس سے بہتر ہے کہ میں قرضدار کی حیثیت سے صبح کا منہ دیکھوں۔

سیکولرازم

وہ طوائف۔
روزانہ کئی مردوں کو تصلیتی ہے۔
شاید اسی لئے وہ روشن ذہین ہے۔
اس کے کمرے میں۔
ہر مذہب کے بھگوان کی ایک تصویر ٹنگی ہے۔
یہ تصویریں لیڈروں کی تقریروں کی طرح نمائشی نہیں ہیں۔
اس کا کمرہ۔
رات کے ساڑھے ۱۲ بجے تک۔
ہندو۔
مسلم۔
سکھ۔
عیسائی۔
ہر مسلک کے آدمی کیلئے کھلا رہتا ہے۔
کون جانے اس کے کمرے کی سی کشادگی مندر، گوردوارے اور مسجد کے آنگنوں میں کب پیدا ہوگی؟

ارمان

نوجوان سوشل ورکر نے ایک پیشہ ور لڑکی سے کہا "تم عصمت فروشی چھوڑ دو۔ یہ دنیا کا سب سے گھناؤنا پیشہ ہے۔ میرے ساتھ چلو۔ میں تمہیں اپنی بہن رکھوں گا۔
لڑکی سنجیدہ ہو کر بولی۔
بابو جی۔۔۔۔ بہن اور ماں بنانے والے تو ہزاروں مل جاتے ہیں۔ کاش آپ نے بیوی بنانے کی بات کی ہوتی تو۔۔۔۔ نوجوان اس کا جملہ پورا ہونے سے پہلے ہی زینے سے اتر گیا۔

علاج

بہرا مریض۔۔۔۔ ڈاکٹر صاحب میں اس قدر اونچا سننے لگا ہوں کہ خود اپنی کھانسی کی آواز بھی نہیں سُن پاتا۔

ڈاکٹر۔۔۔۔ لو یہ گولی کھا لو۔۔۔۔ اس سے تمہاری کھانسی اتنی تیز ہو جائے گی کہ تم اسے بآسانی سن سکو گے۔

عورت کی تعریف

نفسیات کے ایک پروفیسر نے ایک نوجوان امیدوار سے کہا، عورت کی تعریف کرو۔۔۔۔ امیدوار نے جواب دیا۔ جو دروازے میں کھڑی ہو کر بیس منٹ تک مسلسل باتیں کرتی رہے۔ لیکن وقت کی کمی کے باعث اندر نہ آسکے۔

عمل

ایک شادی شدہ جوڑے کے گھر کوئی اولاد نہیں ہوئی تو بیوی نے بہت سے لوگوں کو بلا کر کہا۔ میری تو کوئی اولاد نہیں۔ اس لئے سوچتی ہوں کہ اپنی ساری جائداد کسی سادھو کو دان کر دوں۔ یہ سنکر شوہر اُٹھ کر جانے لگا۔
بیوی نے پوچھا۔۔۔۔ تم کہاں چلے۔؟
شوہر نے سنجیدگی سے جواب دیا، سادھو بننے۔

لاپرواہی

یہ آئینہ تمہاری لاپرواہی کی وجہ سے ٹوٹا ہے۔
جھگڑے کے دوران بیوی نے شوہر پر الزام لگایا۔
تم غلط کہہ رہی ہو۔ بیلن تم نے پھینکا تھا۔
میں نے بیلن تم پر پھینکا تھا۔ تم اپنی جگہ سے نہ ہٹتے تو یہ آئینہ ہرگز نہ ٹوٹتا۔

اقوالِ زرّیں

- تین چیزیں انسان کو زندگی میں ایک بار ہی ملتی ہے۔
  والدین، حسن، جوانی ۔۔۔۔
- تین چیزیں بھائی کو بھائی کا دشمن بنا دیتی ہے۔
  زن، زر، زمین ۔۔۔۔
- تین چیزوں کیلئے پردہ بہتر ہے۔
  کھانا، دولت، عورت ۔۔۔۔
- تین چیزوں کو ہمیشہ یاد رکھنا چاہیئے
  سچائی، فرض، موت ۔۔۔۔
- تین چیزیں انسان کو ذلیل کرتی ہیں۔
  چوری، چغلی، جھوٹ ۔۔۔۔
- تین چیزیں ہر ایک کو پیاری ہوتی ہیں۔
  عورت، دولت، اولاد ۔۔۔۔
- تین چیزیں چوری نہیں ہوتی ہیں۔
  علم، ہنر، عقل ۔۔۔۔
- تین شخص اپنی عادت سے مجبور ہوتے ہیں
  سچا سچائی پر، سخی سخاوت پر، ظالم ظلم پر
- تین شخص وقت پر پہچانے جاتے ہیں
  صابر مصیبت پر، دیانت دار معاملے پر، دوست وقت پڑنے پر
- تین شخص ہمیشہ غم میں مبتلا رہتے ہیں۔
  حاسد، کاہل، وہمی ۔۔۔۔

منتخب اشعار

آئینہ تک میری صورت کا شناسا نہ رہا
وقت نے مجھ سے مجھے چھین لیا ہے یارو

میرے چہرے پہ نہ تھیں اتنی خراشیں یارو
تم نے ٹوٹا ہوا آئینہ دکھایا ہے مجھے

چند لمحے ترے پہلو میں گزارے تھے کبھی
آج پتھر ہی اچھلتے رہیں جدھر جاتے ہیں

محبت کیلئے کچھ خاص دل مخصوص ہوتے ہیں
یہ وہ نغمہ ہے جو ہر ساز پر گایا نہیں جاتا

اپنے قبضے میں تو زخموں کی بڑی دولت ہے
کیوں نہ پھر وقت کا ہر قرض چکایا جائے

بھائی سے بھائی کے کچھ تقاضے بھی ہیں
صحن کے بیچ دیوار اپنی جگہ۔۔۔

ارے ناداں محبت بھی کبھی ناکام ہوتی ہے
یہ وہ شے ہے جو اپنا آپ ہی انعام ہوتی ہے

غزل

دل پر غم کی بدلی چھائی
اندیشوں کی منطق سنکر
عشق و وفا کے نادر تحفے
گاؤں میں دل ٹوٹے ہو لگے
پھیکے تھے اشعار کے چہرے
ہم نے جس کو سمجھا مسیحا
دنیا سے میں کیسے کہہ دوں
دیکھو کتنے شیشے چٹخیں

فصلِ گُل بھی راس نہ آئی
آنکھ محبت کی بھر آئی
آنسو، آہیں، غم، رسوائی
شہر میں گونجی پھر شہنائی
جب تک دل پہ چوٹ نہ کھائی
اُس نے گھروں میں آگ لگائی
میرا قاتل میرا بھائی
پتھر نے لی پھر انگڑائی

میرے دل میں آگ لگے ہے
کتنا بھاگے سرپٹ یارو
سب نے دل توڑا ہے آخر

جب بھی چلتی ہے پروائی
دنیا پھر بھی ہاتھ نہ آئی
کس نے کی ہمت افزائی

لطیفے

- ایک مقرر صاحب نے لمبی تقریر کرنے کے دوران اپنی گھڑی دیکھی۔
  اسی وقت مجمع میں سے کوئی صاحب چیخے۔
  حضور!۔۔۔ گھڑی نہیں کیلنڈر دیکھیں۔
- ایک صاحب بڑے فخر کے ساتھ دوستوں کی محفل میں فرما رہے تھے کہ میں اپنی بیوی سے بالکل نہیں ڈرتا بس شرط یہ ہے کہ وہ گھر پر موجود نہ ہوں۔
- شوہر اپنی بیوی حنا کو لینے کیلئے اسٹیشن پہنچے لیکن زیادہ خوش نہیں تھے۔
  اسی وقت بیوی کی نظر ایک اور جوڑے پر پڑی۔ وہ دونوں بے حد خوش تھے۔ بالخصوص شوہر بُرے تپاک انداز سے بیوی سے مل رہے تھے۔
  حنا بولی۔۔۔۔ دیکھئے محبت اسے کہتے ہیں۔ اس کا شوہر کس طرح خوش نظر آرہا ہے۔ اور ایک آپ ہیں کہ منہ لٹکا ہوا ہے۔
  حنا کے شوہر نے کہا۔۔۔۔ ان دونوں اور ہم دونوں کے حالات میں بہت فرق ہے۔۔۔۔ اُس کا شوہر اُسے چھوڑنے آیا ہے۔ اور میں تمہیں لینے آیا ہوں۔

قیدی۔۔۔ جیلر سے، سر مجھے کسی ڈاکٹر کو دکھائیے۔۔۔ مجھ سے تھوکا نہیں جا رہا ہے۔
جیلر۔۔۔ فکر نہ کرو۔ اس وقت ساری دنیا تم پر تھوک رہی ہے۔
(مرسلہ: مریم اشرف، شمس کے مد بھری)

آسان و دشوار

ایک شخص نے کسی دانا سے دریافت کیا کہ دنیا میں آسان ترین چیز کیا ہے اور مشکل ترین چیز کیا ؟

اس دانا نے جواب دیا کسی کو مشورہ دینا سب سے آسان چیز ہے لیکن کسی کے مشورے پر عمل کرنا سب سے دشوار چیز ہے ۔

طلاق

ایک مرتبہ حسب معمول مولوی وحید الدین سلیم، مولانا حالی کے پاس بیٹھے تھے کہ ایک شخص آیا۔ اور مولانا سے پوچھنے لگا ــــ "حضرت! میں نے غصے میں آکر اپنی بیوی سے کہد یا تجھ پر تین طلاق۔ لیکن بعد میں مجھے اپنے کئے پر افسوس ہوا۔ میری بیوی بھی راضی ہے۔ مگر مولوی کہتے ہیں کہ طلاق ہوگئی۔ اب صلح کی کوئی شکل نہیں۔ خدا کے لئے میری مشکل آسان فرمائیں۔ اور کوئی ایسی ترکیب بتائیں کہ میری بیوی میرے گھر میں دوبارہ آباد ہو سکے "۔

ابھی مولانا حالی کوئی جواب نہیں دینے پائے تھے کہ مولوی سلیم اس شخص سے کہنے لگے "بھئی یہ بتا کر تو نے طلاق 'ت' سے دی تھی یا 'ط' سے ؟"

اس شخص نے کہا: جی میں تو ان پڑھ اور جاہل آدمی ہوں مجھے کیا پتہ کہ ت سے کیسی طلاق ہوتی ہے۔ اور 'ط' سے کیسی:

مولوی سلیم نے اسے سمجھایا "میاں یہ بتاؤ کہ تم نے قراءت کے ساتھ کھینچ کر کہا تھا کہ تجھ پر تین طلاق، جس میں طا کی آواز پوری نکلتی ہے یا معمولی طریقے پر کہا تھا جس میں طا کی آواز نہیں نکلتی۔ ت کی آواز نکلتی ہے "۔

بیچارے غریب سوال کنندہ نے کہا ــــ جی مولوی صاحب! میں نے معمولی طریقہ پر کہا تھا قراءت سے کھینچ کر نہیں کہا "۔

یہ سننے کے بعد مولوی سلیم صاحب نے پورے اطمینان کے ساتھ اس سے کہا "ہاں بس معلوم ہوگیا کہ تو نے ت سے تلاق دی تھی اور ت سے کبھی طلاق ہو ہی نہیں سکتی۔ ت سے تلاق کے معنی ہیں "آ محبت کے ساتھ مل بیٹھیں" تو بے فکر ہو کر اپنی بیوی کو گھر لے آ۔ اور اگر کوئی مولوی اعتراض کرے تو صاف کہہ دیجو کہ تو نے ت سے تلاق دی تھی 'ط' سے نہیں "۔

س ــــ بڑا آدمی بننے کیلئے کیا کرنا چاہئے۔

ج ــــ قد بڑھانے کی ورزش۔

س ــــ شادی شدہ اور کنوارے مرد کی پہچان ؟

ج ــــ سیٹی بجاتا، مسکراتا اور ادھر اُدھر دیکھتا ہوا شخص کنوارہ جبکہ گردن جھکائے، منہ بسورے، ناک کی سیدھ میں چلنے والا شادی شدہ۔!

س ــــ مرد کو عورت پر کب پیار آتا ہے۔؟

ج ــــ جب وہ آرائش حسن کی کسی بڑی دکان سے کچھ خریدے بغیر واپس آجائے۔

س ــــ عورتیں میک اپ زیادہ کرتی ہیں یا باتیں ؟

ج ــــ میک اپ کر کے باتیں زیادہ کرتی ہیں۔

س ــــ شوہر بیوی کو ہر ماہ تنخواہ دیتا ہے تو بیوی شوہر کو کیا دیتی ہے۔؟

ج ــــ غیر ادا شدہ بل!

س جب محبوب قریب ہوتا ہے تو نہ زبان ساتھ دیتی ہے نہ دماغ! علاج بتائیے۔!

ج ــــ محبوب کی قربت سے گریز!

س ــــ عورتیں شوہر سے زیادہ محبت کرتی ہیں یا اپنے جوانی سے۔؟

ج ــــ جوانی سے شوہر کی!

س ــــ محبت میں کن باتوں کا خیال رکھنا چاہئے ؟

ج ــــ صرف ایک بات کا۔ لڑکی کسی وقت شادی کا مطالبہ نہ کر بیٹھے۔

س ــــ احمق نوجوان کی پہچان ؟

ج ــــ پہلی ملاقات میں شادی کی پیشکش کر دیتا ہے۔

س ــــ آنسو اور موتی کا فرق۔؟

ج ــــ آنسو میک اپ خراب کرتے ہیں اور موتی سجاتے ہیں۔

س ــــ برصغیر میں انگریز کا کارنامہ ؟

ج ــــ جب تک رہا تاریخ بگاڑتا رہا، گیا تو جغرافیہ بگاڑ گیا۔

اپنی اپنی

● ایک آدمی نے دوسرے آدمی سے کہا۔ ہمیں اپنے گاؤں میں کھدائی کے دوران ٹیلیفون کے تار ملے ہیں۔ گویا کہ ہمارے گاؤں میں ٹیلیفون کا نظام ایک ہزار سال پہلے تھا۔

● دوسرا آدمی ــــ تم صرف ٹیلیفون کی بات کر رہے ہو۔ ہمارے گاؤں میں تو ایک ہزار سال پہلے وائرلیس سسٹم بھی تھا۔

وائرلیس سسٹم ؟

جی ہاں ــــ اس لئے کہ ہمیں کھدائی میں کوئی تار نہیں ملا۔

کسب معاش

اکبر الٰہ آبادی سے ایک شخص نے آ کر کہا ــــ "میں نے جوتوں کی دکان کھول لی ہے، اس کیلئے آپ کوئی شعر عطا کیجئے۔

اکبر الٰہ آبادی نے فی البدیہہ شعر کہا

شوز میکری کی کھولی ہے ہم نے دکان آج
ورنہ تو ہم کھائیں گے جوتوں کے زور سے

بقلم خاص

رونا غمِ حیات پہ زیبا نہیں مجھے

جس وقت 'طلسماتی دنیا' جاری کیا گیا تھا اس وقت کاغذ (نیوز پرنٹ) مارکیٹ میں ایک سو پچاس روپے فی رم ملا کرتا تھا۔ پھر ۱۹۹۳ء کے اواخر تک کاغذ کی قیمت میں اچھا خاصا اضافہ ہوا۔ اور اس کی قیمت آناً فاناً دو سو روپے فی رم ہوگئی ــــ کئی اچھے رسالے اس آندھی اور طوفان کی نذر ہوگئے۔ اور کئی معیاری رسالوں کی صورتحال ابتر ہوگئی۔ اور کئی رسالے تو مرنے سے پہلے آخری ہچکی بھی نہ لے سکے۔ اور اس دنیا سے سدھار گئے ــــ گزری تو ہم پر بھی بہت کچھ لیکن بفضل رب ہم جمے رہے۔ اور حالات کا مقابلہ کرتے رہے، اور بہرحال اس کوشش میں لگے رہے کہ رسالے کی قیمت میں اضافہ نہ ہونے پائے۔ ظاہر ہے کہ گراں قیمت میں رسالے کی فروختگی میں زبردست نقصان تھا۔ نفع تو نفع اپنی اصل بھی واپس نہیں آرہی تھی۔ جب گھٹنے ٹکنے لگے تو ہم نے ہٹ دھرمی اور ضد بازی سے پیچھا چھڑا کر مفاہمت اور سمجھوتے کا راستہ اختیار کرلیا۔ اور حالات کے سامنے سرِ نیاز خم کردیا۔ اور بادل نخواستہ قیمت میں اضافہ کردیا۔ لیکن بالکل برائے نام ــــ صرف دو روپے ــــ یعنی رسالے کی قیمت دس روپے سے بارہ روپے ہوگئی۔ چند ماہ نہیں گزرے تھے کہ گردش حالات نے پھر دروازے پر دستک دی۔ اور ایک بار پھر ہمیں ذہنی کشمکش کا شکار ہونا پڑا۔ حالات و واقعات سے یکسر بے نیاز ہو کر ہم پھر میدان میں ڈٹے رہے۔ اور تقدیر و حالات سے برسرپیکار رہے۔ لیکن کب تک ؟ ــــ ایک ننھا سا دیا کب تک آندھیوں کے تھپیڑے جھیل سکتا ہے، اور کوئی چھوٹا سا سفینہ کب تک طوفان کی موجوں سے ٹکرا سکتا ہے۔ کاغذ کی قیمت آسمان کو چھولیا تو ہوش و حواس پر بجلی گر پڑی۔ اور ابھی ہمارے ہوش و حواس مختل ہی تھے کہ پھر کاغذ کی قیمت میں اضافے کی اطلاع ملی۔ اور سننے میں آیا کہ کاغذ کی قیمت ڈھائی سو روپے فی رم تک ہوگئی ہے ــــ اللہ کی پناہ ــــ اس مرتبہ تو اتنا پسینہ آیا کہ وہ گلے گلے پہنچ گیا۔ دن میں تارے نظر آنے لگے۔ اور رہ رہ کر چھٹی کا دودھ بھی یاد آنے لگا۔ سوچا کہ اب کیا کریں۔ اور حالات کی اکڑفوں کا کب تک مقابلہ کریں۔؟ یہ بھی خیال آیا کہ اس روحانی سفر کو ادھورا ہی چھوڑ دیں۔ اور یہ اعلان کردیں کہ

جو جو بیچتے تھے دوائے دل۔ وہ دکان اپنی بڑھا گئے

پھر خیال آیا کہ رسالے کا بند ہونا ہزاروں قارئین کے دل و دماغ پر بجلی بن کر گرے گا۔ اور بلا شبہ یہ ملت بیضاء کا بہت بڑا نقصان ہوگا۔ کیونکہ تعویذ گنڈوں کے راستے سے جو شرک پھوٹ رہا ہے اور عوام و خواص اس بارے میں جس افراط و تفریط کا شکار ہیں اس کے خلاف جہاد کرنے کا حوصلہ کسی میں نہیں ہے۔ صرف تنقید کرنا یا مبتلا ہو جانا کوئی کمال نہیں ہے۔ کمال تو یہ تھا کہ سیاہی اور سفیدی کے درمیان لکیر کھینچنے کی خدمت انجام دی جاتی۔ لے دیکھئے 'طلسماتی دنیا' واحد رسالہ ہے جو اس بارے میں کھل کر کام کر رہا ہے۔ اسی لئے عوام و خواص میں اسے بے پناہ مقبولیت حاصل ہو رہی ہے۔ خیال آیا کہ مایوس ہو جانے کے بجائے قارئین سے مشورہ کرلیں کہ ہمیں کیا کرنا چاہئے۔ قارئین سے عشق و محبت کا تقاضہ تو یہی ہے کہ اب قیمت میں اضافہ نہ ہو لیکن حالات بہرکیف اس بات کے متقاضی ہیں کہ رسالے کی زندگی کیلئے قیمت میں اضافہ کرنا ناگزیر ہے۔ ہم یہ نہیں چاہتے کہ اپنی بساط سے زیادہ نقصان اٹھائیں اور پھر آنے والے کل میں لامحالہ ہمیں یہ کہنا پڑے اور اہل دنیا بھی تالیاں پیٹ کر یہی کہتے نظر آئیں کہ

اس عاشقی میں عزتِ سادات بھی گئی

اور ہمارے ہوشمند قارئین اس بات سے بخوبی واقف ہیں کہ اگر گھوڑا گھاس سے یاری کرلے تو وہ بیچارہ پھر کھائے گا کیا۔؟ اور نہیں کھائے گا تو وہ زندہ کتنے دن رہ سکے گا۔؟ چند دن ؟ چند ہفتے ؟ یا پھر چند ماہ! ــــ حاصل گفتگو یہ ہے کہ اب اس کے سوا کوئی چارۂ کار نہیں کہ رسالے کی قیمت پندرہ روپے کردی جائے اور سالانہ چندہ ڈیڑھ سو روپے کردیا جائے۔ ورنہ پھر صفحات کم کردیئے جائیں۔ اس سلسلے میں ہمیں اپنے قارئین کی رائے کا انتظار رہے گا ــــ واضح رہے کہ عنقریب ہم رسالے میں علم رمل اور ہپناٹزم اور خواب کی تعبیروں کے کالم شروع کرنے والے ہیں۔ جو وقت کی اہم ضروریات ہیں۔ قارئین کے "محبت ناموں" کا انتظار رہے گا۔ نیز اس سلسلے میں ایجنٹ حضرات کی توجہ کے بھی ہم طالب ہیں ــــ قارئین اور ایجنٹ حضرات کی رائے ہمارے لئے کشمکش کے اندھیروں میں "چراغ رہنما" کی حیثیت رکھتی ہے۔ اس چراغ کی روشنی میں ہم اپنے مستقبل کی نوک پلک درست کریں گے۔

ازراہِ کرم قلم کا غذ اٹھائیے اور اپنے دل کی بات بے تکلف بیان کردیجئے ــــ ہمارے نزدیک آپ کی ہر رائے خواہ وہ ہماری رائے کے موافق ہو یا مخالف واجب الاحترام ہے۔ اور اسی کی روشنی میں ہمیں کوئی فیصلہ کرنا ہے۔ (ح ــــ ف)

BY SALIMSALKHAN

طریقہ ۱۲۶ مندرجہ ذیل نقش قرآن حکیم کی آیت قُلْ اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ وَاللّٰہُ وَاسِعٌ عَلِیْمٌ یَّخْتَصُّ بِرَحْمَتِہٖ مَنْ یَّشَآءُ وَاللّٰہُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِیْمِ۔ (سپارہ ۲۹) کا ہے۔

یہ نقش مشتری یا قمر کی ساعت میں عروجِ ماہ میں لکھ کر ہرے رنگ کے کپڑے میں پیک کر کے اگر دکان میں لٹکا دیا جائے تو دکان خوب چلے۔ اور ہر طرف سے گاہک بفضلِ رازق وقادر کھنچ کھنچ کے چلے آئیں۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۱۸۳۰	۱۸۳۳	۱۸۳۷	۱۸۲۳
۱۸۳۶	۱۸۲۴	۱۸۲۹	۱۸۳۴
۱۸۲۵	۱۸۳۹	۱۸۳۱	۱۸۲۸
۱۸۳۲	۱۸۲۷	۱۸۲۶	۱۸۳۸

● اگر آیتِ کریمہ کو طالب کے اعداد کے مطابق یا دکان نمبر کے اعداد کے مطابق پڑھ کر نقش پر دم کر دیں تو نقش کی قوت میں اضافہ ہو جائے۔

طریقہ ۱۲۷ مندرجہ ذیل نقش، قرآن حکیم کی آیت ——— وَلَقَدْ مَکَّنّٰکُمْ فِی الْاَرْضِ وَجَعَلْنَا لَکُمْ فِیْہَا مَعَایِشَ (سپارہ ۸) کا ہے ——— یہ نقش اگر مشتری اور قمر کی ساعت میں عروجِ ماہ میں لکھ کر ہرے رنگ کے کپڑے میں پیک کر کے طالب اپنے سیدھے بازو پر باندھ لے تو حق تعالیٰ روزی کے دروازے کھول دے اور کاروبار نیز تنخواہ وغیرہ میں خوب خیر و برکت ہو۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۵۴۹	۵۵۲	۵۵۶	۵۴۱
۵۵۵	۵۴۳	۵۴۸	۵۵۳
۵۴۴	۵۵۸	۵۵۰	۵۴۷
۵۵۱	۵۴۶	۵۴۵	۵۵۷

● اگر مذکورہ آیتِ کریمہ کو طالب کے مجموعی اعداد کے مطابق نقش پر دم کر دیں تو نقش کی قوت میں بفضلِ رب العلمین اضافہ ہو جائے۔

طریقہ ۱۲۸ مندرجہ ذیل نقش، قرآن حکیم کی آیت ——— اِنَّ اللّٰہَ یَرْزُقُ مَنْ یَّشَآءُ بِغَیْرِ حِسَابٍ (سپارہ ۳) کا ہے۔

یہ نقش اگر مشتری یا قمر کی ساعت میں عروجِ ماہ میں لکھ کر اگر طالب ہرے رنگ کے کپڑے میں پیک کرنے کے بعد اپنے گلے میں ڈال لے ——— تو انشاء اللہ چند ہی دنوں کے بعد ہر طرف سے روزی کے دروازے کھلتے چلے جائیں گے اور غربت کی زندگی فراخی کی زندگی میں بدل جائے گی۔

نقش یہ ہے۔

٧٨٦

۵۵۴	۵۵۷	۵۶۰	۵۴۷
۵۵۹	۵۴۸	۵۵۳	۵۵۸
۵۴۹	۵۶۲	۵۵۵	۵۵۲
۵۵۶	۵۵۱	۵۵۰	۵۶۱

● اگر آیتِ کریمہ کو طالب کے نام کے مجموعی اعداد کے مطابق پڑھ کر نقش پر دم کر دیں تو بفضلِ ربّ العٰلمین نقش کی قوت و تاثیر میں مزید اضافہ ہو جائے۔

طریقہ ۱۲۹ مندرجہ ذیل نقش آیتِ کریمہ ـــــــ وَیَرْزُقْهُ مِنْ حَیْثُ لَا یَحْتَسِبُ (سپارہ ۲۸) کا ہے۔ اس نقش کو اگر مشتری یا قمر کی ساعت میں عروج ماہ میں لکھ کر طالب ہرے رنگ کے کپڑے میں پیک کر کے اپنے سیدھے بازو پر باندھ لے تو رزق کے دروازے ایسی ایسی جگہ سے کھل جائیں گے کہ جہاں سے دروازے کھلنے کا وہم و گمان بھی نہ ہوگا۔
نقش یہ ہے۔

٧٨٦

۳۶۱	۳۶۴	۳۶۸	۳۵۴
۳۶۷	۳۵۵	۳۶۰	۳۶۵
۳۵۶	۳۷۰	۳۶۲	۳۵۹
۳۶۳	۳۵۸	۳۵۷	۳۶۹

● اگر طالب کے نام کے مجموعی اعداد کے مطابق مذکورہ آیتِ کریمہ پڑھ کر نقش پر دم کر دیا جائے تو نقش کی قوت و تاثیر میں بفضلِ ربّ مزید اضافہ ہو جائے۔

طریقہ ۱۳۰ مندرجہ ذیل نقش قرآن حکیم کی آیت ـــــــ وَمَنْ یَّتَوَکَّلْ عَلَی اللّٰہِ فَهُوَ حَسْبُهٗ ط اِنَّ اللّٰہَ بَالِغُ اَمْرِهٖ قَدْ جَعَلَ اللّٰہُ لِکُلِّ شَیْءٍ قَدْرًا (سپارہ ۲۸) کا ہے۔
اس نقش کو مشتری، قمر یا زہرہ کی ساعت میں لکھ کر ہرے کپڑے میں پیک کر کے اگر طالب کے سیدھے بازو پر بندھوا دیا جائے تو بے پناہ رزق ملنا شروع ہو جائے اور زندگی میں انقلابِ عظیم برپا ہو جائے۔ تنگی وسعت سے اور کلفت راحت سے بدل جائے، اور ایسی ایسی جگہوں سے امداد ہو کہ عقل حیران رہ جائے۔
نقش یہ ہے۔

٧٨٦

۸۱۶	۸۲۰	۸۲۳	۸۰۹
۸۲۲	۸۱۰	۸۱۵	۸۲۱
۸۱۱	۸۲۵	۸۱۸	۸۱۴
۸۱۹	۸۱۳	۸۱۲	۸۲۴

● اگر مذکورہ آیتِ کریمہ کو طالب کے نام کے مجموعی اعداد کے برابر پڑھ کر نقش پر دم کر دیا جائے تو بفضلِ حاکم الحاکمین نقش کی قوت و تاثیر میں بے پناہ اضافہ ہو جائے۔

طریقہ ۱۳۱ گلاب و زعفران سے قرآن حکیم کی اس آیت کو ایک کاغذ پر لکھ کر اس کاغذ کو ایک بوتل میں چھوڑ دے اور اسمیں پانی بھر دے۔ روزانہ اس پانی کو سوتے وقت پابندی کے ساتھ پیا جائے۔ انشاء اللہ صحت بھی بحال ہوگی اور رزق میں بھی وسعت پیدا ہوگی۔

یہ پانی کم سے کم چالیس دن تک برابر پیا جائے اور کم ہو جانے پر بوتل کو بھر بھر لیا جائے۔ یہ عجیب و غریب عمل بیشمار کا برین سے مروی ہے۔ اور تجربے کی کسوٹی پر یہ حیرتناک حد تک مفید اور مؤثر ثابت ہوتا ہے۔

آیت یہ ہے ـــــــ اِذْ قَالَ الْحَوَارِیُّوْنَ یٰعِیْسَی ابْنَ مَرْیَمَ هَلْ یَسْتَطِیْعُ رَبُّکَ اَنْ یُّنَزِّلَ عَلَیْنَا مَآئِدَةً مِّنَ السَّمَآءِ قَالَ اتَّقُوا اللّٰہَ اِنْ کُنْتُمْ مُّؤْمِنِیْنَ قَالُوْا نُرِیْدُ اَنْ نَّاْکُلَ مِنْهَا وَتَطْمَئِنَّ قُلُوْبُنَا وَنَعْلَمَ اَنْ قَدْ صَدَقْتَنَا وَنَکُوْنَ عَلَیْهَا مِنَ الشّٰهِدِیْنَ قَالَ عِیْسَی ابْنُ مَرْیَمَ اللّٰهُمَّ رَبَّنَآ اَنْزِلْ عَلَیْنَا مَآئِدَةً مِّنَ السَّمَآءِ تَکُوْنُ لَنَا عِیْدًا لِّاَوَّلِنَا وَاٰخِرِنَا وَاٰیَةً مِّنْکَ وَارْزُقْنَا وَاَنْتَ خَیْرُ الرّٰزِقِیْنَ
(سپارہ ۷)

طریقہ ۱۳۲ مندرجہ ذیل نقش آیت کریمہ ـــــــ قُلْ مَنْ یَّرْزُقُکُمْ مِّنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ اَمَّنْ یَّمْلِکُ السَّمْعَ وَالْاَبْصَارَ وَمَنْ یُّخْرِجُ الْحَیَّ مِنَ الْمَیِّتِ وَیُخْرِجُ الْمَیِّتَ مِنَ الْحَیِّ وَمَنْ یُّدَبِّرُ الْاَمْرَ فَسَیَقُوْلُوْنَ اللّٰہُ فَقُلْ اَفَلَا تَتَّقُوْنَ (سپارہ ۱۱) کا ہے۔
اس نقش کو مشتری یا قمر کی ساعت میں عروجِ ماہ میں لکھ کر نیلے رنگ کے کپڑے میں پیک کر کے طالب کے سیدھے بازو پر بندھوا دیں۔ انشاء اللہ رزق کی فراوانی ہوگی۔ اور غربت کے اندھیرے راحت و مسرت کی روشنی سے بدل جائیں گے۔ گردشوں کا دور ختم ہوگا۔ خوشحالی و فارغ البالی کا دور آئے گا ـــــــ بفضلِ ربِ کریم رزق موسلادھار بارش کی طرح برسے گا۔
نقش یہ ہے۔

٧٨٦

۱۶۱۶	۱۶۲۰	۱۶۲۳	۱۶۰۹
۱۶۲۲	۱۶۱۰	۱۶۱۵	۱۶۲۱
۱۶۱۱	۱۶۲۵	۱۶۱۸	۱۶۱۴
۱۶۱۹	۱۶۱۳	۱۶۱۲	۱۶۲۴

● اگر آیتِ مذکورہ کو طالب کے نام کے مجموعی اعداد کے برابر پڑھ کر نقش پر دم کر دیا جائے تو نقش کی قوت و تاثیر بفضلِ رب العٰلمین مزید بڑھ جائے اور مطلوبہ نتائج جلد برآمد ہوں۔

طریقہ ۱۳۳ مندرجہ ذیل نقش قرآن حکیم کی آیت وَاللّٰہُ خَیْرُ الرّٰزِقِیْنَ کا ہے ـــــــ اس نقش کو مشتری یا قمر کی ساعت میں لکھ کر نیلے رنگ کے کپڑے میں پیک کر کے طالب کے سیدھے بازو پر بندھوایا جائے انشاء اللہ رزق کی تنگی ختم ہوگی اور وسعت کا دور شروع ہوگا۔
نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۳۱۸	۳۲۱	۳۲۵	۳۱۱
۳۲۴	۳۱۲	۳۱۷	۳۲۲
۳۱۳	۳۲۷	۳۱۹	۳۱۶
۳۲۰	۳۱۵	۳۱۴	۳۲۶

● اگر مذکورہ آیتِ کریمہ کو طالب کے نام کے مجموعی اعداد کے مطابق پڑھ کر نقش پر دم کر دیا جائے تو نقش کی قوت و تاثیر میں بفضلِ رحمٰن ورحیم بے پناہ اضافہ ہو جائے ــــــ اور نتائج سامنے آنے میں وقت ضائع نہ ہو۔

طریقہ ۱۳۴ مندرجہ ذیل نقش قرآن حکیم کی آیت ــــــ إِنَّ اللَّهَ هُوَ الرَّزَّاقُ ذُو الْقُوَّةِ الْمَتِينُ کا ہے ــــ اگر اس نقش کو مشتری یا قمر کی ساعت میں لکھ کر طالب کے سیدھے بازو پر ہرے رنگ کے کپڑے میں پیک کرا کر باندھیں تو مالی پریشانی رفتہ رفتہ ختم ہو جائے اور عُسر یُسر میں تبدیل ہو جائے۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۴۶۱	۴۶۴	۴۶۷	۴۵۴
۴۶۶	۴۵۵	۴۶۰	۴۶۵
۴۵۶	۴۶۹	۴۶۲	۴۵۹
۴۶۳	۴۵۸	۴۵۷	۴۶۸

● اگر مذکورہ آیت کو طالب کے نام کے مجموعی اعداد کے برابر پڑھ کر نقش پر دم کر دیں تو بفضلِ رب العالمین نقش کی قوت و تاثیر افزوں ہو جائے اور مطلوبہ نتائج کے برآمد ہونے میں زیادہ وقت نہ لگے۔

طریقہ ۱۳۵ مندرجہ ذیل نقش قرآن حکیم کی آیت ــــــ رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ (سپارہ ۲) کا ہے ــــــ اس نقش کو زہرہ کی ساعت میں لکھ کر گلابی رنگ کے کپڑے میں پیک کرا کر طالب کے سیدھے بازو پر باندھ دیا جائے۔ انشاء اللہ چند ہفتوں کے اندر اندر معیشت کی پریشانیاں رفع ہوں گی۔ یہ نقش راقم الحروف نے بے شمار لوگوں کو دیا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے مفید نتائج سامنے آئے ہیں۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۶۴۷	۶۵۰	۶۵۳	۶۳۹
۶۵۲	۶۴۰	۶۴۶	۶۵۱
۶۴۱	۶۵۵	۶۴۸	۶۴۵
۶۴۹	۶۴۴	۶۴۲	۶۵۴

● اگر آیتِ مذکورہ کو طالب کے نام کے مجموعی اعداد کے برابر پڑھ کر نقش پر دم کر دیں ــــ تو نقش کی قوت و تاثیر میں حیرت انگیز اضافہ ہو۔

طریقہ ۱۳۶ اگر کسی شخص کی روزی تنگ ہو۔ آمدنی کم اور مصارف زیادہ ہوں۔ اور اس پر اخراجات کی زیادتی کی وجہ سے قرض بھی ہو تو اسے تاکید کی جائے کہ عشاء کی نماز کے بعد سو مرتبہ مندرجہ ذیل دعا وہ روزانہ پڑھے اور اسی دعا کو مغرب کی نماز کے بعد ۲۱ مرتبہ روزانہ پڑھتا رہے۔ اوّل و آخر کم سے کم تین تین مرتبہ درود شریف بھی پڑھنے کی تاکید کی جائے اور اسی دعا کا نقش بنا کر اس کے سیدھے بازو پر ہرے رنگ کے کپڑے میں پیک کرا کر ڈلوا دیں۔ انشاء اللہ ایک چلّے کے اندر اندر اس کی تنگیٔ معیشت ختم ہو جائے گی اور قرض کی ادائیگی کا سلسلہ شروع ہوگا۔

نقش ساعتِ سعید میں بنایا جائے، عروجِ ماہ کی قید نہیں ہے ــــــ دعا یہ ہے ــــ اللّٰهُمَّ اكْفِنِي بِحَلَالِكَ عَنْ حَرَامِكَ وَأَغْنِنِي بِفَضْلِكَ عَمَّنْ سِوَاكَ۔

اس دعا کا نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۷۶۹	۷۷۳	۷۷۶	۷۶۲
۷۷۵	۷۶۳	۷۶۸	۷۷۴
۷۶۴	۷۷۸	۷۷۱	۷۶۷
۷۷۲	۷۶۶	۷۶۵	۷۷۷

طریقہ ۱۳۷ جس شخص کی روزی تنگ ہو۔ اور اخراجات کی زیادتی کی وجہ سے وہ بدحال ہو تو اسے چاہیے کہ اپنے نام کے مجموعی اعداد کے مطابق یہ کلمات پڑھے عشاء کی نماز کے بعد۔ درمیان میں ناغہ نہ کرے، اوّل و آخر پانچ پانچ مرتبہ درود شریف پڑھے اور نوچندی اتوار سے اس عمل کی ابتدا کرے۔

کلمات یہ ہیں ــــــ اَلْكَرِيْمُ الْوَهَّابُ ذُوالطَّوْلُ ــــــ اور ان ہی کلمات کا ایک نقش ساعتِ سعید میں لکھ کر کسی دھاری دار کپڑے میں پیک کر کے تازہ غسل کرنے کے بعد دو نفلیں ادا کرنے کے بعد اپنے دائیں بازو پر باندھے اور خدا کی قدرت کا کرشمہ دیکھے کس طرح اس کے حالات بدلتے ہیں۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۲۷۴	۲۷۷	۲۸۰	۲۶۶
۲۷۹	۲۶۷	۲۷۳	۲۷۸
۲۶۸	۲۸۲	۲۷۵	۲۷۲
۲۷۶	۲۷۱	۲۶۹	۲۸۱

طریقہ ۱۳۸ نمازِ چاشت روزانہ ادا کی جائے اور نمازِ چاشت کے بعد صرف ۱۱ مرتبہ "اَلْبَاسِطُ" پڑھا جائے۔ انشاء اللہ چند ہفتوں کے بعد رزق کے نئے نئے دروازے کھل جائیں گے اور غربت رفع ہوگی۔

"الفتاحُ" ۱۷ مرتبہ پڑھنے سے تمام امور میں

طریقہ ۱۳۹ فجر کی نماز ادا کرنے کے بعد اپنے سینے پر دایاں ہاتھ رکھ کر دل کے قریب بار ہا کا آسانی پیدا ہو۔ قلب میں طہارت و نورانیت پیدا ہو اور رزق میں خیر و برکت کا سلسلہ شروع ہو جائے ۔۔۔۔ آزمودہ عمل ہے اور آسان بھی ہے۔ ہر شخص اس کی عادت ڈال سکتا ہے۔

طریقہ ۱۴۰ جب بھی نیا لباس بنوائے تو یہ عمل کرے۔ سورۂ انا انزلناہُ، قل یاَیُّہا الکفرون اور قل ہو اللہ احد گیارہ گیارہ مرتبہ پڑھ کر ایک پیالی پانی پر دم کر دے اور پھر اس پانی کو نئے لباس پر چھڑک دے۔ انشاء اللہ یہ لباس روزی کے لئے باعثِ برکت بنے گا اور جب تک یہ لباس پھٹ نہیں جائے گا متبرک ہی رہے گا۔ عمل صرف اس وقت کرنا ہے جب اُسے سلوا کر پہلی بار پہنے پھر عمل نہیں کرنا۔ اور ایک بار ہی کے عمل سے اس لباس میں ایسی برکت اور تقدس پیدا ہوگا کہ عقل و خرد خود حیران ہوگی ۔۔۔۔ یہ عمل بزرگوں کے معمولات میں شامل رہا ہے اور اسی عمل کے ذریعہ انہیں غیب سے روزی ملتی رہی ہے۔ اگر اس عمل کو حسبِ قاعدہ کر لیا جائے تو زندگی

طریقہ ۱۴۱ حصولِ غنا اور مالداری کیلئے ایک زبردست عمل پیش کیا جا رہا ہے۔ کی تمام مشکلات سے نجات مل جائے اور دولت پیروں کی جوتی بن کر عامل کے گھر میں آجائے۔ یہ عمل سورۂ مزمل اور آیتِ کریمہ ۔۔۔۔ حَسْبُنَا اللّٰہُ وَنِعْمَ الْوَکِیْل کا ہے۔ ۷ روز تک یہ عمل کرے اور چالیس روز کے بعد مندرجہ ذیل تعویذ کو جو حسبنا اللہ ونعم الوکیل کا نقش ہے اپنے سیدھے بازو پر باندھے۔ اور پھر دیکھے کہ دولت کس طرح چاروں طرف سے اس کے پاس آتی ہے ۔۔۔۔ طریقہ عمل یہ ہے ۔۔۔۔ قمر یا مشتری کی ساعت میں عروجِ ماہ میں مندرجہ ذیل نقش گلاب و زعفران سے اور انار کی لکڑی کے قلم سے تیار کر لے، اور اسے تعویذ کی طرح موڑنے کے بجائے کھلا رکھ لے اور بہتر ہے کہ اسے قرآن حکیم میں جہاں سورۂ مزمل ہو وہاں رکھ لے ۔۔۔۔ نوچندی جمعرات یا نوچندی اتوار سے عمل شروع کرے۔ وہ اس طرح کہ فجر کی نماز کے بعد اور عشاء کی نماز کے بعد تین تین مرتبہ سورۂ مزمل پڑھے۔ اور جب اس آیت پر پہنچے۔ رَبُّ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ فَاتَّخِذْہُ وَکِیْلًا حَسْبُنَا اللّٰہُ وَنِعْمَ الْوَکِیْل چار سو پچاس مرتبہ پڑھے۔ اس کے بعد سورت پوری کرے۔ تینوں مرتبہ اسی طرح پڑھے۔ عمل کے ختم پر روزانہ سجدہ کرے اور عالتِ سجدہ میں اللہ سے مالدار اور غنی ہونے کی دعا کرے۔ یہ بات یاد رہے کہ عمل شروع کرتے وقت روزانہ مذکورہ نقش سامنے موجود رہے اور عمل کے ختم پر سجدے میں دعا کرنے کے بعد اس نقش پر دم کرکے پھر اس کو قرآن حکیم میں رکھ دیا جائے۔ ساتوے دن کا عمل پورا ہونے کے بعد اس نقش کو موم جامے کے بعد ہرے رنگ کے کپڑے میں پیک کر کے چاندی کی ڈبیا میں بند کر کے اپنے سیدھے بازو پر باندھ لے۔ انشاء اللہ ہر طرف سے فتوحات اور رزق کی فراوانی کا آغاز ہوگا اور بہت کم عرصے میں اس کا عامل امیر کبیر بن جائے گا۔

حَسْبُنَا اللّٰہُ وَنِعْمَ الْوَکِیْل کا نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۱۱۲	۱۱۵	۱۱۸	۱۰۵
۱۱۷	۱۰۶	۱۱۱	۱۱۶
۱۰۷	۱۲۰	۱۱۳	۱۱۰
۱۱۴	۱۰۹	۱۰۸	۱۱۹

طریقہ ۱۴۲ سات روز کا ایک اور عمل پیش کرتا ہوں جو مالداری اور غنا کے حصول کیلئے انتہائی کامیاب عمل ہے ۔۔۔۔ نوچندی اتوار کو اس عمل کی ابتدا کرے ۔۔۔۔ طریقہ یہ ہے کہ حَسْبُنَا اللّٰہُ وَنِعْمَ الْوَکِیْل کو ۳۱۳ مرتبہ ساعتِ شمس میں پڑھے پھر دس مرتبہ یہ آیت پڑھے ۔۔۔۔ قُلِ اللّٰھُمَّ مٰلِکَ الْمُلْکِ تُؤْتِی الْمُلْکَ مَنْ تَشَآءُ وَتَنْزِعُ الْمُلْکَ مِمَّنْ تَشَآءُ وَتُعِزُّ مَنْ تَشَآءُ وَتُذِلُّ مَنْ تَشَآءُ بِیَدِکَ الْخَیْرُ اِنَّکَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ تُوْلِجُ الَّیْلَ فِی النَّھَارِ وَتُوْلِجُ النَّھَارَ فِی الَّیْلِ وَتُخْرِجُ الْحَیَّ مِنَ الْمَیِّتِ وَتُخْرِجُ الْمَیِّتَ مِنَ الْحَیِّ وَتَرْزُقُ مَنْ تَشَآءُ بِغَیْرِ حِسَابٍ۔ اس کے بعد الرَّزَّاقُ ۳۰۸ مرتبہ الوَہَّابُ ۱۴ مرتبہ۔ الفَتَّاحُ ۴۸۹ مرتبہ الغنی ۱۰۶۰ مرتبہ اور المُعْطِی ۱۲۰ مرتبہ پڑھے ۔۔۔۔ یہ ایک دن کا عمل ہوا۔

روزانہ اس عمل سے پہلے دو رکعت نفل بھی پڑھے۔ پہلی رکعت میں فاتحہ کے بعد قُلِ اللّٰھُمَّ مٰلِکَ الْمُلْکِ تا حساب تک پڑھے اور دوسری رکعت میں یہ آیت پڑھے ۔۔۔۔ قَالَ عِیْسَی ابْنُ مَرْیَمَ اللّٰھُمَّ رَبَّنَآ اَنْزِلْ عَلَیْنَا مَآئِدَۃً مِّنَ السَّمَآءِ تَکُوْنُ لَنَا عِیْدًا لِّاَوَّلِنَا وَاٰخِرِنَا وَاٰیَۃً مِّنْکَ وَارْزُقْنَا وَاَنْتَ خَیْرُ الرّٰزِقِیْنَ ہر روز عمل کے بعد سجدے میں جا کر اپنی غربت کو رفع ہونے کی دعا کرے۔ اور ساتویں روز جب سجدے سے سر اٹھائے اس وقت اپنے قلم پر ۴۵ مرتبہ حسبنا اللہ ونعم الوکیل پڑھ کر دم کرے اور اس کے بعد یہ نقشِ مخمس تحریر کرے۔

۴۸۴	۴۹۰	۴۹۶	۵۰۲	۴۷۸
۴۹۷	۴۹۸	۴۷۹	۴۸۵	۴۹۱
۴۸۰	۴۸۶	۴۹۲	۴۹۳	۴۹۹
۴۸۸	۴۹۴	۵۰۰	۴۸۱	۴۸۷
۵۰۱	۴۸۲	۴۸۳	۴۸۹	۴۹۵

اس نقش کو ہرے رنگ کے کپڑے میں پیک کر کے اپنے دائیں بازو پر باندھے۔ انشاء اللہ دولت بارش کی طرح برسے گی۔

طریقہ ۱۴۳ غربت دور کرنے کا ایک اور عمل پیش ہے۔ ذیل میں ایک نقش دیا جا رہا ہے۔ یہ نقش قل اللّٰھم مالک الملک تا بغیر حساب کا ہے اور اس کو بالکل اسی انداز سے لکھنا ہے جس انداز سے ذیل میں لکھا ہوا ہے۔

اگر اس نقش کو تانبے کی تختی پر کندہ کریں اور شرفِ آفتاب میں شمس کی ساعت میں کندہ کریں تو بہت افضل ہے۔ مجبوراً زرد رنگ کے کاغذ پر لکھیں پہلے نقش بھریں اور اس کے بعد میم چاروں طرف لکھیں۔ پھر اس کے بعد چاروں طرف نقش سلیمان کو پُر کریں۔ نقش کو کندہ کرنے کے بعد یا کاغذ پر لکھنے کے بعد ہر روز صبح کو بعد نمازِ فجر اشراق کے وقت تک درود شریف پڑھتے رہیں۔ اس کے بعد اشراق کی نماز ادا کریں۔ پھر نمازِ اشراق سے فارغ ہو کر قبلہ کی طرف پُشت کر لیں۔ اور اپنا رخ مشرق کی طرف کر لیں۔ اور ایک سفید کاغذ پر مذکورہ نقش اس دن بنا لیں۔ اس کے بعد آیت قُلِ اللّٰھُمَّ مٰلِکَ الْمُلْکِ تا بِغَیْرِ حِسَاب، ۲۲۳ مرتبہ پڑھیں سورۂ شمس ۹ بار اور اول و آخر تین تین مرتبہ درود شریف پڑھ کر دونوں نقش پر دم کر دیں۔ اس کے بعد چار رکعات نماز بہ نیت چاشت پڑھیں پہلی رکعت میں فاتحہ کے بعد سورۂ والشمس دوسری رکعت میں سورۂ واللیل تیسری رکعت میں سورۂ والضحیٰ اور چوتھی رکعت میں سورۂ الم نشرح پڑھیں۔ نماز سے فارغ ہونے کے بعد سجدے میں جا کر ۹ مرتبہ حَسْبُنَا اللّٰہُ وَنِعْمَ الْوَکِیْل پڑھیں۔ سجدہ برہنہ

کریں اور پے در پے دو سجدے کریں اور ہر بار ۹ مرتبہ مذکورہ آیت پڑھیں ــــــــ صبح کی نماز کے بعد سے عمل کی فراغت تک کسی سے بات نہ کریں۔ اور چالیس روز تک لگاتار اس عمل کو کریں چالیسویں روز سفید کاغذ والا نقش آٹے میں گولی بنا کر کسی دریا میں ڈالدیں اور تانبے کی تختی یا زرد کاغذ والا نقش اپنے گھر میں رکھیں یا دکان میں رکھیں۔ انشاء اللہ اس قدر خیر و برکت ہوگی کہ عقلیں حیران ہو جائیں گی۔

نقش یہ ہے۔

۴۲۲۰	۴۲۲۳	۴۲۲۷	۴۲۱۳
۴۲۲۶	۴۲۱۴	۴۲۱۹	۴۲۲۴
۴۲۱۵	۴۲۲۹	۴۲۲۱	۴۲۱۸
۴۲۲۲	۴۲۱۷	۴۲۱۶	۴۲۲۸

طریقہ ۱۴۴ کاروبار کی ترقی، حصولِ غنا اور رزق کی وسعت کیلئے ایک نقش بزرگوں سے منقول ہے اور یہ نقش بھی سریع الاثر اور تیر بہدف ہے۔ یہ نقش اگر عروج ماہ میں جمعرات کے دن ساعتِ مشتری میں نئے قلم سے لکھا جائے، اور یہ نقش بحالتِ روزہ لکھا جائے تو اس کی قوت و تاثیر میں بے پناہ اضافہ ہو جاتا ہے۔

جس دن یہ نقش لکھنا ہے اس کی شب میں مثلاً جمعرات کو نقش لکھنا ہے تو بدھ گزر جانے کے بعد جو رات آئے گی اسمیں ۱۶۶۴۱ مرتبہ "یا لطیف" پڑھیں اور ہر سَو کی تعداد پوری ہونے پر ۱۹ مرتبہ یہ آیت پڑھیں۔ اَللّٰہُ لَطِیْفٌۢ بِعِبَادِہٖ یَرْزُقُ مَنْ یَّشَآءُ وَھُوَ الْقَوِیُّ الْعَزِیْزُ اس کے بعد تین بار یہ دعا پڑھے۔ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ اَنْ تَرْزُقَنِیْ رِزْقًا وَّاسِعًا طَیِّبًا مِنْ غَیْرِ تَعَبٍ وَّلَا نَصَبٍ اِنَّكَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ
اگلے دن نقش حسبِ بیان لکھ کر اپنے سیدھے ہاتھ پر ہرے رنگ کے کپڑے میں کر کے باندھ لیں۔ اور اللہ کی رزاقیت کا کرشمہ دیکھیں۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۴۱۵۹	۴۱۶۲	۴۱۶۵	۴۱۵۲
۴۱۶۴	۴۱۵۳	۴۱۵۸	۴۱۶۳
۴۱۵۴	۴۱۶۷	۴۱۶۰	۴۱۵۷
۴۱۶۱	۴۱۵۶	۴۱۵۵	۴۱۶۶

طریقہ ۱۴۵ مندرجہ ذیل نقش ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ وَاللّٰہُ ذُوالْفَضْلِ الْعَظِیْمِ (سپارہ ۲۸) کا ہے۔
طریقہ ۱۴۴ کی طرح بنا کر استعمال میں لائیں۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۱۳۲۲	۱۳۲۶	۱۳۲۹	۱۳۱۵
۱۳۲۸	۱۳۱۶	۱۳۲۱	۱۳۲۷
۱۳۱۷	۱۳۳۱	۱۳۲۴	۱۳۲۰
۱۳۲۵	۱۳۱۹	۱۳۱۸	۱۳۳۰

مولانا اسعد مدنی اس ملت کے ہیں کون؟

بقلم خامہ

جہاں تک خامیوں کا معاملہ ہے تو بشری خامیوں سے کوئی بھی انسان محفوظ نہیں ہے۔ آدم کے ہر بیٹے میں کوئی نہ کوئی خامی ضرور پائی جاتی ہے۔ اور قاعدہ ہے کہ جب انسان کچھ کرتا ہے تو اس سے کوتاہیاں بھی سرزد ہوتی ہیں۔ نہ کرنے والے کی تو بس ایک ہی غلطی ہوتی ہے کہ وہ کچھ کرتا نہیں لیکن کرنے والے سے تو دسیوں غلطیاں ممکن العمل ہیں۔

مولانا اسعد مدنی نے جمعیۃ العلماء کے ۱۱ سالہ دورِ نظامت اور ۲۲ سالہ دورِ صدارت میں خدمتِ خلق کے جو اہم کارنامے انجام دیئے ہیں۔ ان میں بعض خامیوں اور کوتاہیوں کا پایا جانا خلافِ عقل نہیں ہے۔ اس لئے کہ جب انسان کوئی کارنامہ انجام دینے کیلئے میدان میں آتا ہے تو وہ گرتا بھی ہے۔ ٹھوکر بھی کھاتا ہے۔ اور متعدد غلطیاں بھی اس سے سرزد ہوتی ہیں۔ اور جو لوگ میدان ہی میں نہیں اترتے اُن بیچاروں کا تو اس سے زیادہ کوئی قصور ہی نہیں ہوتا کہ انہوں نے کچھ کرنے کا ارادہ ہی زندگی میں نہیں کیا ہے۔ اپاہجوں کی سی زندگی گزارنے والے عافیت پسند لوگ کیا جانیں۔ میدانِ کارزار کیا چیز ہوتی ہے۔ اور شہسوار کس طرح ٹھوکریں کھاتے ہیں۔

جو لوگ مولانا اسعد مدنی کی مخالفت کو اپنا بنیادی عقیدہ بنائے ہوئے ہیں ذرا وہ اپنے گریبان میں جھانک کر دیکھیں۔ آیا انہوں نے کارگزاری کی پچ پر کتنے رن بنائے۔ کتنے وکٹ گرائے۔ کتنے چھکے مارے؟ اگر وہ انصاف سے کام لیں گے اور اپنے دل و دماغ پر چڑھی ہوئی مخالفت کی گرد کو جھاڑ کر خود اپنا جائزہ لیں گے تو انہیں اندازہ ہوگا کہ انہوں نے کام کرنے والوں پر تنقید کرنے کے ماسوا کوئی کارنامہ انجام ہی نہیں دیا۔ اور میدانِ کارزار میں وہ آج تک ایک پوائنٹ بنانے میں بھی کامیاب نہ ہو سکے۔ اور کسی شبِ تاریک کو روشنی کا ایک دیا جلانے کی بھی انہیں توفیق نصیب نہ ہو سکی۔

اعتراض اور مخالفت کرنا بہت آسان ہے اور کچھ کر کے دکھانا بہت مشکل ہے ــــــــ جو لوگ ہاتھ دھو کر مولانا اسعد مدنی کے پیچھے پڑے ہوئے ہیں ان کا اپنا حال یہ ہے کہ وہ کسی مدرسے کے دربان اور کسی پرائمری اسکول میں چپراسی بننے کے بھی اہل نہیں ہیں ــــــــ مخالفت اور عداوت کی عینک اُتار کر اگر لوگ اپنے گرد و پیش پر نظر ڈالیں گے تو بذاتِ خود انہیں اس بات کا اندازہ ہو جائے گا کہ مولانا اسعد مدنی کے کارناموں کی فہرست بہت طویل ہے۔ انہوں نے ملت کیلئے اتنے پاپڑ بیلے ہیں کہ ان کی نفی کر دینا آسان نہیں ہے۔ انہوں نے مسلمانوں کیلئے جو کچھ کیا ہے اسے انگلیوں پر شمار نہیں کیا جا سکتا۔ اس کے احاطے کیلئے کمپیوٹر کی ضرورت پڑے گی ــــــــ ان کے کارنامے اتنے واضح ہیں کہ اگر انسان شرم و حیا سے بالکل عاری نہ ہو جائے تو ان کا انکار کرنے کی جسارت نہیں کر سکتا۔

مولانا اسعد مدنی نے مسلم پرسنل لا، مسلم اوقاف، بابری مسجد، اردو، مسلم یونیورسٹی علی گڑھ، مسلمانوں کی معیشت وغیرہ جیسے گرما گرم مسائل میں جو مجاہدانہ رول ادا کیا ہے وہ اگر اندھوں کو نظر نہ آئے تو بات اور ہے ورنہ ہر آنکھ رکھنے والا اس سے بخوبی واقف ہے۔ ان کی کارگزاریاں نصف النہار کے سورج کی طرح ہر بینا آدمی کو نظر آتی ہیں۔ اور جسے نظر نہیں آتیں تو یہ اس کی اپنی بینائی کا قصور ہے۔ ایسے تمام لوگوں کو اپنی نگاہ ٹیسٹ کرانی چاہیئے۔ یا پھر اپنے چشمے کا نمبر بڑھوانا چاہیئے۔

فرقہ وارانہ فسادات میں مولانا اسعد مدنی نے ملت کیلئے جو جد و جہد کی ہے۔ اربابِ قدر اس جد و جہد کو کبھی فراموش نہیں کر سکتے۔ بلاشبہ فرقہ وارانہ فسادات ہندوستان کی پیشانی پر کلنک کا نشان ہے۔ آزاد ہندوستان میں ظالمانہ ذہنیت کا مظاہرہ سیکڑوں بار ہوا اور اس میں ایک ہی طبقے پر ظلم و ستم کے جو پہاڑ توڑے گئے وہ ہندوستان کی تاریخ کے سیاہ باب ہیں ــــــــ کلکتہ، جبل پور، احمد آباد، جمشید پور، سورت، میرٹھ، بھاگلپور، مراد آباد، بھونڈی، علی گڑھ، حیدر آباد، کانپور، مئو، اندور، بھیونڈی وغیرہ جیسے ہندوستان کے بڑے شہروں میں مسلمانوں کے خون سے پھاگ کھیلا گیا۔ اور فاشسٹ ذہنیت رکھنے والے ہندوؤں نے مسلمانوں کے جان و مال کو تباہ و برباد کرنے میں کوئی کسر نہیں چھوڑی ــــــــ ایسے ناگفتہ بہ حالات میں مولانا اسعد مدنی نے اپنا چین و سکون داؤ پر لگا کر اور اپنی جان کو ہتھیلی پر رکھ کر فساد سے متاثرہ علاقوں میں جو بھاگ دوڑ کی ہے اسے تاریخِ انسانیت میں سنہرے الفاظ سے لکھا جائے گا ــــــــ اور ان کی مجاہدانہ کوششوں کو رہتی دنیا تک انشاء اللہ یاد رکھا جائے گا۔ فرقہ وارانہ فسادات گندی سیاست کی وجہ سے اور پوزیشن اور اپوزیشن کی باہمی کشمکش کی بنا پر بھارت میں اُس وقت تک ہوتے رہیں گے جب تک نام نہاد جمہوریت کا نام روشن ہے یہ

BY SALIMSALKHAN

فسادات مسلمانوں کیلئے سنگین واردات کی حیثیت رکھتے ہیں ———— مولانا اسعد مدنی نے ایسے سنگین حالات میں سب سے پہلے فساد زدہ علاقے کا دورہ کیا ہے۔ لٹے پٹے لوگوں کو تسلیاں دی ہیں۔ ان کے زخموں پر مرہم رکھا ہے۔ اس کے بعد ان کیلئے ریلیف کا انتظام کیا۔ ان کی آبادکاری کیلئے جدوجہد کی ہے، حکومت کو صحیح صورتِ حال سے آگاہ کیا ہے۔ مقامی افسران کی دھاندلی بازیوں سے پردے ہٹائے ہیں۔ اور فرقہ پرست اور متعصب قسم کے سرکاری افسران کی نشاندہی کی ہے۔ ایوانِ بالا میں فسادات کے خلاف آواز اٹھائی ہے۔ مظلومین کی ہر طرح سے فریاد رسی کی۔ ملت کے جو بے قصور لوگ گرفتار کر لئے گئے تھے، ان کی ضمانت لی اور ان کے اندر حوصلہ پیدا کرنے کی اسکیمیں مرتب کیں۔ اور ان کے مقدمات کی پیروی کا نظم کیا ———— یہ معمولی سے اشارے ہیں جن سے مولانا اسعد مدنی کی زرین خدمت کا سرسری اندازہ کیا جا سکتا ہے۔ تفصیل میں جائیں گے تو ایک تاریخ مرتب ہو جائے۔ اور یہاں تاریخ لکھنا مقصد نہیں ہے۔ دیوبند میں بھی مولانا اسعد مدنی کے کارناموں کی دھوم ہے اور انہوں نے ملت کیلئے جو قابلِ قدر خدمات انجام دی ہیں۔ دیوبند کے شرفاء نے ان کی اہمیت کو سمجھا ہے اور انہیں قدر و منزلت کی نگاہوں سے دیکھا ہے۔ لیکن دیوبند ہی میں کچھ چمگادڑ بھی رہتے ہیں جنہیں دن میں کچھ نظر ہی نہیں آتا۔ اور رات کو انہیں اپنی روزی روٹی کی فکر اس درجہ ستاتی ہے کہ انہیں ادھر ادھر نظر ڈالنے کی مہلت ہی نہیں ملتی۔ سوال ان لوگوں کا نہیں ہے۔ سوال تو دیوبند کے ان سترفی صد معززین کا ہے جنہوں نے مولانا اسعد مدنی کے ان کارناموں کو عزت و احترام کی نگاہوں سے دیکھا ہے کہ جو خالصتاً ملت کی فلاح و بہبود کیلئے شروع کئے گئے ہیں ———— مسلم فنڈ کے منیجر عالیجناب محمد حبیب صاحب صدیقی نے ایک دن راقم الحروف کو مولانا اسعد مدنی کے کچھ کارناموں کے بارے میں بتایا تو مجھے نہ صرف حیرت ہوئی بلکہ اس زندگی پر رشک ہوا جو مولانا اسعد مدنی کی مخالفت میں گزری ———— مولانا اسعد مدنی کے بیشمار کارناموں کی وجہ سے میں یہ کہنے پر مجبور ہوں کہ دیوبند میں حکیم الاسلام حضرت مولانا قاری محمد طیب صاحبؒ اور ولی کامل حضرت مولانا مفتی محمود الحسن صاحب گنگوہی کے بعد اگر کوئی تیسری شخصیت قابل ذکر ہے تو وہ مولانا سید اسعد مدنی ہیں۔ اور دیوبند کی تاریخ مولانا سید اسعد مدنی کے ذکر جمیل کے بغیر مکمل نہیں ہو سکتی۔

دارالعلوم دیوبند کے جھگڑے میں ہم مولانا اسعد مدنی کو ہی سراپا قصوروار سمجھتے تھے۔ لیکن اب اگر ہمیں اندازہ ہو رہا ہے کہ دارالعلوم دیوبند اگر ان لوگوں کے ہاتھ میں چلا جاتا جو کاغذ کی ناؤ چلانے کے بھی اہل نہیں۔ تو پھر مسلکِ دیوبند ہی کا تو بیڑہ ہی غرق ہو جاتا ———— وہ دوسرا دارالعلوم جو دن دہاڑے اولادوں کیلئے وقف کر دیا ہے۔ اور جس کی باگ ڈور ان لونڈوں کے حوالے کر دی گئی ہے کہ جنہیں آپ ست کرنے کی بھی تمیز نہیں۔ اگر یہی لونڈے اس اصلی اور اوریجنل دارالعلوم کے پروپرائٹر بن جاتے تو فی الحقیقت ملتِ اسلامیہ کا زبردست نقصان ہوتا۔ اللہ جو کچھ بھی کرتا ہے ٹھیک ہی کرتا ہے ———— آج ہر انصاف پسند آدمی یہ کہنے پر مجبور ہے کہ دارالعلوم دیوبند کی ترقی اور بقا کیلئے یہ آپریشن ضروری تھا جو ۱۹۸۰ء میں ہوا۔ اگر یہ آپریشن نہ ہوتا تو پورا مسلکِ دیوبند کینسر کا شکار ہو کر رہ جاتا۔ اور پھر اسکے حیاتِ نو کی امید نہیں کی جا سکتی تھی۔

خاندانِ قاسمی جو آج دنیا کو مظلوم نظر آ رہا ہے۔ اسی خاندان نے خاندانِ عثمان کے ساتھ جو ناانصافیاں کی ہیں وہ کسی بھی صاحب نظر سے پوشیدہ نہیں۔ وہ حبیب الرحمن عثمانیؒ تھے جنہوں نے اپنی حیاتِ عزیز کو دارالعلوم دیوبند پر قربان کر دیا۔ اور وہ مفتی عزیز الرحمن عثمانیؒ کہ جنہوں نے اپنی تمام صلاحیتیں دارالعلوم دیوبند کیلئے وقف کر دی تھیں۔ انہیں خاندانِ قاسمی نے کیا دیا؟ ———— ان عثمانیوں کو تو چپڑاسی کی بھی نصیب نہ ہو سکی۔ جب کہ ان کا واقعی اہتمام کے مستحق تھے اور اس لائق تھے کہ کم سے کم انہیں مجلس شوریٰ میں تو رکھا ہی جاتا۔

دیوبند کے شیخ زادوں کی عاقبت نااندیشی ہے کہ وہ آج بھی اس "بے وفا" خاندان کے چکر میں پڑ کر اپنا مستقبل برباد کر رہے ہیں۔ جس نے کبھی کسی کی قدر نہ کی نہ کسی کے احسان کو مانا ———— حکمتِ عملی کا تقاضہ تھا کہ دیوبند کے شیوخ مولانا اسعد مدنی کے ہاتھ مضبوط کرتے۔ اور بھینس کے آگے بین بجانے کی روش سے باز آ جاتے۔ حضرت قاری طیب صاحبؒ کی وفات کے بعد خاندانِ قاسمی پوری طرح بانجھ ہو چکا ہے۔ لے دے کے مولانا سالم صاحب میں کچھ گن ہیں اور اس کے بعد وہاں ہر چہرے پر سناٹا نظر آتا ہے۔ دینداری کی رونق کسی چہرے پر دکھائی نہیں دیتی اور بدلیۂ دور میں جو کچھ نظر بھی آتا ہے تو وہ صرف ازراہ کاروبار ہے۔ اخلاص کا اس میں کوسوں پتہ نہیں۔

مولانا اسعد مدنی جمعیۃ العلماء کے نام سے بھی جو رقم لاتے ہیں وہ بھی وہ دارالعلوم کی نذر کر دیتے ہیں اور جب کہ متوازی دارالعلوم والوں کا حال یہ ہے کہ جو رقم وہ دارالعلوم کے نام سے لاتے ہیں۔ وہ بھی ان کے ذاتی اکاؤنٹوں میں جمع ہوتی ہے ———— اور پھر ملت کی خون پسینے کی کمائی کا استعمال پوری بے دردی کے ساتھ ہوتا ہے۔ کاریں خریدی جاتی ہیں۔ گھروں میں ایرانی قالین بچھائے جاتے ہیں۔ اور بیاہ شادی کے موقعوں پر پیسہ پوری بیدردی کے ساتھ خرچ کیا جاتا ہے۔ کیونکہ اس پیسے کو کمانے میں انہیں صرف رسیدوں پر دستخط کرنے ہوتے ہیں اسی لئے انہیں اس پیسے کا کوئی درد نہیں ہوتا۔ اس کے باوجود بھی دعویٰ یہ ہے کہ ہم ہی قاسم و رشید کی روحانیت کے اصلی وارث ہیں۔؟

مولانا اسعد مدنی کے مخالفین نے دارالعلوم دیوبند ہی کے نام پر چندہ کر کے مادرِ علمی کو زبردست نقصان پہنچایا ہے ———— مولانا اسعد مدنی کے مخالفین اگر دوسرا مدرسہ کھول کر اس کا نام بھی دوسرا رکھتے تو یہ بھی ایک کارنامہ ہوتا۔ لیکن انہوں نے دارالعلوم دیوبند کے مقابلے میں دوسرا دارالعلوم قائم کر کے ایک فتنے کی بنیاد ڈالی ہے۔ اور حضرت قاری طیب صاحبؒ کی روح کو مسلسل صدمہ پہنچانے کی طرح قائم کی ہے ———— تاریخ میں شاید یہ پہلی بار ہوا ہے کہ جس شخصیت کو آلۂ کار بنا کر دولت کھینچی جا رہی ہے۔ اسی شخصیت کے جذبات کو پیروں تلے روندا جا رہا ہے ———— وہ دارالعلوم دیوبند جو مولانا اسعد مدنی کی نگرانی اور مولانا مرغوب الرحمن کے اہتمام میں چل رہا ہے اس کے فارغین خود کو "اسعدی" نہیں بلکہ "قاسمی" لکھتے ہیں۔ اس لئے کہ یہی مدرسہ درحقیقت مولانا قاسم نانوتویؒ کا چھوڑا ہوا تاریخی اثاثہ ہے۔ اس کے مقابلے میں جو بھی مدرسہ اسی نام سے قائم ہوگا۔ وہ مولانا قاسم نانوتویؒ کو ٹھینگا دکھانے کیلئے قائم ہوگا ———— خواہ وہ "طیب منزل" میں رہنے والوں نے قائم کیا ہو۔

مولانا اسعد مدنی نے دو سال پہلے لکھے ہوئے اپنے ایک مضمون میں مولانا قاسم نانوتویؒ کو "بانیٔ دارالعلوم دیوبند" لکھ کر حقیقت پسندی کا ثبوت دیا اور یہ ثابت کر دیا کہ خاندانِ مدنی مولانا قاسم نانوتویؒ کی روحانی یادگار کی پشت پناہی کر رہا ہے اور خود خاندانِ قاسمی سازش کا شکار ہو کر مولانا قاسم نانوتوی کے لگائے ہوئے باغ کی جڑیں کھوکھلی کرنے کی فکر میں لگا ہوا ہے۔ حالانکہ تاریخی طور پر یہ بات ثابت ہے کہ اس کے اصلی بانی حاجی عابد حسین اور عثمانی خاندان کے لوگ تھے، اور عثمانی حضرات کی جدوجہد سے یہ مدرسہ وجود میں آیا۔

بہرحال ———— مولانا اسعد مدنی کے دم کو دعا دینی چاہئے کہ انہوں نے دارالعلوم دیوبند کو تباہ و برباد ہونے سے بچا لیا ورنہ اس کا حشر بھی وہی ہوتا ———— وہی ———— یعنی ہاتھی کی لگام کسی چوہے کے ہاتھ میں ہوتی۔ جس طرح متوازی دارالعلوم کا نظام ازراہِ خوش قسمتی چند ولایتی چوہوں کے ہاتھ میں آ گیا ہے۔

"طلسماتی دنیا" کے کسی کرم فرما قاری نے ہمیں ایک خط میں لکھا ہے کہ آپ نے مولانا اسعد مدنی کی پُرزور مخالفت کے بعد اب موافقت کی جو پالیسی اختیار کی وہ مناسب نہیں ہے ———— ایسے تمام قارئین سے مؤدبانہ گزارش ہے کہ وہ ہمیشہ یہ بات یاد رکھیں کہ موافقت و مخالفت اگر ذاتی اغراض کی وجہ سے نہیں ہے تو پھر غلط فہمی یا خوش فہمی دور ہو جانے کے بعد انسان کو اپنا لب و لہجہ بدل لینا چاہئے۔ زندگی بھر کسی ایک روش پر قائم رہنا خواہ وہ روش غلط ہو کوئی کمال نہیں ہے ———— بلکہ انسانیت کا زوال ہے۔ انسانیت کا عروج و کمال یہ ہے کہ جب بھی اس پر اس کی غلطی واضح ہو جائے۔ اسی وقت وہ اپنی روش بدل دے اور لوگوں کی تنقید و اعتراض کی پرواہ نہ کرے۔ آخرت کی رسوائی اور بدنامی سے کہیں زیادہ بہتر یہ ہے کہ انسان اس دنیا کی خفت کو برداشت کر لے اور برسرِعام اپنی غلطی کو تسلیم کر لے۔

تاریخِ انسانیت ایسے بیشمار واقعات سے بھری ہوئی ہے کہ آدمی نے غلط فہمی رفع ہو جانے پر اپنی پالیسی بدل دی۔ اور حقیقت آشکارا ہو جانے پر سفید کو سفید اور سیاہ کو سیاہ کہنا شروع کر دیا ———— یاد کیجئے وہ وقت جب حضرت حمزہؓ کا کلیجہ چبانے والی ہندہ ———— ابوسفیانؓ کی بیوی نے مشرف باسلام ہوتے وقت آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا تھا ———— اے محمدؐ! آج سے پہلے روئے زمین پر میری نظروں میں آپ سے زیادہ بدترین کوئی دوسرا نہیں تھا۔ اور آج میری نظروں میں آپ سے زیادہ بہتر کوئی دوسرا شخص نہیں ہے۔

یہی بات ہم جون کے تو مولانا اسعد مدنی کے بارے میں دہراتے ہیں، ہم علی الاعلان کہتے ہیں کہ جب تک غلط فہمی کے بادل ہمارے دماغ پر چھائے رہے تو ہماری نگاہوں میں مولانا اسعد مدنی سے زیادہ بدترین انسان اس کائنات میں دوسرا کوئی تھا ہی نہیں۔ اور آج جب غلط فہمی کی گھٹائیں چھٹ گئی ہیں تو اب ان سے بہتر اور قابل انسان کوئی دوسرا ہماری نظروں میں نہیں ہے۔ ان میں خامیاں اور کمزوریاں ممکن ہیں۔ لیکن اپنے ہمعصروں میں وہی ہر اعتبار اس لائق ہیں کہ انہیں فوقیت دی جائے اور انہیں آگے رکھا جائے۔ اور ارکانِ زندگی انکی اقتدار میں ادا کئے جائیں میں دعوے سے کہہ سکتا ہوں کہ ان سے اب بھی جب کہ وہ ۶۶ سال کے ہو چکے ہیں ———— بہت سے کام لئے جا سکتے ہیں۔ اس لئے کہ وہ آج بھی فعال ہیں۔

حکیم الاسلام حضرت مولانا قاری محمد طیب صاحبؒ نے کبھی مولانا اسعد مدنی کی برائی بیان نہیں کی۔ اس کی وجہ صرف یہ نہیں تھی کہ حضرتؒ بڑے نبض شناس کے سلسلے میں محتاط تھے۔ بلکہ اس کی وجہ یہ تھی کہ انہوں نے اپنی روشن ضمیری کی وجہ سے اس بات کا اندازہ لگا لیا تھا کہ مولانا اسعد مدنی ہی آئندہ چل کر اس بیڑے کی پتوار سنبھالیں گے جس کے تختوں میں پہلی کیل انکے دادا مولانا قاسم نانوتویؒ حاجی عابد حسین اور عثمانی خاندان کے بزرگوں نے ٹھوکی تھی وہ جانتے تھے کہ مولانا اسعد مدنی میں کچھ خامیاں ہیں مگر وہ یہ بھی جانتے تھے کہ ان کی خوبیاں بڑی زنجیر اخلاق۔

خاندانِ قاسمی سے تعلق رکھنے والے وہ افراد جو ازراہِ مفادات یا ازراہ ہٹ دھرمی مولانا اسعد مدنی کے خلاف غل غپاڑہ مچاتے ہیں۔ انہیں ہر وقت یہ بات یاد رکھنی چاہئے کہ ایسا کر کے وہ حضرت قاری طیب صاحب کی پالیسی کا مذاق اڑاتے ہیں۔ اور خود کو عقلِ کل اور قاری طیب صاحبؒ کو العیاذ باللہ ناقص العقل باور کراتے ہیں۔ اس لئے کہ انہوں نے دارالعلوم دیوبند کے نام پر لڑی جانے والی کسی بھی لڑائی کو دل سے قبول نہیں کیا تھا۔ انہوں نے ایک بار صاف صاف مفتی عتیق الرحمن عثمانیؒ سے فرمایا تھا کہ اگر جنگ لڑنی ہے تو کمانڈر بدل دو ———— ایک بار بڑے ہی حسرتناک لہجے میں انہوں نے یہ بھی کہا تھا کہ تم فرزانوں نے اپنی بہت چلا لی۔ اب مجھ دیوانے کی بھی کچھ مان لو۔

آج اگر حضرت قاری طیب صاحب دنیا میں ہوتے اور اہل ہوس ان کی رائے چلنے دیتے تو مولانا سید اسعد مدنی سے اختلاف کبھی کا ختم ہو چکا ہوتا ———— اس آپسی اختلاف نے دارالعلوم دیوبند کی ناموس کو جو عظیم الشان نقصان پہنچایا ہے۔ وہ کسی ایک آنکھ رکھنے والے سے بھی مخفی نہیں ہے ———— دو آنکھیں تو پھر دو ہوتی ہیں۔

کاش ملت میں کوئی ایسا شخص سامنے آئے جو اس اختلاف کا قلع قمع کرا دے جو مسلک کیلئے تازیانہ ثابت ہو رہا ہے۔ میں پورے وثوق کے ساتھ کہہ سکتا ہوں کہ اگر یہ اختلاف ختم ہو جائے اور خاندانِ قاسمی اور خاندانِ مدنی کے درمیان کھڑی کی گئیں دیواریں گرا دی جائیں تو مسلکِ دیوبند میں روح پڑ جائے گی۔ ورنہ موجودہ صورتِ حال تو بتا رہی ہے کہ یہ مسلک اپنی افادیت کھو بیٹھا ہے۔ اور صرف دیوبندی عصبیت باقی رہ گئی ہے۔ دیوبندیت جس چیز کا نام تھا وہ تو جھگڑے کی نذر ہو کر رہ گئی۔

آخر میں یہ وضاحت کر دوں کہ اہل دنیا کسی انسان کو اس کے دوستوں سے پہچانتے ہیں اور میں نے مولانا اسعد مدنی کو ان کے دشمنوں سے پہچانا ہے۔ انکے دشمنوں کا گھٹیا پن دیکھ کر میں یہ کہتا ہوں کہ مولانا اسعد مدنی عظیم المرتبت انسان ہیں ———— طلسماتی دنیا ایک مخصوص موضوع کا رسالہ ہے اور اس رسالے میں شخصیات کیلئے زیادہ گنجائش نہیں ہے کبھی کوئی میدان اور موقعہ ہاتھ آیا تو میں اس وقت کھل کر بہ دلائل و براہین یہ ثابت کروں گا کہ مولانا اسعد مدنی اس ملت کیلئے کون ہیں؟ اور ان کے سوا کون امیر الہند بننے کا حق ہے۔؟

BY SALIMSALKHAN

درس نمبر ۱۲
قسط ۱۲

درس عملیات

حسن الہاشمی
فاضل دارالعلوم دیوبند

ستارے دورانِ گردش کبھی ایک جگہ جمع ہو جاتے ہیں اور کبھی ایک دوسرے سے فاصلے پر ہوتے ہیں۔ ان فاصلوں کی تعداد کو علم نجوم کی اصطلاح میں نظرات کے نام سے جانتے ہیں۔ عملیات میں نظرات کا قانون بہت پُر تاثیر ہے۔ دو ستاروں کے درمیان مخصوص نظر مخصوص تاثیر پیدا کرتی ہے۔ اچھی تقویم میں یہ باتیں عمدہ طریقے سے لکھی جاتی ہیں ـــــ دو ہم رفتار کواکب کو مندرجہ ذیل طریقے سے معلوم کر سکتے ہیں۔

قران اگر دو ستارے ایک برج میں ایک درجے میں ایک دقیقے پر جمع ہو جائیں تو اس کو قران کہتے ہیں۔

احتراق اگر آفتاب کے ساتھ کوئی ستارہ قران کرے تو اس کو احتراق کہتے ہیں۔

تحت الشعاع اگر ستارے دو چار درجے کے فاصلے پر ہوں تو اس کو تحت الشعاع کہتے ہیں اور باقی نظرات ہیں۔

محاق جب قمر آفتاب سے قران کرتا ہے تو اس کو اجتماع نیرین کہتے ہیں۔ اور ہندو لوگ اماوس کہتے ہیں۔ یہ وقت سفلی کام کیلئے بہتر ہے۔

بدر جب قمر آفتاب کے بالمقابل ہوتا ہے تو اس کو بدر اور استقبالِ قمر کہتے ہیں اور ہندو لوگ اس کو پورنماشی کہتے ہیں۔ یہ وقت خبیث کام کیلئے بہتر ہے۔

منازل تین سو ساٹھ درجات کو ۲۸ حصوں میں تقسیم کر دیتے ہیں۔ ۱۲ درجے اور چند دقیقے کا ایک حصہ ہوتا ہے۔ ہر حصے کو منزل کہتے ہیں۔

نظر تسدیس اگر ایک ستارہ دوسرے ستارے کے ۶۰ درجے کے فاصلے پر ہو تو اس کو نظر تسدیس کہتے ہیں (یہ آدھی دوستی کی نظر ہے) اس وقت ایک ستارہ دوسرے ستارے سے تیسرے گھر میں ہوتا ہے یہ ساعت سعد اصغر ہوتی ہے۔ اس میں تمام اچھے کام کئے جا سکتے ہیں۔

نظر تربیع اگر ایک ستارہ، دوسرے ستارے کے نوّے درجے کے فاصلے پر ہو تو اس کو نظر تربیع کہتے ہیں۔ (یہ آدھی دشمنی کی نظر ہے) اس وقت ایک ستارہ دوسرے ستارے سے چوتھے گھر میں ہوتا ہے۔ یہ ساعت نحس اصغر ہوتی ہے۔ اس میں تمام نحس اعمال کئے جا سکتے ہیں۔

نظر تثلیث اگر ایک ستارہ دوسرے ستارے سے ایک سو بیس درجے کے فاصلے پر ہو تو اس کو نظر تثلیث کہتے ہیں (یہ عین دوستی کی نظر ہے) یعنی ایک ستارے سے دوسرا ستارہ پانچویں گھر میں ہو تو نظر تثلیث کہلاتی ہے۔ یہ کامل دوستی کی نظر ہے۔ اس وقت قضائے حاجات، حصولِ مرادات رزق و ترقی اور تسخیر و فتوحات کے اعمال کئے جاتے ہیں بفضل رب مؤثر ثابت ہوتے ہیں۔

نظر مقابلہ اگر ایک ستارہ دوسرے ستارے سے ۱۸۰ درجے کے فاصلے پر ہو تو اس کو نظر مقابلہ کہتے ہیں (یہ عین دشمنی کی نظر ہے) اور اس وقت جدائی اور تفریق نیز بربادی و ہلاکت کے عمل مؤثر ثابت ہوتے ہیں۔

عروج جب کوئی ستارہ خانۂ عروج میں ہوتا ہے تو وہ قوی ہوتا ہے مگر مکمل طاقت پیدا نہیں کرتا۔

شرف جب کوئی ستارہ خانۂ شرف میں آتا ہے تو پوری قوت سے کام کرتا ہے اس کو پوری طاقت حاصل ہوتی ہے۔

ہبوط جب کوئی ستارہ خانۂ ہبوط میں آتا ہے تو اپنی تمام طاقت کھو دیتا ہے اور محض کمزور ہوتا ہے۔

وبال جب کوئی ستارہ خانۂ وبال میں آتا ہے تو کمزور ہو جاتا ہے مگر اپنی پوری قوت زائل نہیں کرتا۔

ستاروں کے عروج شرف اور ہبوط و وبال کی تفصیل ذیل میں دی جا رہی ہے ـــــــــ اسے خاص ریکارڈ میں رکھیں۔

نقشہ عروج و شرف، ہبوط و وبال سیارگان

نام ستارہ	مالک عروج و برج	وبال بروج	شرف بروج	ہبوط بروج
شمس	اسد	دلو	حمل ۱۹ درجہ	میزان ۱۹ درجہ
قمر	سرطان	جدی	ثور ۳ درجہ	عقرب ۳ درجہ
مریخ	حمل و عقرب	ثور میزان	جدی ۲۸ درجہ	سرطان ۲۸ درجہ
عطارد	جوزا سنبلہ	قوس حوت	سنبلہ ۱۵ درجہ	حوت ۱۵ درجہ
مشتری	قوس حوت	جوزا سنبلہ	سرطان ۱۵ درجہ	جدی ۱۵ درجہ
زہرہ	ثور میزان	حمل عقرب	حوت ۲۷ درجہ	سنبلہ ۲۷ درجہ
زحل	جدی۔ دلو	اسد۔ سرطان	میزان ۲۱ درجہ	حمل ۲۱ درجہ

چند ضروری باتوں کا اعادہ

یہ باتیں اگرچہ پچھلے اسباق میں بیان کی جا چکی ہیں، لیکن اہمیت کے پیش نظر اختصار کے ساتھ انہیں دوبارہ پھر بیان کیا جا رہا ہے تاکہ طلباء انہیں ذہن نشین کرلیں۔ یہ بات یاد رکھنی چاہئے کہ عملیات میں عموی طور پر ناکامی کی وجہ غیر مناسب ساعتوں میں غلط سلط انداز سے کام کرنا ہے، جو لوگ اس اسباب کی دنیا میں حسن سبب کو ترجیح دیتے ہیں وہ اللہ کے فضل و کرم سے کبھی ناکام نہیں ہوتے اور وہ لوگ جو اسباب کو حیثیت نہیں دیتے انہیں بسا اوقات ناکامی کا منہ دیکھنا پڑتا ہے۔ کامیابی اور ناکامی کا دار و مدار مرضی مولی پر ہے، لیکن مرضی مولی اس اسباب کی دنیا میں سبب اختیار کرنے والوں کے ساتھ رہتی ہے۔ جو لوگ اسباب اختیار نہیں کرتے وہ خواہ کتنے ہی نیک اور پارسا ہوں انہیں دارالاسباب میں بارہا شکست و ریخت کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ عملیات کا ہمالیہ پہاڑ اس وقت تک فتح نہیں ہو سکتا۔ جب تک ساعتوں، ستاروں اور بروج سے متعلق ضروری علم انسان کو حاصل نہ ہو، اس تمہید کے بعد درج ذیل تفصیلات کو ذہن نشین کرلیں۔

ستارے ستاتوں آسمان کا دورہ کرتے ہیں یہ بات یاد رکھنی چاہئے کہ قمر ۲۸ دن میں آسمان کا دورہ کرتا ہے، عطارد ۸۸ دن میں زہرہ دو سو چوبیس (۲۲۴) دن میں، سورج ۳۶۵ دن میں دورہ مکمل کرتا ہے، مریخ چھ سو دن میں مشتری گیارہ سال میں اور زحل ۲۹ سال میں آسمان کا دورہ مکمل کرتا ہے۔

بُرج کے مقامات یہ بات بھی یاد رکھنی چاہئے کہ قمر کا ہر بُرج میں ۲ دن اور ۳ رات قیام ہوتا ہے، عطارد کا ہر برج میں ۱۵ دن قیام ہوتا ہے، زہرہ کا قیام ہر بُرج میں ۲۵ دن ہوتا ہے۔ مشتری کا ہر برج میں ایک سال قیام ہوتا ہے اور زحل کا قیام ہر برج میں ۳۰ مہینے ہوتا ہے۔

شرف کواکب قمر کا شرفِ بُرج ثور میں ہوتا ہے، عطارد کا برج سنبلہ میں، زہرہ کا بُرج حوت میں، شمس کا بُرج حمل میں، مریخ کا بُرج جدی میں، مشتری کا بُرج سرطان میں اور زحل کا بُرج میزان میں ہوتا ہے۔

ستاروں کے دن اتوار کا دن شمس کا ہے، پیر کا دن قمر کا ہے، منگل کا دن مریخ کا ہے۔ بدھ کا دن عطارد کا ہے، جمعرات کا دن مشتری کا ہے۔ جمعہ کا دن زہرہ کا ہے، اور ہفتے کا دن زحل کا ہے۔

ستاروں کا اقتران اقتران کا مطلب یہ ہے کہ جب ایک ستارہ ایک بُرج میں ہو تو دوسرا ستارہ اس کی نظر میں ہو، اور اجتماع یہ ہے کہ دو ستارے ایک بُرج میں جمع ہوں تو حکم الٰہی سے ان کے آثار نمایاں ہوں ——— جب زحل مشتری کے قریب ہوتا ہے تو باذن خداوندی جنگ و جدال دنیا میں خوب ہوتی ہے اور جب مریخ زحل کے قریب ہوتا ہے تو تب بھی یہی اثر ہوتا ہے۔ جب زحل شمس کے قریب ہوتا ہے تب بھی ایسا ہی ہوتا ہے اور جب زحل کا زہرہ سے قران ہو تو قحط سالی اور گرانی نمایاں ہوتی ہے۔ جب زحل عطارد سے قران کرتا ہے تو کاتبوں کا حال بہتر ہوتا ہے اور جب قمر سے زحل قران کرتا ہے تو حکام سے ظلم سرزد ہوتے ہیں۔ جب مشتری مریخ سے قران کرتا ہے تو عالم اسباب میں حد درجہ کی سختیاں ظاہر ہوتی ہیں۔

بُرجوں کے گھر حمل اور عقرب مریخ کے گھر ہیں ——— اور زہرہ کا گھر ہے جوزا اور سنبلہ عطارد کے گھر ہیں۔ قمر کا گھر سرطان ہے، اسد شمس کا گھر، حوت مشتری کا گھر ہے اور جدی اور دلو زحل کے گھر ہیں۔

نفس اور شیطان کا دھوکہ بعض لوگ ان تمام چیزوں کو توہمات کا درجہ دیتے ہیں۔ اور ان باتوں کو شرک کے قبیل سے سمجھتے ہیں۔ ایسے تمام لوگ بالعموم

SALIMSALKHAN

ہیں جنہیں توحید خالصہ کا علم ہی نہیں —— وہ جسے توحید سمجھتے ہیں وہ نفس کا دھوکہ ہے، توحید یہ ہے کہ انسان بنیادی طور پر یہ مانتا ہو کہ مؤثر حقیقی حق تعالیٰ کی ذات ہے۔ اسکی مرضی کے بغیر کسی بھی اثر اور نتیجہ کا ظاہر ہو جانا ممکن نہیں ہے۔ لیکن اس دنیا میں جب کوئی مؤثر متاثر سے ٹکراتا ہے تو کوئی نہ کوئی تاثر اور نتیجہ لازماً پیدا ہوتا ہے اور یقینی طور پر یہ تاثر اور نتیجہ باذن خداوندی ہی پیدا ہوتا ہے۔ دیا سلائی کو جب تک آپ ماچس سے نہیں رگڑیں گے آگ پیدا نہیں ہوگی —— میاں بیوی آپس میں متصل نہیں ہوں گے تو بچہ پیدا نہیں ہوگا —— اسی طرح علم نجوم میں جب تک دو سبب باہم متصل نہیں ہوں گے، اچھا یا برا نتیجہ ظاہر نہیں ہوگا۔

ناقص عاملین کا حال یہ ہے کہ وہ بات کی تہہ تک پہنچنے کی کوشش نہیں کرتے، اور عجلت سے کام لیتے ہیں۔ قدم قدم پر ناکام ہوتے ہیں۔ غلطی اپنی ہوتی ہے اور الزام ان بزرگوں کو دیتے ہیں جنہوں نے دن رات کی مشقت سے عملیات کی کتابیں مرتب کی ہیں۔ میں ان طلباء سے تاکیداً عرض کروں گا جو عامل بننے کے خواہش مند ہیں کہ نفس اور شیطان کے دھوکے سے بلند ہو کر اللہ کو مؤثر حقیقی مانتے ہوئے عملیات کی لائن کے تمام اجزاء کو ملحوظ رکھ کر اعمال انجام دیں —— اسی میں فلاح و کامرانی کا راز مضمر ہے۔ (باقی آئندہ)

برکت حاصل کرنیکا عمل

علاج: عمدۃ الاحکام میں روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: —— کہ اے لوگو! جمع ہو کر کھانا کھایا کرو۔ اس طرح اللہ تعالیٰ برکت عطا فرمائیگا اور حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ سب سے بہتر اور پیارا کھانا وہ ہے جس میں زیادہ ہاتھ ڈالے جائیں۔ اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ سب کے ساتھ کھانے میں شفا ہے اور ارشاد ہے کہ بہت برے وہ لوگ ہیں جو تنہا کھائیں۔ اور اپنی لونڈی کو ماریں اور اپنی بخشش کو بند کردیں۔ اور نکاح کریں ساتھ سے یعنی حلق ماریں —— اور بستان میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کھانا ٹھنڈا کرکے کھانا چاہیے۔ کیونکہ گرم کھانے میں برکت نہیں ہوتی۔

فائدہ: بعض کتابوں میں یہ بھی لکھا ہے کہ گرم کھانے سے معدہ ضعیف و کمزور ہو جاتا ہے۔

گھر کے عام مسائل اور ان کا حل

خواتین توجہ دیں

ٹرانسسٹر کے استعمال شدہ سیلوں کو کارآمد بنایئے آپ ٹرانسسٹر کے استعمال شدہ سیلوں کو پھر قابل استعمال بنا سکتی ہیں۔ اس کا طریقہ یہ ہے کہ سیلوں کے کور اتار دیئے جائیں پھر سیلوں کے جسم میں باریک باریک سوراخ کردیئے جائیں۔ اس کے بعد پانی میں نوشادر گھول کر ان سیلوں کو اس میں چار گھنٹے تک بھگودیجئے۔ اس کے بعد ان سیلوں کو پانی سے نکال کر سکھا دیجئے۔ دو گھنٹے دھوپ میں رکھ کر سکھائے۔ پھر دوبارہ استعمال کیجئے۔ آپ دیکھیں گی کہ استعمال شدہ سیل کافی حد تک صحیح ہوگئے ہیں۔

پھولوں کو تازہ رکھنے کی ترکیب پھولوں کو زیادہ دیر تک تازہ رکھنے کی آسان ترکیب یہ ہے کہ گلدان میں پانی ڈال کر اس میں ایک یا دو کوئلے ڈال دیں۔ اس طرح پھولوں کو زیادہ دیر تک تروتازہ رکھا جاسکتا ہے۔

گلاب کے پھولوں کو زیادہ پیدا کرنے کیلئے چائے کی پتی جو استعمال کی جاچکی ہو اس کو گلاب کے پودے میں ڈالنے سے پھول بڑے اور تعداد میں زیادہ نکلتے ہیں۔ اور خوشنما بھی ہوتے ہیں۔ اگر روزانہ ایسا کیا جائے تو اور بھی بہتر ہے۔

پھلوں کے داغ دور کرنے کی ترکیب کپڑوں سے پھلوں کے داغ دور کرنے کیلئے لیموں گرم پانی اور صابن سے دھوئیں، داغ بالکل صاف ہوجائیں گے۔

عطر کا دھبہ دور کرنے کی ترکیب اگر کپڑوں پر عطر کا دھبہ پڑجائے تو اسے مٹی سے مل کر نیم گرم پانی سے دھولیجئے، دھبہ دور ہوجائے گا۔

پان کے دھبے دور کرنے کی ترکیب کپڑوں پر پان کے دھبے بہت برے معلوم ہوتے ہیں۔ اگر آپ ان دھبوں کو صاف کرنا چاہیں تو تھوڑا سا اُبلا ہوا دودھ لے کر داغ دھبے والی جگہ کو رگڑیئے، تمام داغ صاف ہوجائیں گے۔

بجلی کی استری کا زنگ صاف کرنیکا طریقہ اگر آپ کی استری پر زنگ لگ گیا ہے تو سوڈا بائی کارب سے زنگ صاف کرلیجئے۔

گرم اونی کپڑوں اور ریشمی کپڑوں کو کیڑوں سے بچانیکی ترکیب اگر گرم اور ریشمی کپڑوں میں کیڑا لگ جاتا ہے اس صورت میں بڑی مشکل پیش آتی ہے۔ کپڑوں کو محفوظ کرتے وقت ان کی تہہ میں فنائل کی گولیاں رکھ دیں اور کپڑوں کے نیچے نیم کی پتیاں ڈال دیں۔ اس طرح کپڑوں کو کیڑا نہیں لگے گا۔ درمیان میں ایک دو بار کپڑوں کو دھوپ اور ہوا لگا لیا کریں۔ نیم کی پتیاں ہر ماہ بدل دیا کریں۔

مہندی کا رنگ تیز کرنے کیلئے املی لیکر اسے پانی میں بھگودیں۔ پھر املی کو پانی میں مسل دیں۔ اور اس کا پانی کپڑے میں چھان لیں۔ پھر اس پانی میں مہندی گھول کر دس منٹ بعد لگائیں۔ تو مہندی بہت گہرا رنگ چھوڑے گی۔

پیتل کے برتن صاف کرنے کی ترکیب پیتل کے برتنوں کا رنگ اگر خراب ہوجائے تو ایک کھٹا سنگترہ لیکر یا لیموں لے کر اسے کاٹ کر برتن پر خوب ملیں تھوڑی دیر میں برتن بالکل نکھر جائیں گے۔

تانبے کے برتن صاف کرنے کی ترکیب تانبے کے برتن اگر خراب ہوگئے ہوں تو نمک کے پانی میں سرکہ ملا کر اس سے برتن صاف کرلیجئے ——— رنگ ایک دم نکھر آئے گا۔

میلا آئینہ صاف کرنیکی ترکیب میلا آئینہ صاف کرنے کیلئے تھوڑی سی روئی اسپرٹ میں بھگو لیجئے پھر آئینے کو جلدی جلدی صاف کردیجئے۔ تھوڑی دیر کے بعد اسپرٹ خود بخود خشک ہوجائے گی اور آئینہ بالکل صاف ہوجائے گا۔

چوہے بھگانے کی ترکیب جس مقام پر چوہے ہوں وہاں پیپرمنٹ باریک کرکے چھڑک دیجئے ——— چوہے وہاں نہیں آئیں گے۔

مستقل عنوان

روحانی ڈاک

انسانی مسائل کا روحانی حل

حسن الہاشمی
فاضل دارالعلوم دیوبند

ہر شخص خواہ طلسماتی دنیا کا خریدار ہو یا نہ ہو، ایک وقت میں تین سوالات کرسکتا ہے۔ جوابات حاصل کرنے کیلئے جوابی لفافہ ضرور ساتھ بھیجا جائے۔ اگر اس کالم میں جگہ نہ مل سکی تو ڈاک سے جوابات دیئے جائیں گے۔ (ایڈیٹر)

اولاد کیلئے عمل

سوال از: بشریٰ ——— دہلی۔

جناب "طلسماتی دنیا" کے آپ کے بارے میں معلوم ہوا، کہ آپ لوگوں کی مشکلات حل کرتے ہیں۔ آپ سے گزارش یہ ہے کہ میرا مسئلہ ضرور حل کریں۔ جو نہ صرف میرا بلکہ ایسی کئی خواتین کا مسئلہ ہے جو شادی کے کئی سال گزر جانیکے بعد بھی اولاد کی نعمت سے محروم ہیں۔ میری عمر ۲۲ سال ہے۔ میری شادی کو تین سال ۴ مہینے گزر چکے ہیں۔ مگر ابھی تک اولاد کی نعمت سے محروم ہوں۔ سسرال والوں کے طعنوں سے تنگ ہوں۔ ماں باپ نے ہر طرح کے علاج معالجے کروائے۔ مگر کوئی افاقہ نہ ہوا۔ مولوی کو دکھایا۔ وہ کہتے ہیں کہ کسی نے بندش کر رکھی ہے، ڈاکٹر کہتے ہیں کہ بچہ بننے کے انڈے نہیں بنتے۔ میری بہن کی شادی بھی میرے ساتھ ہی ہوئی تھی۔ مگر وہ بھی اولاد سے محروم ہیں۔

برائے مہربانی کوئی روحانی عمل بتایئے، اور ہمارے لئے خدا سے دعا کیجئے۔

خدارا جواب جلدی دیجئے ——— مئی، جون، جولائی کے ماہنامے طلسماتی دنیا کے ذریعے۔ اس کے عوض خدا آپ کو لمبی عمر دے اور آپ یونہی خدمت خلق کرتے رہیں آمین۔

جواب ایک انار خریدیں اور اس کے چار ٹکڑے چاقو سے اس طرح کاٹیں کہ ٹکڑے الگ نہ ہونے پائیں۔ اس کے بعد کسی نمازی سے سورۂ یٰسین اس طرح پڑھوائیں کہ جب پہلے مبین تک پہنچیں تو انار پر دم کردیں۔ اس کے بعد پھر سورۂ یٰسین شروع سے پڑھیں اور جب دوسرے مبین پر پہنچیں پھر انار پر دم کردیں، اس کے بعد پھر شروع سے پڑھیں اور جب تیسرے مبین تک پہنچیں تو پھر انار پر دم کردیں اسی طرح ساتویں مبین پر پہنچ کر انار پر دم کریں اور پھر شروع سے آخیر تک پوری سورۃ پڑھ کر آٹھویں مرتبہ انار پر دم کردیں۔ اس کے بعد اس انار کو اٹھا کر رکھ دیں۔ اور رات کو میاں بیوی خلوت کرنے سے پہلے ایک ٹکڑا میاں کھالے اور ایک ٹکڑا بیوی کھالے پھر خلوت کے بعد باقی دو ٹکڑوں میں سے ایک مرد کھالے اور ایک عورت کھالے۔ انار کے دانے کھانے کے وقت ہی نکالے جائیں۔ پہلے سے نکال کر نہ رکھیں۔

یہ عمل ماہواری سے فراغت کے فوراً بعد پہلی ہی رات میں کیا جائے تو زیادہ بہتر ہے۔ اس عمل سے پہلے ایک پاؤ بھنے ہوئے چنوں کی دال اور ایک پاؤ کشمش کے معصوم بچوں کے درمیان تقسیم کردی جائے۔ انشاء اللہ اولاد ہوگی اور زندہ رہیگی۔

دعا گو ہوں کہ اللہ آپکی مراد پوری کرے اور آپ کو اولاد صالح عطا کرے نیز اُن تمام حضرات کو اس عمل کی برکت سے اللہ اولاد عطا کرے۔ جو اب تک اولاد سے محروم ہیں ——— اگر خدانخواستہ اس عمل کے بعد بھی کوئی خاطر خواہ نتیجہ سامنے نہ آئے تو اس سلسلے میں روحانی مرکز کی خدمات حاصل کریں۔ اور تفصیل جاننے کے لئے خط و کتابت سے رابطہ قائم کریں۔

نامعلوم بیماری

سوال از: عبدالغنی ——— تامل ناڈو

"طلسماتی دنیا" ماہنامہ پڑھنے کے بعد یہ عریضہ ارسال خدمت ہے۔ میں چند سالوں سے شکر کا مریض ہوں۔ عمر قریب ستر ہے، اب چند ایک دو سال سے طبیعت بہت خراب ہے۔ گھٹنوں میں درد، پانچ منٹ بھی بغیر سہارے کھڑا ہونا مشکل ہے۔ نماز پڑھنے میں تکلیف ہوتی ہے۔ سر چکراتا ہے۔ گرجانے کے قریب سنبھلتا ہوں۔ ہاتھوں کے ناخن ٹوٹ پھوٹ کر نکلنے لگے ہیں۔ مختلف علاج کے باوجود مرض میں کمی محسوس نہیں ہوتی۔ بعد نماز آیت الکرسی اور سونے وقت چاروں قل اور دیگر قرآنی آیات بھی پڑھ کر سوتا ہوں۔ ہر کام میں مسنون دعائیں پڑھتا ہوں۔ اب چلنا بھی مشکل معلوم ہوتا ہے۔ اب بھول کا بھی گمان ہوتا ہے۔ مسجد کے مصلے ہی میں سجدہ کے وقت خوشبو محسوس ہوتی ہے۔ دیوبندی اکابرین سے عقیدت ہے۔ لہٰذا بریلوی قسم کے لوگ میرے مخالف ہیں۔ پڑوس میں جھاڑ پھونک والے صاحب رہتے ہیں۔ مجھ سے کچھ عداوت ہے۔ کبھی کبھی وہ میری دہلیز پر کچھ لاکر پھینک کر جاتے ہیں۔ اس کی پرواہ نہیں کرتا ہوں۔ اِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ اِثْمٌ کی وجہ اس پر توجہ نہیں کرتا۔ ہاتھ پیر کی انگلیوں میں چٹکی محسوس ہوتی ہے۔ بدن میں جلن بھی۔ کوئی بات مجھے سمجھ میں نہیں آتی ہے۔ لہٰذا آپ سے مفید مشورہ اور علاج کے لئے یہ عریضہ ارسال خدمت ہے۔

امید کہ جواب سے ممنون فرمائیں گے۔

جواب ایک بوتل پانی پر پندرہ سو مرتبہ سَلَامٌ قَوْلًا مِّنْ رَّبٍّ رَّحِیْمٍ پڑھ کر دم کرکے رکھ لیں۔ اوّل و آخر گیارہ گیارہ مرتبہ درود شریف

بھی پڑھ لیں۔ اس کے بعد اس پانی کو دو دن تک بلا ناغہ صبح کو نہار منہ اور رات کو سوتے وقت بچے دونوں پی لیا کریں اور اسی پانی کے چند قطرے سیدھے ہاتھ کی ہتھیلی پر ٹپکا کر دونوں ہاتھوں کی انگلیوں پر مل لیا کریں۔

انشاء اللہ تمام بیماریوں سے نجات ملے گی اور صحت حاصل ہونے میں زیادہ دیر نہیں لگے گی۔ رب العلمین سے دعا کرتا ہوں کہ وہ آپ کو تمام جسمانی اور روحانی تکلیفوں سے نجات عطا کرے۔

گھر کے اثراتِ بد

سوال از: اشا حسن۔ —— مظفر نگر۔

ہمارے گھر پر اثرات ہیں۔ اور آئے دن پریشان بھی کرتے رہتے ہیں اور اسی وجہ سے ہم کو خواب بھی ایسے ہی نظر آتے ہیں۔ ہمارے گھر پر آتی رہتی ہیں اور کوئی نہیں۔ گھر پر وحشت سی برستی رہتی ہے۔ گھر کاٹنے کو دوڑتا ہے۔ میری آپ سے یہ درخواست ہے کہ آپ ہم کو کوئی عمل ایسا بتاؤ جو ہم کو خواب میں ڈر نہ لگے اور گھر پر جو وحشت برستی ہے وہ بھی دور ہو جائے۔ رسالے کے ذریعہ ہم کو بتا دینا بڑی مہربانی ہوگی۔

جواب آپ کا نام غالباً "اشا" ث سے ہوگا۔ اس لئے کہ سین سے اسکی کوئی چیز نہیں ہوتا۔ اثنا کے معنی تعریف کے آتے ہیں۔

براہِ مہربانی اپنے نام کی درستگی فرمالیں۔

گھر کے اثراتِ بد دور کرنے کیلئے سورۂ بقر کا کم سے کم چالیس مرتبہ ختم کرائیں۔ روزانہ ایک مرتبہ پڑھائیں چالیس روز تک لگاتار ورنہ پھر چالیس افراد ایک مجلس میں ایک مرتبہ پڑھیں۔ اور ایک بالٹی پانی پر دم کرکے اس پانی کو چولہے پر رکھدیں اور پانی کو خوب کھولائیں اور پھر ٹھنڈا کرکے مکان کے تمام کونوں میں اس پانی کو چھڑک دیں۔ بانفور دم وغیرہ کے کونوں سے احتیاط برتیں۔ انشاء اللہ اثرات دور ہوں گے اور دلوں کی دہشت بھی اس عمل سے کم ہوگی۔

گھر کی مزید حفاظت کیلئے روحانی مرکز سے نقوش منگا کر گھر میں آویزاں کریں۔

کونسا پرندہ؟

سوال از: سید انوار علی —— حیدرآباد

میں بہت پریشان رہتا ہوں۔ میری بیوی بچوں پر کرتوت سفلی عمل کرکے پریشان کیا جارہا ہے۔ جادو سے پریشان کیا جارہا ہے۔ میری بیوی کی طبیعت ٹھیک نہیں رہتی۔ ڈاکٹروں، حکیموں و عاملوں کا علاج کرایا۔ لیکن فائدہ نہیں ہوتا ہے۔ تھوڑا ہو جاتا ہے پھر وار کرتے ہیں۔ چنانچہ میرے ایک محسن نے کہا کہ ایک پرندہ ہوتا ہے جس کو الٹا چھت سے لٹکا دو۔ وہ چلا چلا کر مرجاتا ہے۔ تمام جادو ختم ہو جاتا ہے۔ سفلی عمل جو کرتوت کروی جاتی ہے وہ بھی ختم ہو جاتی ہے۔ ہماری والدہ کو جادو کرنے والا اتنا ہی کمال پریشان رہتے تھے۔ تمام علاج کرا کر تھک چکے تھے۔ تب ایک بزرگ نے

ایک پرندہ کا نام بتا کر کہا یہ پرندہ تم لاکر چھت سے لٹکا دو۔ دو پاؤں باندھ کر پرندہ مرجائے گا جادو پھر کبھی نہیں چلے گا۔ چنانچہ والد صاحب وہ پرندہ لٹکایا۔ تب سے آج تک ہم سب خیریت سے ہیں۔ تم بھی دریافت کرکے یہ پرندہ لٹکاؤ۔ کیونکہ ان صاحب کے والدین گزر چکے ہیں۔ پرندہ لٹکانے پر وہ اپنی خالہ کے پاس بمبئی میں تھے۔ چونکہ ان کی خالہ ان کو گود لے لئے تھے۔ وہ بعد میں والدین کے پاس پہنچے لیکن اور ان کی اولاد کے سر ہے۔ لیکن ان کو پرندے کا نام معلوم نہیں ہے۔ لہٰذا میں آپ کو زحمت دے رہا ہوں۔ کہ وہ کونسا پرندہ ہے اس کا کیا نام ہے جس کو لٹکانے پر جادو نہیں چلتا۔ ہمیشہ کیلئے، ان کا کہنا ہے، اولاد پر بھی جادو نہیں چلتا۔

براہ کرم پرندے کا نام روانہ کیجئے اور کیا سونے کے کمرے کی چھت میں لٹکا سکتے ہیں۔ اور مرجانے پر باہر کنڈی میں پھینک دینا یا صحن میں دفن کرنا تمام تفصیلات روانہ کریئے۔ اس سے پہلے ایک جوابی پوسٹ کارڈ روانہ کیا ہے۔

جواب ہُدہُد کے بارے میں یہ بات عاملین سے منقول ہے کہ اس کو ذبح کرنے کے بعد اس کا گوشت الگ کرکے پھر اس کا گوشت، پنجے، چونچ، آنکھیں اور دیگر تمام چیزیں اگر ایک پوٹلی میں رکھ کر انہیں گھر میں لٹکا دیا جائے یا مکان کے صحن میں دفن کر دیا جائے تو سحر سفلی سے رفتہ رفتہ نجات مل جاتی ہے۔

اور بعض عاملین نے فرمایا ہے کہ چونکہ ہُدہُد حضرت سلیمان علیہ السلام کا وفادار ساتھی تھا۔ اس لئے اگر اسے کسی گھر میں مذکورہ بالا طریقے سے دفنا دیں یا کسی کمرے کی چھت پر پوٹلی لٹکا دیں تو وہاں سے جنات بھی رخصت ہو جاتے ہیں۔

ہُدہُد کی آنکھیں اور زبان اگر کوئی شخص اپنے پاس رکھے تو اسے مقبولیت اور محبوبیت کا مقام حاصل ہو۔ اور اگر ہُدہُد کے خون سے محبت کے تعویذ لکھے جائیں تو وہ بہت جلد اثر پذیر ہوں۔ جادو سے بچنے کیلئے معوذتین کا ورد بھی رکھیں۔ اور چھوٹے بچوں پر یہ سورتیں پڑھ کر روزانہ دم کریں۔

آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم پر جب جادو کرایا گیا تو اس کی کاٹ کیلئے یہی آیتیں آسمان سے نازل کی گئی تھیں۔

بزرگوں نے فرمایا ہے کہ اگر پانچوں وقت کی نماز کے بعد یہ دونوں سورتیں تین تین مرتبہ پڑھ کر نمازی خود پر دم کرلے یا انگلیوں پر دم کرکے انگلیاں پورے بدن پر پھیر لے تو سحر سفلی اور علوی دونوں سے بچا رہے اور اگر مبتلا ہو جائے تو ان سورتوں کے ورد سے سحر سے نجات عطا ہو جائے۔

حصار کے بارے میں

سوال از: صادق علی —— حیدرآباد۔

میرے والد مولانا ابو محمد مصلح مرحوم بانی ادارہ عالمگیر تحریک قرآن مجید کے تعلیم یافتہ تھے پھر خلافت کمیٹی میں شریک ہوکر آزادی کی لڑائی میں حصہ لے چکے تھے —— میں طلسماتی دنیا کا خریدار تو نہیں لیکن ہر ماہ حیدرآباد

کی شمس ایجنسی سے طلسماتی دنیا خرید کر پڑھتا ہوں۔

مہربانی ہوگی میرے تین سوالوں کے جواب ضرور دیں شکر گزار رہوں گا۔

س ۱: سنگِ سیلو یا سیمنٹ سے بنے فرش پر صرف انگلی ہی سے حصار بنا رہے ہوں اگرچہ کہ نشان نظر نہیں آرہا ہے تو بھی کیا وہ حصار میں ہی شمار ہوگا؟

جواب حصار کیلئے حصار کے نشان کا نظر آنا ضروری نہیں ہے۔ صرف انگلی یا چاقو سے دائرہ کھینچ دینا کافی ہے۔ البتہ پوری احتیاط کے ساتھ دائرہ مکمل کھینچا جائے اور ایسا نہ ہو کہ دائرہ ادھورا رہ جائے۔ اگر دائرہ ادھورا رہ گیا تو عامل کیلئے غیر مرئی خطرات کا اندیشہ ہے۔

عروجِ ماہ؟

سوال از: ایضاً۔

س ۲: عروجِ ماہ کے کیا معنی ہیں۔؟

جواب عروجِ ماہ سے چاند کی ۳ تاریخ سے ۱۵ تاریخ تک کا عرصہ مراد ہوا کرتا ہے اس عرصہ میں چاند بڑھتا ہے اور اس کے بعد آخری تاریخ تک چاند گھٹتا ہے۔ اس لئے اس کو زوالِ ماہ کہتے ہیں۔

حصار کی مقدار

سوال از: ایضاً۔

س ۳: حصار زیادہ سے زیادہ کتنا بڑا ہو۔؟

جواب حصار کی کوئی مقدار متعین نہیں۔ آپ کتنا بھی بڑا دائرہ کھینچ سکتے ہیں۔ دائرہ بہتر ہے کہ کچھ بڑا ہی ہونا چاہئے تاکہ پہلو بدلنے میں اور ہاتھ پاؤں پھیلانے میں آسانی رہے۔ اگر دائرہ بہت چھوٹا ہوگا تو تھوڑی مشکل پیش آئے گی۔ بہرکیف اس کی کوئی حد مقرر نہیں ہے۔

بے وجہ کا تردد

سوال از: محمد اسلم صدیقی قصاب پورہ —— دہلی۔

میں صوبہ بہار کا رہنے والا ہوں اور دہلی میں ملازمت کرتا ہوں —— میں 'طلسماتی دنیا' کا شوق ذوق سے مطالعہ کرتا ہوں۔ اس سے قبل میں خاتون مشرق، پاکیزہ آنچل، فضا، جرائم وغیرہ کا مطالعہ کرتا تھا۔ لیکن جب سے میں نے 'طلسماتی دنیا' کی زیارت کی تو پرانے رسالے دل سے دور چلے گئے اور آپ کا ابھارا کیا ہوا جادو قلب میں اتر گیا۔ اللہ تعالیٰ اس رسالے کو اپنے فضل و کرم سے قائم و دائم رکھے۔ آمین۔

آپ سے التماس ہے کہ ہم نماز پنجگانہ ادا کرتے ہیں۔ لیکن ہمارے اندر ابھی تک روحانیت پیدا نہیں ہوئی۔ کیوں کہ جب بھی میں نماز میں مصروف رہتا ہوں کوئی نہ کوئی آفت آن پڑتی ہے۔ مطلب یہ کہ دل میں طرح طرح کے دنیاوی خیال کا ہجوم ہو جاتا ہے۔ اس لئے آپ سے درخواست ہے کوئی ایسا عمل وظیفہ بتلایئے جو دل کو یادِ الٰہی میں مشغول رکھے اور نماز میں قلب کو اللہ تعالیٰ کے رُوبرو رجوع کردے۔

جواب 'طلسماتی دنیا' کے بارے میں آپ نے جن پاکیزہ جذبات کا اظہار کیا ہے اس کیلئے ہم آپ کے مشکور ہیں اور اللہ سے دعا کرتے ہیں کہ وہ آپکے حسنِ ظن کو باقی رکھے اور 'طلسماتی دنیا' کی خادمین، مرتبین و مدیران کو مزید توفیق پیدا کرکے اور 'طلسماتی دنیا' کے عملے کو مزید محنت اور مخلص نیت کی توفیق عطا کرے۔

عزیزم! —— نماز کا پڑھ لینا ہی ایک بندے کیلئے کافی ہے اور بر وقت نماز کی ادائیگی ہی اس بات کی علامت ہے کہ نماز مقبول ہے۔ جن بندوں کی نماز قابلِ قبول نہیں ہوتی۔ انہیں نماز پڑھنے کی توفیق ہی عطا نہیں ہوتی۔ جب نماز پڑھنے کی توفیق ہوگئی تو سمجھ لیجئے کہ نماز قبول بھی ہوگئی۔ کیونکہ مسجد کی طرف قدم ان ہی لوگوں کے اٹھتے ہیں جنہیں اللہ بلاتا ہے اور جو لوگ دعوتِ طعام میں بلائے جاتے ہیں وہ شریف میزبان کے نزدیک قابلِ احترام ہوتے ہیں۔ اسی طرح اللہ بذریعہ اذان اپنی رحمتوں کے دسترخوان پر دعوتِ عام کی دعوت دیتا ہے۔ اذان کی دعوت نامے کو قبول کرتے ہوئے اللہ کے جو بندے مسجد میں آکر خوانِ رحمت کے اردگرد جمع ہو جاتے ہیں۔ اگر ان سے کوئی کوتاہی بھی ہو جائے تب بھی وہ لائقِ اجر ہیں اور اللہ اپنی شان کے مطابق ان سے دونوں جہان میں اچھا معاملہ کرتا ہے۔

نماز میں اگر حضوریٔ قلب بھی ہو تو نماز کی عظمت و رفعت میں چار چاند لگ جاتے ہیں۔ لیکن نماز میں حضوریٔ قلب شرعی طور پر نماز کا جزو نہیں ہے، دل اگر بالکل بھی نہ لگے تب بھی شرعاً فرض بندے کے ذمہ سے ساقط ہو جاتا ہے۔ لہٰذا اس بارے میں دل نہ لگنے پر غم کھانا یا پیچ و تاب کھانا کم عقلی کی بات ہے۔

نماز میں دل لگانے کی کوشش جاری رکھیئے۔ اس سلسلے میں دعا بھی کرتے رہیئے۔ لیکن اس بارے میں بہت زیادہ پریشان ہونے کی ضرورت ہرگز ہرگز نہیں۔

خواب میں ڈرنا

سوال از: تاج الدین —— اردیا (بہار)

عرض خدمت اینکہ میں ضلع اردیا کا رہنے والا ہوں۔ مجھے کئی بار 'طلسماتی دنیا' پڑھنے کا موقع ملا۔ اور ہم 'طلسماتی دنیا' بہت ہی ذوق و شوق سے پڑھتے ہیں۔ انشاء اللہ تمام مضامین پڑھنے کے لائق رہتے ہیں۔ دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ طلسماتی دنیا کو تا قیامت قائم و دائم رکھے۔ (آمین)

میں ایک سوال لکھ رہا ہوں۔ آپ اس سوال کا جواب ضرور دیں گے، اور اس سوال کو روحانی ڈاک میں ضرور شائع کریں گے۔ تاکہ اس سے اور لوگوں کو فائدہ ہو۔ میں شدت سے انتظار کروں گا۔

میں ہمیشہ ڈراؤنی خواب دیکھتا ہوں۔ خواب دیکھنے کے بعد ڈر کی وجہ سے پورا بدن کانپ جاتا ہے۔ ازراہِ کرم کوئی ایسی مجرب و آزمودہ دعا بتلایئے۔ تاکہ آئندہ اس سے نجات ملے۔

"طلسماتی دنیا" پڑھنے والے بھی اگر ڈریں گے تو بات کیسے بنے گی۔ بُرا نہ لیں

جواب تو ایک بات عرض کردوں' وہ یہ کہ اللہ کے ماسوا کسی بھی چیز سے ڈرنا فی الحقیقت ایمان کی کمزوری کی علامت ہے ـــــ اپنے ایمان کو مضبوط کیجئے۔ ہر جگہ اپنے مالک کا قرب محسوس کیجئے ـــــ وہ آپ کی شہ رگ سے بھی زیادہ آپ سے قریب ہے اور مالک دو جہاں جس کے ساتھ ہو بھلا اسے ڈرنے کی ضرورت کیا ہے، آپ بھول گئے غار ثور میں حضرت ابو بکرؓ کے چہرے پر تشویش دیکھ کر آقائے نامدار جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا۔ لَا تَحْزَنْ إِنَّ اللّٰهَ مَعَنَا۔ غم نہ کر اللہ ہمارے ساتھ ہے۔

ان الفاظ کے پیش نظر سنت رسولؐ کی اتباع کرتے ہوئے ہم آپ سے درخواست کرتے ہیں کہ دنیا کی کسی الجھن ا پریشانی سے متاثر ہو کر خوف نہ کھایئے کیوں کہ آپ کا اللہ ہر وقت آپ کے ساتھ ہے اور وہ تمام مصائب و نوائب سے اپنے بندوں کو بچانے کی قدرت رکھتا ہے۔

آپ فرمائیں گے کہ میں نے تو خواب میں ڈرنے کی بات لکھی تھی اور طلسماتی دنیا کے ایڈیٹر نے تقریر ہی جھاڑ دی اور اسے خواہ مخواہ بزدلی کی بات سمجھ لی۔ ہم عرض کریں گے کہ حضور ڈراؤنے خواب بالعموم اُن ہی لوگوں کو آتے ہیں جو حقیقت میں پرچھائیوں سے بھی ڈرنے والے ہوں۔ بہادر لوگوں کو ڈراؤنے خواب دکھائی نہیں دیتے بلکہ وہ خواب بھی جہاد و قتال ہی کے دیکھتے ہیں اور انہیں سپنوں میں بھی یہی نظر آتا ہے کہ جیسے وہ عالم کو فتح کرنے کیلئے بکتر بند پہنے گھوڑوں پر سوار ہیں۔ تاہم جب آپ نے سوال کیا ہے تو ڈراؤنے خواب سے بچنے کی روحانی ترکیب یہ ہے کہ رات کو باوضو سونے کی عادت ڈالیں۔ بائیں کروٹ پر کبھی نہ سوئیں۔ ہمیشہ دائیں کروٹ پر سوئیں اور سوتے وقت تین مرتبہ سَلٰمٌ قَوْلًا مِّنْ رَّبٍّ رَّحِيْمٍ پڑھ لیا کریں۔ انشاء اللہ نیند کا سفر پورے امن و امان کے ساتھ پورا ہوگا۔

پاؤں کا درد

سوال از اعظم اقبال ـــــ سیکری۔

جناب ہمارے ابو کے پیروں میں درد رہتا ہے اور کافی ٹائم ہو گیا۔ اور علاج بھی کافی کرا لیا ہے۔ مگر کچھ بھی فرق نہیں پڑا۔ کافی دوا کھالی ہے۔ اب آپ سے درخواست ہے کہ آپ کچھ عمل بتا دیں یا کچھ ایسی دعا ہو جس سے ہمارے ابو کے پیروں کا درد ختم ہو جائے۔ اگلے مہینے کے ہی رسالے میں جواب شائع کر دینا۔ مہربانی ہوگی۔ شکریہ۔

جواب پچاس گرام زیتون کے تیل پر مندرجہ ذیل آیات گیارہ مرتبہ پڑھ کر دم کرکے رکھ لیں۔ اور رات کو سوتے وقت روزانہ اس تیل سے والد صاحب کے پاؤں کی مالش کرائیں۔ انشاء اللہ چلتے عشرے ہی میں درد موقوف ہو جائے گا۔ اور مذکورہ تکلیف سے نجات مل جائے گی۔

آیات یہ ہیں ـــــ أَفَمَنْ يَمْشِيْ مُكِبًّا عَلٰى وَجْهِهٖٓ أَهْدٰٓى أَمَّنْ يَّمْشِيْ سَوِيًّا عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ۔ إِنَّ السَّمْعَ وَالْبَصَرَ وَالْفُؤَادَ كُلُّ أُولٰٓئِكَ كَانَ عَنْهُ مَسْئُوْلًا ۔ قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ ۚ اَللّٰهُ الصَّمَدُ ۚ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ ۙ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا أَحَدٌ ۔

خواہ مخواہ کا خوف و ڈر

سوال از: ایم قمر ـــــ دہلی۔

مجھے اندھیرے میں بڑا ڈر لگتا ہے۔ کوئی آسان سا نسخہ تجویز کریں۔ اور اگر اندھیرا نہ ہو اور صرف سناٹا ہو تو بھی مجھے بہت ڈر محسوس ہوتا ہے۔ زندگی میں کبھی نہ کبھی مجھے کہیں سناٹے اور اندھیرے کا سامنا ہو سکتا ہے ـــــ نہ جانے میں کس نامعلوم چیز سے ڈرتا ہوں۔

مہربانی کرکے کوئی بھی آسان نسخہ (عمل) بتلایئے جو میرے علاوہ اور طلسماتی دنیا کے قارئین بھی کر سکیں ـــــ اور مجھے اپنے مستقبل سے بہت ڈر لگتا ہے کہ میں آگے آنے والے دور کا کس طرح سامنا کروں گا۔ میں اکثر مستقبل میں اپنے آپ کو غریب بے گھر لاچار تصور کرتا ہوں۔ اللہ مجھے لاچار، غریب، بے گھر نہ کرے مگر پھر بھی مجھے خوف ہے کہ میرا ہو گا کیا۔ ویسے میری عمر ۲۰ سال ہے اور میں DAMS کا طالب علم ہوں اور اپنے چچا سے طب یونانی اور ہومیوپیتھی کا تجربہ حاصل کر رہا ہوں۔

براہ کرم جواب ضرور دیں۔

جواب ڈر خوف، دہشت اور گھبراہٹ سے نجات حاصل کرنے کیلئے حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ ایک سو پچاس مرتبہ روزانہ سوتے وقت پڑھا کریں۔ اور تین تین مرتبہ شروع اور آخر میں درود شریف بھی پڑھ لیا کریں۔ انشاء اللہ ایک ماہ کے اندر اندر قلب کے اندر تقویت پیدا ہوگی اور ڈر اور خوف سے کلیۃً نجات حاصل ہو جائے گی۔ اور بڑی بڑی مشکلات سے مقابلہ کرنے کا حوصلہ پیدا ہوگا۔

توہمات سے خود کو بچایئے۔ بے وجہ کی سوچ و فکر انسان کو وہم اور مالیخولیا کے اندر مبتلا کر دیتی ہے اور انسان خواہ مخواہ نیم پاگل ہو کر رہ جاتا ہے۔

خواہ مخواہ کے اندیشے انسان کو بزدل بناتے ہیں اور اس کے اعصاب کی جڑیں اکھاڑ دیتے ہیں۔ لہٰذا مستقبل کے بارے میں الٹا سیدھا سوچنا اور پھر سوچ کر اپنی پیدا کردہ تشویش میں مبتلا ہونا اپنے ہی ہاتھوں سے اپنی جڑیں کھوکھلی کرنے کے برابر ہے۔ جو ہونا ہے وہ ہو کر رہے گا۔ پھر سوچنے اور ڈرنے سے کیا حاصل؟ اس دنیا میں ہر صاحب ایمان کو یہ یقین رکھنا چاہئے کہ پیش آنے والے مصائب اور حادثات کتنے ہی سنگین کیوں نہ ہوں، اللہ کی نصرت اور کفالت ان سب سے زیادہ وسیع اور طاقت ور ہے اور اللہ ہر حال میں مومنین کا ناصر و مددگار ہے پھر بے وجہ کی تشویش اور خواہ مخواہ کے تفکرات میں مبتلا ہو کر اپنا خون خشک کرنا کہاں کی سمجھداری ہے۔؟

ان بلاوجہ کے توہمات اور ترددات سے خود کو باہر نکالئے۔ حوصلے کے ساتھ زندگی گزاریئے اور یاد رکھئے کہ اگر انسان حوصلہ ہار جائے تو پھر ایک چوہے کی زندگی اس کی زندگی سے کہیں زیادہ بہتر ہے۔

UPLOAD BY SALIMSALKHAN

خوف اور گھبراہٹ

سوال از محمد نعیم ـــــ غازی پور

قریب چار سال سے میں دل کی تیز دھڑکن کی وجہ سے میرا تمام جسم زور دار کانپنے لگتا ہے، جس وجہ سے میں بے حد پریشانی محسوس کرتا ہوں۔ یہاں تک کہ میں کسی کے سامنے کھڑا بھی نہیں ہو سکتا اور یہ خاص طور سے جب ہوتا ہے جب میں کوئی ایسی بات دیکھتا ہوں جو مجھے ناگوار یا خوفزدہ محسوس ہو۔

امید ہے میں روحانی علاج کے ذریعہ اس نامراد بیماری سے جلد نجات حاصل کر لوں گا۔

جواب قرآن حکیم کی آیت "وَاللّٰهُ خَيْرٌ حَافِظًا وَّهُوَ أَرْحَمُ الرّٰحِمِيْنَ" ایک بوتل پانی پر تین سو مرتبہ دم کرکے رکھ لیں اور رات کو سوتے وقت اس پانی کو تھوڑا تھوڑا پی لیا کریں۔ اور اسی آیت کو صبح اٹھ کر آئینہ دیکھتے ہوئے ۲۵ مرتبہ پڑھ کر اپنے دونوں ہاتھ اپنے چہرے پر پھیر لیا کریں جس طرح دعا کے بعد پھیرے جاتے ہیں۔ انشاء اللہ ایسا کرنے سے چند ہفتوں کے اندر اندر آپ میں عجیب و غریب قسم کی قوت اور نجات پیدا ہوگی۔ اور خوف و ڈر سے بھی نجات ملے گی نیز لرزے اور کپکپاہٹ سے بھی آپ بفضل رب محفوظ رہیں گے۔

عامل کی پہچان

سوال از محمد قمر ـــــ دھلی۔

میں آپ سے ایک معمولی سوال کے جواب کا طلب گار ہوں۔ آپ تو جانتے ہی ہوں گے کہ آج کل زیادہ تر لوگ عملیات کے بارے میں تھوڑا بہت جان لینے کے بعد ایک باقاعدہ آفس کھول کر بیٹھ جاتے ہیں اور اپنے اشتہار اخبارات و رسائل میں دیتے ہیں۔ اسی وجہ سے لوگ جو کسی پریشانی میں مبتلا ہوتے ہیں۔ اُن ٹھگوں کے چکر میں پھنس کر اپنی محنت کی کمائی ضائع کر دیتے ہیں۔

آپ کوئی ایسی پہچان بتایئے۔ تاکہ عام آدمی اصل عامل کو پہچان سکے اور اپنا علاج کرا سکے۔

جواب ہمیں اس دنیا میں اچھے اور بُرے سبھی قسم کے افراد سے سابقہ پڑتا ہے۔ یہ دنیا جب سے بنی ہے نہ اچھے لوگوں سے خالی رہی ہے اور نہ ہی بُرے لوگوں سے ہر جگہ ہر علاقے میں ہر شہر میں ہر محلے میں اچھے بہت اچھے بُرے بہت بُرے، معیاری اور غیر معیاری سبھی طرح کے لوگ پائے جاتے ہیں اور اس طرح کے لوگ ہر محکمے میں ہر شعبے اور ہر ڈیپارٹمنٹ میں موجود ہیں۔

مثلاً جگہ جگہ آپ کو ڈاکٹروں کے بورڈ آویزاں دکھائی دیں گے ہر شہر میں ایسے ڈاکٹروں کی بھی کمی نہیں ہے جو بے پناہ صلاحیت کے مالک ہیں اور اپنے فن میں ماہر کامل ہیں ـــــ ہمیں ہر جگہ ایسے طبیب بھی نظر آتے ہیں جو فن حکمت و طبابت کے نام پر دھبہ ہیں اور خدا کی سیدھی سادی مخلوق کو دونوں ہاتھوں سے لوٹنے کھسوٹنے میں لگے ہوئے ہیں۔

اور ہمیں ایسے بھی طبیب تقریباً ہر مقام پر خدمت خلق میں مصروف دکھائی دیتے ہیں کہ جن کے خلوص اور حسن نیت پر معاشرے کے تقریباً تمام لوگ بھی شبہ نہیں پاتے۔ بہر کیف ہر لائن میں ہر طرح کے لوگ اللہ نے پیدا کئے ہیں۔ کسی بھی جگہ مخلصین کی کمی نہیں ہے اور اغراض پسندوں کی بھی کمی نہیں ہے۔ ہر جگہ ہر بستی میں ہر لائن میں دھوکہ دینے والے بھی موجود ہیں۔ اور ایمانداری کے ساتھ خدمت خلق کرنیوالے بھی موجود ہیں بالکل اسی طرح عملیات کی لائن میں بھی آپ کو ہر اقسام کے لوگ مل جائیں گے اچھے بھی اچھے بھی بہت بُرے بھی۔ بد بھی بدتر بھی بدترین بھی۔ اور اعلیٰ بھی اعلیٰ تر بھی اور اعلیٰ ترین بھی۔

بُرے لوگوں کی ہر جگہ بہتات سہی، لیکن یہ دنیا کبھی بھی اچھے لوگوں سے بالکل خالی نہیں ہوئی۔ تعویذ گنڈوں کی لائن میں، اس میں کوئی شبہ نہیں کہ خرابیاں خاصی تعداد میں پائی جاتی ہیں اور فریب کار عاملین کے نت نئے فسانے روزانہ سننے کو ملتے ہیں۔ آئے دن کانوں میں یہ باتیں پڑتی ہیں کہ فلاں عامل نے فلاں انسان کو ٹھگ لیا۔ اور الٹے سیدھے تعویذ دیکر اسے اُلو بنا دیا ـــــ بے شک اُلو بنانے والے لوگوں کی بھی کوئی کمی نہیں اور خود اُلو بننے والوں کی بھی کوئی کمی نہیں۔ لیکن اس کے باوجود بھی ایسے افراد بھی ابھی ہمارے معاشرے میں اچھی خاصی تعداد میں موجود ہیں جو اپنا مستحق الخدمت لے کر بندگان خدا کو اپنے فن سے فائدہ پہنچا رہے ہیں۔

تعویذ گنڈوں کی لائن میں جہاں لوٹنے والوں نے ستم ڈھائے ہیں وہاں لٹنے والوں نے بھی کوئی کسر نہیں چھوڑی ہے۔ دینے والے جب موجود ہیں تو لینے والوں ہی کا کیا قصور ہے۔؟

نوبت جہالت تو یہاں تک پہنچی ہوئی ہے کہ جو شخص کچھ بھی نہیں لیتا اسے عامل ہی نہیں سمجھتے۔ بلکہ اس کو عطائی اور اناڑی سمجھ کر نظر انداز کر دیتے ہیں اور جو دونوں ہاتھوں سے جیبوں پر دست درازی کرتا ہے۔ اسی کو کامیاب عامل سمجھ کر اپنا سب کچھ نچھاور کرنے کو تیار رہتے ہیں۔

آپ خود ہی بتائیں کہ اس طرح کی صورت حال میں قصور صرف ایک فریق کا نہیں ہے۔ بلکہ دونوں فریقوں کا ہے اور تالیاں یہاں بھی دونوں ہی ہاتھوں سے بج رہی ہیں۔

ایک بات یہ بھی یاد رکھیں کہ کسی بھی مریض یا دُکھ زدہ انسان کو ٹھیک کرنا یا دُکھ زدہ کرنا کسی بھی شخص کے بس کی بات نہیں۔ نہ ہی عامل کے بس کی بات ہے اور نہ ڈاکٹر و طبیب کے بس کی بات ہے ـــــ ٹھیک کرنا نہ کرنا اللہ کا کام ہے البتہ ایک اچھے عامل کا یہ فرض بنتا ہے کہ وہ اپنے مریضوں کو دھوکہ نہ دے۔ بلکہ اپنا واجبی معاوضہ لینے کے بعد صحیح طریقے سے تعویذ وغیرہ بنا کر دے۔ بیکار نہ ٹالے۔ آگے اللہ کو اختیار ہے۔ اگر صحیح کام کرنے کے بعد بھی فائدہ نہ ہوا تو عامل کا اس میں کوئی قصور نہیں۔

بسا اوقات یہ ہوتا ہے کہ سیکڑوں روپے کی دوائیں کھا جانے کے بعد بھی مریض کے مرض میں افاقہ نہیں ہوتا۔ لیکن ہم نے کبھی نہیں دیکھا کہ ڈاکٹروں کے خلاف کوئی واویلا مچ رہا ہو۔ پھر عاملین ہی کے خلاف شور و فغاں کرنے کا کیا مطلب ہے۔؟ اگر کسی عامل نے صحیح ساعتوں میں صحیح طریقے سے تعویذ بنا کر دے دیا، اور پھر بھی خاطر خواہ فائدہ نہیں ہوا تو اس میں اُس عامل کے فتنے لینا کہاں کی دانش مندی ہے۔؟

اب رہی یہ بات کہ صحیح اور اصل عامل کی پہچان کیا ہے۔؟ تو حضور کسی کے پیشانی پر اچھائی بُرائی مرقوم نہیں ہوتی۔ اس کے باوجود پہچاننے والے اچھے بُرے لوگوں کو چہرہ دیکھ کر ہی پہچان لیتے ہیں۔ بُرائی اور بھلائی دونوں ایسی چیزیں ہیں جو لاکھ چھپانے سے بھی نہیں چھپ پاتیں۔ ہر شخص کا چہرہ اس کی گفتگو اور اس کا انداز بیاں اس کے اندر چھپی ہوئی شخصیت کا آئینہ دار ہوتا ہے۔ کچھ اپنے اندر بھی گن پیدا کیجئے تب ہی تو اچھے بُرے انسان کی پرکھ کر سکیں گے ——— چشم بصارت کے ساتھ ساتھ چشم بصیرت بھی وا رکھیئے ——— پھر کسی سے اس طرح کے سوال کرنے کی حاجت باقی نہیں رہے گی۔ اور آپ خود ہی لوگوں کی اصلیت کو سمجھ لیں گے۔

عملیات کو ذریعۂ روزگار بنانا

سوال از: ایضاً۔

اور آپ یہ بھی بتایئے کہ عامل جو کہ اصل میں عامل ہے، مگر اپنی فیس بہت زیادہ چارج کرتا ہے۔ کیا یہ جائز ہے۔ اپنے عمل سے کسی کی پریشانی دور کر کے پیسے لینا جائز ہے۔ کیا عملیات کو روزی روٹی کا ذریعہ بنانا جائز ہے۔؟

جواب یہ غلط فہمی بھی ہمارے ماحول میں عام ہے کہ تعویذ گنڈوں کے ذریعہ کچھ لینا دینا حرام ہے۔ اور اسے وسیلۂ روزگار بنانا شرعاً ممنوع ہے ایک طرف تو ہم اس طریقے کو غیر شرعی طریقہ ثابت کرنے میں ایڑی چوٹی کا زور لگاتے ہیں اور دوسری طرف اس کام پر اجرت لینے کو حرام باور کرتے ہیں۔ یہ دونوں ہی باتیں نادانی اور کم علمی کے قبیل سے ہیں۔

تعویذ گنڈے منجملہ عبادات نہیں ہیں کہ ان پر اُجرت لینا شرعاً ناجائز ہو۔ دوسرے علاج و معالجے کے طریقوں کی طرح یہ بھی علاج و معالجے کا ایک طریقہ ہے اور باقاعدہ یہ ایک فن ہے۔ جب ڈاکٹر اور طبیب کیلئے اُجرت لینا جائز ہے تو ایک عامل کیلئے اُجرت اور معاوضہ لینے میں کیا قباحت ہو سکتی ہے۔

تعویذ کی اُجرت کیلئے قیمت کے بجائے "ھدیہ" کے الفاظ صرف احتیاط ہے۔ یا پھر خواہ مخواہ کا تکلف ہے۔ ورنہ صحیح بات یہ ہے کہ اگر روحانی معالج صاف لفظوں میں قیمت بھی طے کر لے اور اسے قیمت اور اُجرت ہی کا نام دے تو بھی اس میں کوئی مضائقہ نہیں ہے۔

حرام چیز ہے دھوکہ دینا۔ کہ عامل عملیات کی ابجد سے بھی واقف نہ ہو۔ اور دھول دینا کہ کسی اندھیری کوٹھڑی میں چٹائی ڈال کر بیٹھ جائے اور چند متاثر کن چیزیں اپنی کوٹھڑی میں رکھ کر خدا کی مخلوق کو اُلّو بنائے اور خود کو ماہر عملیات بتا کر لوگوں کی جیبوں پر ڈاکے ڈالے۔

اس میں بھی کوئی شک نہیں کہ فی زمانہ عملیات کے نام پر جو کاروبار چل رہے ہیں وہ فی الحقیقۃ دھوکہ دہی ہے۔ اور اس قوم کا جو عاملین کے نام سے مشہور ہے حال یہ ہے کہ اسے نہ نقش بھرنے کی تمیز اور نہ ہی عربی عبارتیں نقل کرنے کا سلیقہ، لیکن ازراہِ تقدیر اور ازراہِ فریب کاری نہ جانے کتنے لوگ بڑے بھائی کا کرتا اور چھوٹے بھائی کا پاجامہ پہن کر اور دو، دو روپے درجن والی تسبیحات خرید کر عامل کامل بن بیٹھے ہیں۔

اللہ سب کی حفاظت فرمائے۔ جب سے تھرڈ کلاس لوگوں نے اس لائن کو پکڑا ہے اس فن کی مٹی پلید ہو کر رہ گئی ہے اور صحیح لوگ بھی یہ بتاتے ہوئے کتراتے ہیں کہ وہ اس فن سے واقف ہیں چنانچہ ان بے چاروں کو بھی چوروں کی طرح تعویذ کرنے پڑتے ہیں۔ اس لئے کہ یہ لائن بدنام ہو کر رہ گئی ہے۔

حاصل جواب یہ ہے کہ اس دنیا میں کسی بھی محنت اور مشقت کا معاوضہ لینا جب کہ وہ منجملہ عبادات نہ ہو قطعاً جائز ہے اور اس بارے میں شبہ اور تردد ابھی غلط ہے ——— تعویذ گنڈے عبادات کا جزو نہیں ہیں۔ یہ تو دوسرے علاجوں کی طرح ایک طریقۂ علاج ہے۔ جسے ماہرین علم الحروف اور کاملین علم الاعداد نے بہت غور و خوض اور جہد و لگن کے ساتھ ایجاد کیا ہے۔ بے شک ان تعویذات میں قرآنی آیات کا استعمال ہوتا ہے اس لئے لوگوں کو یہ شبہ ہوتا ہے کہ عاملین قرآن کی قیمت وصول کر رہے ہیں ——— حالانکہ جب ایک کاتب کوئی طغریٰ لکھ کر اسکی اُجرت وصول کرتا ہے اور جب کوئی ناشر قرآن چھاپ کر اس کی قیمت وصول کرتا ہے اور جب کوئی بچوں کو قرآن کی تعلیم دے کر اس کی قیمت وصول کرتا ہے اور یہ سب طریقے شرعاً جائز ہیں تو پھر اگر کوئی عامل خاص ڈھنگ اور خاص طریقے سے نقش بھر کر اس کی قیمت وصول کر لے تو اس میں کونسی قیامت ٹوٹ پڑے گی۔

اب رہی یہ بات کہ عامل امیر و غریب کی پرواہ کئے بغیر پٹرول کا چاقو یا میر ٹھ کی قینچی لیکر بیٹھ جائے اور جب لوگوں کی جیبیں کاٹنی شروع کر دے تو یہ بہر حال غیر اخلاقی بات ہے۔ لیکن شرعاً اسے بھی حرام نہیں کہہ سکتے۔ کیونکہ جب لوگوں میں خود ہی جیب کٹوانے کا شوق ہو تو کاٹنے والے ہی کا کیا قصور ہے۔

اس دنیا میں جو بُرائیوں سے اور بُرے لوگوں سے بھری ہوئی ہے۔ تلاش کرنے پر اچھا ڈاکٹر، اچھا کاریگر، ایماندار منیجر، محنتی کلرک اور خدا ترس مزدور مل سکتا ہے تو تلاش کرنے پر قابلِ اعتماد اور اللہ سے ڈرنے والا عامل ہی کیوں دستیاب نہیں ہو سکتا۔

صحیح بات یہ ہے کہ اچھے لوگوں کی تلاش میں وقت بھی چاہیئے اور بھاگ دوڑ کی محنت بھی اور یہ دونوں چیزیں ہیں کمیں تو اس لئے ناپید ہیں کہ اس مشینی دور میں جب سر کھجانے کی فرصت نہیں تو عامل کی تلاش کے لئے مہلت کہاں سے لائیں اور کہیں اس لئے عنقا ہیں کہ عام مزاج کے مطابق ہاتھ پہ ہاتھ رکھ کر گھر میں پڑے رہنے کی عادت ہم سب میں ہے، ہم اعتراض تو کر سکتے ہیں، لیکن دوسروں کے لئے بھاگ دوڑ کر کے کوئی مثال اور نظیر قائم کرنے سے قطعاً عاری ہیں۔ اور صرف اعتراضات کرنے سے دنیا کا کوئی مسئلہ نہ کبھی حل ہوا ہے اور نہ کبھی ہو گا۔

آج کوئی کی معافی چاہتے ہوئے عرض کروں گا کہ کچھ محنت کیجئے اور ہوش و حواس کو سنبھالے ہوئے گھر سے نکلئے، اس دنیا میں اچھے عاملوں تک رسائی کوئی ناممکن بات نہیں ہے۔ خدا حافظ۔

عملِ حصار کیسے پڑھیں؟

سوال از: عبدالمنان (کاتب) ——— رامپور

معلومات یہ کرنی ہے کہ حصار میں بسم اللہ کے بعد آیت الکرسی اور چاروں قل اور سورۂ بقرہ ختم سورۃ تک، کس طرح پڑھنا ہے۔ یعنی شروع میں اسم بار آیت الکرسی اور اس کے بعد اسم بار قل یاَیُّھا الکٰفرون۔ پھر اسم بار قل ھو اللہ احد۔ اس طرح پڑھا جائے، جواب سے مطلع فرمائیں۔

جواب کسی بھی طرح پڑھ لیں۔ انشاء اللہ مقصد حل ہو جائے گا۔ لیکن چونکہ ان آیات کو بغرضِ تلاوت نہیں پڑھا جاتا۔ بلکہ عمل اور حصار کیلئے ان آیات کو پڑھا جاتا ہے۔ لہٰذا بہتر یہ ہے کہ آپکے سوال میں طریقۂ دوم کے مطابق پڑھا جائے۔

اور اگر طریقۂ اوّل کے مطابق پڑھیں گے تو زکوٰۃ تب بھی ادا ہو جائے گی۔

واللّٰہُ اَعْلَم۔

نام کے اعداد اور بُرج

سوال از: انیس ماسٹر جلیل ——— مالیگاؤں

نام کے اعداد کے ساتھ یہ بھی بتائیں کہ میرا کونسا بُرج ہے اور اس بُرج کے تحت کتنے ستارے ہیں۔؟

جواب آپ کے نام کی ترکیب ہمارے سمجھ میں نہیں آئی۔ کیونکہ آپ کے نام میں لفظ "ماسٹر" درمیان میں لکھا ہوا ہے۔ یہ شروع میں ہوتا تب بھی بات سمجھ میں آجاتی، اور اگر آخر میں لکھا ہوتا تب بھی ٹھیک تھا۔ لیکن "انیس ماسٹر جلیل" تی مطلاح ہے۔ ازراہِ کرم اس کی وضاحت فرمائیں۔ تو پھر بتایا جا سکتا ہے کہ آپکے نام کے اعداد کیا ہیں۔

اگر آپ اپنا بُرج معلوم کرنا چاہیں تو تاریخ پیدائش لکھ کر روانہ کریں۔ ورنہ پھر اپنی والدہ کا نام لکھیں۔ تاریخ پیدائش یا والدہ کے نام کے بغیر برج کا پتہ لگانا مشکل ہے۔

نقش کی فوٹو اسٹیٹ

سوال از: ایضاً۔

خیر و برکت کے نقوش اور تعویذات کے اگر زیراکس کروا کر لگائیں تو کیا فائدہ ویسا ہی ہو گا جیسا لکھا ہوتا ہے۔؟

جواب نقش صحیح معنوں میں اسی وقت مفید ثابت ہوتا ہے جب اسے حسبِ قاعدہ صحیح ساعت میں صحیح قلم اور صحیح روشنائی سے عامل بذاتِ خود لکھے۔ مطبوعہ نقش میں ہرگز ہرگز وہ اثر نہیں ہوتا۔ جو کسی خدا ترس صاحبِ علم و فن عامل کے قلم سے لکھے ہوئے نقوش میں ہوتا ہے۔

جہاں تک فائدہ اور عدم فائدہ کا معاملہ ہے تو یہ اللہ کی مرضی اور اذن و حکم کے بغیر ممکن ہی نہیں ہے۔ لیکن دنیا کے ہر ہر معاملے میں جب انسان قاعدے کی تکمیل کے بعد ہی خدا سے اُمید باندھتا ہے تو تعویذات کے سلسلے میں بھی اسے ہر جزو کا لحاظ رکھنے کے بعد ہی رب العلمین سے اچھی توقع رکھنی چاہیئے۔

کیا سمجھائیں

سوال از: ایضاً۔

میرے ایک دوست کا کہنا ہے کہ قرآن شریف پڑھنے اور عمل کیلئے ہے نہ کہ تعویذ وغیرہ کے لئے، آپ اسے سمجھایئے۔

جواب قرآن حکیم کے نزول کا بنیادی مقصد تو یہی ہے کہ انسان خدائی تعلیمات سے مستفیض ہو کر اپنی جسمانی اور روحانی اصلاح کرے۔ اور بذریعۂ عمل خود کو خدا کا بندہ ثابت کر کے دکھائے، لیکن قرآن حکیم کے بارے میں یہ صاف طور پر فرمایا گیا ہے کہ شِفَآءٌ وَّرَحْمَۃٌ لِّلْمُؤْمِنِیْنَ "یہ قرآن مومنین کے لئے شفا اور رحمت کا ذریعہ ہے" پھر اس کے الفاظ سے برکت حاصل کرنا اور اس کے مقدس حروف کو وسیلہ بنا کر صحت و شفا کی امید رکھنا نہ گناہ ہے، نہ خلافِ عقل ہے ——— اب رہی آپ کے دوست کو سمجھانے والی بات، تو یہ ذرا مشکل ہے۔ کیونکہ ہر شخص کی عقل و فہم کا پیمانہ جُدا ہے معلوم نہیں کہ آپکے دوست عقل و فہم کے کس مقام پر فائز ہیں۔ اگر وہ عقل کی بلندیوں پر چڑھے ہوئے ہیں تو جب تک وہ دو چار سیڑھی نیچے نہیں اُتریں گے تو بات کیسے بنے گی ——— میں تو بہت معمولی عقل و فہم والا انسان ہوں اور معمولی عقل و فہم والے ہی کو سمجھا سکتا ہوں۔

باتیں کم علمی اور ناسمجھی کی

سوال از: کلیم اشرف ——— تامل ناڈو۔

میں آپ کا رسالہ طلسماتی دنیا کا خریدار ہوں۔ رسالہ بڑی پابندی سے گھر کے سارے لوگ پڑھا کرتے ہیں۔ ہر ماہ رسالہ برابر موصول ہوتا رہا۔ مگر مارچ کے ماہ کا رسالہ آج تک نہیں ملا براہِ مہربانی ایک کاپی روانہ کریں۔

ایک بات لکھ رہا ہوں، امید ہے کہ آپ بُرا نہ مانیں گے۔ میں عالم تو نہیں ہوں آپ کے رسالے میں دین کی باتیں اور وظیفہ وغیرہ ہیں جو ہمارے گھر والے اہتمام سے پڑھا کرتے ہیں۔ دین کی باتوں کے ساتھ علم الاعداد، بچے اور ستارے، پامسٹری، عملیات وغیرہ بھی ہے۔ یہ سب غیب کی بات بتلاتے ہیں۔ اور جو بھی مومن غیب کی باتوں پر عقیدہ رکھے گا وہ مشرک ہے۔ غیب کی باتوں کا علم تو صرف اللہ ہی کو معلوم ہے۔ عملیات سے بہت

BY SALIMSALKHAN

بہت سارے پاگل ہوگئے ہیں۔ یہ میں نے خود اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے۔ آپ ان سب چیزوں کو نکال کر مکمل دینی رسالہ بنا دیں۔ تو پڑھنے والوں کو اور آپ کو بھی برابر ثواب ملتا رہے گا۔

جواب آپ نے جن باتوں کو مغیبات سے تعبیر کیا ہے وہ مغیبات میں شامل نہیں ہیں۔ اُمّتِ مسلمہ کے صحیح العقیدہ گروہ کی طرح ہمارا اپنا مسلک اور عقیدہ بھی یہ ہے کہ غیب کی باتوں کا علم صرف حق تعالیٰ کو ہے۔ لیکن اس سلسلے میں عام عقلی کوتاہی بلکہ علمی کوتاہی یہ چل رہی ہے کہ بات کو نہ سمجھتے ہوئے بھی بعض باتوں کے سلسلے میں خواہ مخواہ باور کر لیا گیا ہے کہ یہ باتیں علم غیب سے متعلق ہیں۔

علم الاعداد، علم الحروف، جفر، رمل، ہاتھ کی لکیروں سے جو بھی رہنمائی ملتی ہے اس پر علم غیب کا اطلاق نہیں ہو —— علم غیب کیلئے ان چیزوں کا سہارا لینے ہی کی کیا ضرورت ہے۔ اگر کوئی شخص ان تمام باتوں کا سہارا لئے بغیر کسی کی شخصیت اور حقیقت کے بارے میں لب کشائی کرے —— تب یہ کہنا بجا ہوگا کہ یہ غیب دانی کا دعویٰ کر رہا ہے۔

عاملین کو اگر مریض اور اس کی ماں کا نام نہ بتاؤ تو وہ حقیقت تک پہنچنے میں ناکام رہتے ہیں۔ اگر عاملین غیب داں ہوتے تو پھر انہیں مریض سے نام پوچھنے ہی کی کیا ضرورت تھی۔

حیرت کی بات یہ ہے کہ ہماری اس رنگین دنیا میں لاتعداد اور بیشمار رنگ برنگے تشخیص مرض کے سلسلے رائج ہیں ان پر کسی بھی عقلمند اور توحید پرست کو غیب دانی کا شبہ نہیں ہوتا —— حکیم صاحب نبض پر ہاتھ رکھ کر گردوں کی بات بتاتے ہیں۔ تو کوئی یہ الزام نہیں لگاتا کہ یہ علم غیب ہے۔

ڈاکٹر آنکھیں دیکھ کر مریض سے کہتا ہے کہ خطرے میں ہو اور تمہارا جگر کام نہیں کر رہا ہے تو کسی بھی صاحب عقل کو یہ کہتے نہیں دیکھا گیا کہ آنکھ کو دیکھ کر یہ جگر کی کیفیت بیان کرنے والا غیب کی بات بتا رہا ہے —— ریڈیو اور ٹی وی پر آئے دن بارش سے متعلق پیش گوئی ہوتی رہتی ہیں کہ فلاں جگہ موسلا دھار بارش ہوگی۔ فلاں جگہ چھینٹے پڑیں گے۔ فلاں جگہ آندھی اور طوفان آنے کی سمبھاونا ہے تو ان باتوں کو کب کس نے علم غیب سے تعبیر کیا ہے۔؟ —— اور اگر علم غیب سے تعبیر کیا تو یقیناً غلط تعبیر کیا۔ اس لئے کہ قوتِ حسہ کے ذریعہ سے جو بھی علم حاصل ہوگا۔ اس پر علم غیب کا اطلاق نہیں ہوتا —— علم غیب تو اسے کہتے ہیں کہ کوئی انسان ہندوستان میں بیٹھ کر امریکہ کے کسی ہاؤس کے کسی کیبن کی تفصیلات بغیر کسی وسیلے کے بتائے اگر کسی عامل نے کوئی جن یا موکل تابع کر رکھا ہے اور اس سے پوچھ کر وہ پوشیدہ باتوں کی نشاندہی کرتا ہے تو یہ بھی علم غیب نہیں ہے۔

بہرحال، علم الاعداد، بروج اور ستاروں اور پامسٹری وغیرہ کے ذریعہ جو معلومات حاصل ہوتی ہیں۔ وہ صد فی صد درست بھی نہیں ہوتیں۔ وہ صرف قیاس و تخمین پر مشتمل ہوتی ہیں۔ اور جو چیزیں قیاس و تخمین پر مبنی ہوں۔ ان پر علم غیب کا اطلاق ہرگز ہرگز نہیں ہوتا۔

اس طرح کے علوم میں خطا کا امکان ہے۔ جب کہ غیب کا علم خطا سے پاک ہوتا ہے وہ تو یقینی اور قطعی ہوتا ہے اور غیب کا وہ علم جو یقینی اور قطعی ہو وہ صرف اور صرف خدائے عالم الغیب ہی کو حاصل ہے اس کے سوا کسی کو نہیں۔ البتہ یہ بات مسلمات میں سے ہے کہ پروردگار عالم نے اپنی خصوصی عطا سے رحمۃ اللعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسی بے شمار مغیبات سے آگاہ کر دیا تھا جو انسان کی نظروں سے آج تک اوجھل ہیں۔

ہمارے دور میں ایک پریشانی یہ ہے کہ ہر شخص اپنی تو لہ بھر عقل کو اور ماشے بھر علم کو "معیارِ حق" بنائے ہوئے ہے۔ اور اس خوش فہمی کا شکار ہے کہ توحید و سنت کی کی نہریں صرف اسی کی وادیٔ دل میں بہا کرتی ہیں

اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو اس جہالت کبریٰ سے بچالے اس نے اچھے خاصے لوگوں کی عقل اور عقیدے کا حلیہ بگاڑ کر رکھ دیا ہے۔

بات حلال و حرام کی

سوال از: ایضاً۔

میں حکومت مدراس صوبہ کا ایک ڈپٹی انسپکٹر آف لیبر ہوں —— (Deputy Inspector of Labour) میری عمر ۵۵ سال ہے۔ میری سروس صرف ۱۰ سال، ۱۰ ماہ اور ہے، میں کسی آفیسر پر یا بیوپاری پر غصہ نہیں کرتا۔ سب کے ساتھ نہایت سلیقے سے پیش آتا ہوں۔ لیکن وہ سب میرے خلاف کچھ نہ کچھ کرتے رہتے ہیں ۱۹۷۶ء میں میں اسسٹنٹ انسپکٹر آفیسر لیبر رہا Asst. Inspector of Labour چند ہندو لوگوں نے ناحق مجھ پر ظلم کر کے ایک سال کیلئے مجھے نوکری سے سسپینڈ کرا دیا۔ میں حق پر تھا اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے جس ظالم نے مجھے پھنسایا، اُس نے خود کورٹ میں آکر کہا کہ میں حق پر ہوں، اس طرح میں بچ گیا مجھے دوبارہ وہی نوکری وہی سروس مل گئی۔ اب ۵ سال سے میرا عہدہ بڑھ کر ہے، آج کل بھی میرے ایک دو بڑے آفیسر چند کا فر لوگ مجھے پریشان کر رہے ہیں، میرے کمشنر کو میرے خلاف کچھ نہ کچھ لکھتے رہتے ہیں۔ گزشتہ سال ایک شخص نے کمشنر کو اس طرح خط لکھا تھا کہ "میں کلیم اللہ نامی آفیسر سے تین دن تک دفتر ملنے جاتا رہا مگر وہ تینوں دن دفتر سے غیر حاضر ہے" (جب کہ میں مستقل دفتر جاتا رہا)۔ آگے خط میں لکھا تھا "۱۳ ایسے لوگوں کو آفس میں رکھ کر مدراس حکومت اپنا روپیہ برباد کر رہی ہے۔ ایسوں کو ہندوستان سے باہر نکال دو" —— میں پوری کوشش کرتا ہوں کہ میرا رزق حلال ہو۔ مگر میرے عہدے میں چند بیوپاری وہ خود مجھے چند روپیہ دیتے ہیں اور مجھے اپنے بڑے افسروں کو ہر ماہ اپنی طرف سے روپیہ دینا پڑتا ہے میں ہر دعا میں اللہ تعالیٰ سے یہی مانگتا ہوں کہ مجھے حلال کمائی میسر ہو، حرام سے بچا۔ مجھے حلال رزق کی نوکری عطا کر، یہی ہمیشہ میری دعا ہے۔

جواب اس سے پہلے بھی متعدد مرتبہ ہم یہ بات عرض کر چکے ہیں کہ روحانی ڈاک کے کالم میں فقہی قسم کے سوالات نہ کئے جائیں۔ کیونکہ یہ کالم بہت محدود ہے اور بے شمار خطوں کا ڈھیر جو جواب طلب ہیں۔ ہماری الماری میں جمع ہیں۔ اگر

اس طرح کے سوالوں کے جوابات بھی دیئے جانے لگے تو ہمارے لئے مشکل پیدا ہو جائیگی اور پورا رسالہ ہی سوالات و جوابات کے نذر ہو جائیگا۔

آپ کے سوال کا مختصر جواب یہ ہے کہ اس دور میں لقمۂ حرام کو انسان نے اپنی مجبوری کہہ کر گوارہ کر لیا ہے۔ حد یہ کہ تاویلات کا سہارا لے کر لوگوں نے سود اور الکحل کو بھی جائز قرار دے دیا ہے۔ ان حالات میں کوئی بتلاؤ کہ ہم بتلائیں کیا۔

کچھ بھی کرتے رہیے اور کماتے رہیئے! اس دنیا میں کون حساب لینے والا ہے۔ لیکن یہ یاد رکھیئے کہ اللہ سے ڈرنے والے بُرے سے بُرے ماحول میں بھی اپنے دامن کو بچائے رکھتے ہیں۔ اور کنول کا پھول کیچڑ میں کھل کر بھی سفید اور شفاف ہی رہتا ہے۔

برسات کے زمانے میں سڑکوں پر کیچڑ ہی کیچڑ ہوتی ہے۔ پھر بھی سفید پوش لوگ اپنے کپڑوں کو بچاتے ہوئے گزر جاتے ہیں۔ کبھی کبھی پوری احتیاط کے باوجود بھی کپڑوں پر چھینٹیں آجاتی ہیں۔ لیکن احتیاط کی وجہ سے کپڑے کافی حد تک محفوظ رہتے ہیں۔ اگر اس طرح کی احتیاط انسان حلال و حرام کے سلسلے میں بھی کر لے تو ممکن ہے کہ پھر بھی ایک آدھ حرام کا لُقمہ اس کے پیٹ میں چلا جائے۔ لیکن کافی حد تک وہ حرام خوری اور حرام کاری سے محفوظ رہے گا۔ اور یہ بات بھی ہم سب کو یاد رکھنی چاہیئے کہ حرام کی روزی کتنی ہی خوشنما تاویلات کے ساتھ کھائی جائے وہ بہرحال اپنا رنگ لاتی ہے۔ اور انسان کی روحانیت حرام کھانے کی وجہ سے لامحالہ متاثر ہو کر رہتی ہے۔ کوکوجم کے ڈبے پر شُدھ گھی کا لیبل لگا کر گھی استعمال کیا جائے تو صحت پر خوشگوار اثرات مرتب نہیں ہوں گے، کوکوجم کوکوجم ہی رہیگا۔ وہ لیبل کے بدل جانے کی وجہ سے اصلی گھی نہیں بن سکتا۔

عام بیماری کا تذکرہ خیر

سوال از: ایضاً۔

میں نے ایک چھوٹا سا مکان تیار کیا ہے۔ میں کسی سے نہیں جلتا۔ پھر بھی دوسرے لوگ، میرے چند رشتہ دار مجھ سے جلتے ہیں۔ میں لکھپتی تو نہیں ہوں، سیدھی سادی زندگی گزار رہا ہوں۔ درمیانی طبقہ کا آدمی ہوں۔ آپ سے عاجزانہ درخواست ہے کوئی دعا بتلائیں جس سے ان ظالموں کا اثر مجھے اور میرے گھر والوں پر نہ ہو اور مجھے حلال روزی ملے۔

جواب یہ کہانی تو گھر گھر کی کہانی ہے۔ جو بے چارہ تنکے جمع کر کے اپنی محنت سے اپنا آشیانہ بنا رہا ہے اسی کے اقارب اس سے جل رہے اور بھن رہے ہیں۔ حسد ایک ایسی بیماری ہے جو انسان کے ایمان و ایقان کو دیمک کی طرح چاٹ لیتی ہے۔ لیکن اس بیماری میں استی فی صد مسلمان مبتلا ہیں۔

آپ غم نہ کریں اور اظہار شکایت بھی زبان پر نہ لائیں۔ اس لئے کہ یہ دنیا عارضی ہے۔ ایک دن ہم سب کو اس دنیا سے رخصت ہو جانا ہے۔ ہر شخص اپنی ڈائری بشکل نامۂ اعمال اپنے ہی ہاتھوں سے لکھ رہا ہے۔ اور ایک دن داورِ حشر کے روبرو اس ڈائری کو وہ خود پڑھے گا۔ تب اسے اندازہ ہوگا کہ اس نے کیا کھویا اور کیا کیا۔

رشتے دار تو ہوتے ہی ہیں جلنے کیلئے اور جلنے بلنے کرنے کیلئے ان بیچاروں کو اپنا فرض ادا کرنے دیجئے۔ آپ اپنے مالک کا شکر ادا کریں کہ آپ محسود ہیں۔ حاسد نہیں ہیں مظلوم ہیں۔ ظالم نہیں ہیں۔ اگر آپ نے حاسدوں کے حسد پر صبر بھی کیا اور شکر بھی کیا تو دنیا دیکھے گی کہ آپ ہر قدم پر کامیابی سے ہمکنار ہوتے چلے جائیں گے اور آپ کے حاسدین کے لئے اس سے بڑا عذاب اور کیا ہوگا کہ وہ حسد کی آگ میں اس طرح جلتے ہوں گے جس طرح جون کی دوپہر میں تارکول کی سڑکیں تپتی ہیں۔ لوگوں کے حسد سے بچنے کے لئے معوذتین کا ورد رکھیں اور ایک تسبیح روزانہ معوذتین کی پڑھا کریں۔

(آپ کا چوتھا سوال حذف کر دیا گیا کیوں کہ تین سے زائد سوالات کے جوابات نہیں دیئے جاتے۔)

حسب منشا قیمت چاہیئے

سوال از: پروفیسر قاضی، ٹاٹا نگر، باندرہ، بمبئی ۴۰۰۰۵۱۔

میرا ایک مکان ہے 1200 SQU, FEET جو تقریباً ہو لتیں بنا ہوا ہے۔ مکان کی قیمت آٹھ لاکھ کی ہوتی ہے میں صرف تین چار لاکھ میں بیچنا چاہتا ہوں۔ کوئی خریدار ملتا نہیں ہے۔ اس کیلئے کونسا تعویذ یا کونسا عمل کروں۔

براہ کرم مفصل لکھیں۔

جواب خط کے جواب میں کافی تاخیر ہوگئی۔ معذرت چاہوں گا۔ ممکن ہے کہ مکان حسب منشا فروخت ہوگیا ہو۔ اگر خدانخواستہ ابھی تک نہیں ہوا تو حسبِ ذیل عمل کریں۔

کسی بھی جمعرات کو بعد نماز مغرب تین مرتبہ سورۂ یٰسین اس طرح پڑھیں کہ ہر مُبین پر رک کر سو مرتبہ "نِعْمَ الْمَوْلٰی وَنِعْمَ النَّصِیْر" پڑھ لیا کریں۔ اس طرح کل سات مرتبہ پڑھا جائے گا۔

سورۂ یٰسین کے شروع اور آخیر میں گیارہ گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھیں اور پھر سجدے میں جاکر مکان کی فروختگی کی دعا کریں —— امید ہے کہ ایک یا دو جمعرات تک یہ عمل کر لینے سے آپکے مکان کے من چاہے دام لگ جائیں گے۔

شوہر کی واپسی کیلئے

سوال از: (نام ندارد) مقام بمبئی۔

میرے شوہر مجھ سے ناراض ہو کر کہیں چلے گئے ہیں۔ میں بے حد پریشان ہوں کوئی آسان سا عمل بتادیں۔ جسے میں پڑھ لوں اور میرے شوہر واپس آجائیں۔

جواب روزانہ ۱۳ سو مرتبہ یہ آیت پڑھیے —— اَنِّیْ مَغْلُوْبٌ فَانْتَصِرْ (سپارہ ۲۷)

انشاء اللہ ۱۳ دن یہ عمل کرنے سے آپ کے شوہر واپس آجائیں گے

نبیوں کی شریکِ حیات

قسط ۵

حسن الہاشمی فاضل دارالعلوم دیوبند

ہاجرہ، زوجۂ ثانی حضرت ابراہیمؑ

حضرت ہاجرہ ام العرب نامی ایک گاؤں میں پیدا ہوئیں۔ بعض مؤرخین نے لکھا ہے کہ یہ عجیب اتفاق ہے کہ حضرت اسمٰعیل علیہ السّلام تو ابو العرب کہلائے اور ان کی والدہ اس گاؤں کی رہنے والی تھیں جس کا نام ام العرب تھا۔[1] ـــــ مقاتل کا بیان ہے کہ ہاجرہ "حضرت ہود علیہ السّلام" کی اولاد میں سے تھیں اور ضحاک نے کہا ہے کہ وائل حنف کی بیٹی تھیں اور ان کی ماں کا نام قیلہ تھا۔[2]

اور سفر الیشیاء میں جو یہودیوں کی معتبر تاریخ ہے لکھا ہے کہ بابل دارالسلطنت نمرود میں جہاں ابراہیم و سارہ کے خاندان کے لوگ رہا کرتے تھے۔ ایک شخص حکیم، ہنرمند اور ذکی تھا اور وہ اکثر علوم میں کمال رکھتا تھا۔ اس کا عبرانی نام قیوں تھا مگر اپنی گمنامی اور تنگ دستی کی وجہ سے مصر چلا آیا اور وہاں کے باشندوں میں جو اس کی لیاقت اور دانش مندی کی شہرت ہوئی تو بادشاہ مصر نے براہِ قدردانی اسے اعیانِ سلطنت میں شامل کرلیا۔ رفتہ رفتہ وہ حاوی ہوتا چلا گیا اور یہاں تک کہ ایک دن اپنی صلاحیتوں کی بنا پر وہ خود شاہِ مصر بن گیا۔ یہ پہلا شخص ہے کہ جس کا لقب فرعون ہوا۔ حضرت ہاجرہ اس فرعون کی بیٹی تھیں۔

ولیم شلومو اسحٰق مفسر توریت نے کتاب پیدائش کے سولہویں باب میں لکھا ہے کہ ہاجرہ فرعون کی بیٹی تھیں۔ جب فرعون نے ان کی کرامات کو دیکھا جو سارہ سے ظاہر ہوئیں تو اس نے کہا کہ بہتر ہے میری بیٹی ان کے گھر میں رہے خادمہ بنکر اور رخصت کے وقت فرعون نے ہاجرہ سے کہا کہ تیرا ان کے پاس رہنا میرے پاس رہنے سے بہتر ہے۔ ہاجرہ اگرچہ ایک بادشاہ کی بیٹی اور بڑے ناز سے پلی ہوئی تھیں لیکن اللہ نے انہیں بڑی سوجھ بوجھ عطا کی تھی۔ انہوں نے بھی سمجھ لیا تھا کہ والد کی بات درست ہے۔ یہ لوگ بزرگ اور برکت والے ہیں چنانچہ وہ خوشدلی کے حضرت سارہؓ کے ساتھ ہولیں حضرت سارہ ان کو لیکے گھر لے آئیں اور تمام تفصیلات سے حضرت ابراہیم کو آگاہ کیا۔ آپ نے اللہ کا شکر ادا کیا۔ اور جب آپ نے مصر سے ہجرت کا قصد کیا تو فرعون نے ان کیلئے پیادے مقرر کئے تاکہ بحفاظت ان کو پہنچا دیں۔ چنانچہ یہ سب لوگ بہ سکون و اطمینان مقام سبع تک پہنچ گئے۔

کچھ عرصہ کے بعد آپ نے اس مقام کو بھی چھوڑ دیا اور قسط میں آبسے! اسی جگہ حضرت سارہ کی خواہش پر حضرت ابراہیمؑ نے ہاجرہ سے نکاح کیا ـــــ اور حق تعالیٰ نے حضرت ہاجرہ کے بطن سے حضرت اسمٰعیلؑ کو پیدا فرمایا۔

اگرچہ حضرت ابراہیمؑ نے حضرت سارہ کی خواہش و اصرار پر ہاجرہ سے نکاح کیا تھا اور سارہ خود چاہتی تھیں کہ حضرت ابراہیمؑ کے اولاد ہو ـــــ لیکن بعد میں وہ جذبۂ رقابت ان کے اندر پیدا ہو گیا۔ جو شاید ہر عورت کا خاصہ ہے۔ چنانچہ ایک مرتبہ دورانِ حمل میں حضرت سارہ نے حضرت ہاجرہ کے ساتھ کچھ اس طرح کا سلوک کیا کہ وہ گھر چھوڑ کر ایک بیابان میں چلی گئیں۔ لیکن وہاں انہیں خدا کی جانب سے خواب میں یہ الہام ہوا کہ تم واپس جاؤ اور سارہ کی تابع ہو کر رہو۔ ہم تمہیں ایک لڑکا عطا کریں گے۔ اس کا نام اسمٰعیل رکھنا۔ انہوں نے اللہ کا شکر ادا کیا اور واپس آگئیں۔

چنانچہ مدتِ حمل پوری ہونیکے بعد حضرت اسمٰعیلؑ پیدا ہوئے اور وحی نازل ہوئی کہ اس لڑکے کے بارہؓ بیٹے ہوں گے اور ہر بیٹا ایک سلسلہ کا جدِ امجد ہوگا حضرت اسمٰعیل علیہ السّلام کی پیدائش پر حضرت ابراہیمؑ اور اہل بیت نے بہت خوشی منائی۔ اسمٰعیل چونکہ حضرت ابراہیمؑ کے اکلوتے بیٹے تھے۔ لہٰذا انہیں ان سے بہت پیار تھا اور ان ہی کی وجہ سے ہاجرہ بھی حضرت ابراہیمؑ کو اور زیادہ محبوب ہوگئی تھیں۔

یہ سب کچھ دیکھ کر حضرت سارہ کے دل میں پھر جذبۂ رقابت عود کر آیا ـــــ اسی دوران حق تعالیٰ نے حضرت سارہ کی گود بھر دی اور ان کے بطن سے حضرت اسحٰقؑ پیدا ہوئے لیکن سارہ کا جذبۂ رقابت ختم نہیں ہوا۔ ایک دن اسحٰق و اسمٰعیل کی معمولی سی تکرار پر انہوں نے حضرت ابراہیمؑ سے کہا کہ اب میں یہ نہیں چاہتی کہ ہاجرہ ہمارے ساتھ رہے ـــــ لہٰذا آپ ہاجرہ اور اسمٰعیل دونوں کو گھر سے نکالدیجئے

حضرت سارہ کی اس بات سے حضرت ابراہیمؑ نہایت ناراض ہوئے اور متردد ہوئے۔ کئی دن تک وہ کشمکش میں رہے کہ کیا کریں۔ اس لئے کہ انہیں حضرت سارہ سے بہت محبت تھی اور وہ ان کی بات کو ٹھکرانا نہیں چاہتے تھے دوسری طرف انہیں ہاجرہ بھی بہت عزیز تھیں اور اسمٰعیل تو ان کے جگر کے ٹکڑے تھے۔ انکی

---

[1] تاریخ ابن خلکان جلد اول مطبوعہ ایران [2] عینی شرح بخاری صفحہ ۲۵۲۔

جدائی کا غم آسانی سے کیسے برداشت ہوتا ــــــ ابھی از خود وہ کسی نتیجہ پر نہیں پہنچ پائے تھے کہ اللہ تعالیٰ کیطرف سے وحی نازل ہوئی کہ آپ ہاجرہ اور اسمٰعیل کو مکہ لے جائیے اور وہیں سکونت کیلئے چھوڑ دیجئے۔

چنانچہ حضرت ابراہیمؑ بی بی ہاجرہ اور اسمٰعیل علیہما السلام کو ایک خچر پر سوار کر کے ایک توشہ دان میں تھوڑی سی کھجوریں اور ایک مشکیزہ میں پانی بھر کر روانہ ہوئے اور مکہ کی سرزمین پر مقام حجر میں ایک بڑے سایہ دار درخت کے نیچے چاہ زمزم کے قریب دونوں کو اتار کر ایک جھونپڑی بنا دی اور فرمایا کہ تم یہاں اپنے رہنے کا ٹھکانہ کر لو۔ اس زمانہ میں مکہ کی سرزمین پر کوئی نہیں رہتا تھا۔ اور دور دور تک بیریوں کی جھاڑیوں کے علاوہ کہیں دانہ پانی کا نام نہیں تھا۔

اب حضرت ابراہیم علیہ السلام نے منہ موڑا اور جدھر سے آئے تھے اُدھر ہی کو لوٹ چلے۔ بی بی ہاجرہ نے جب یہ دیکھا کہ ابراہیمؑ انہیں اکیلا چھوڑ کر جا رہے ہیں تو وہ بھی دوڑیں اور کہنے لگیں کہ آپ مجھے ان بیریوں کی جھاڑیوں میں بے کس و تنہا چھوڑ کر کہاں جاتے ہیں۔ نہ یہاں میرا کوئی انیس ہے اور نہ کچھ کھیتی باڑی نہ کسی مویشی کا دودھ نصیب ہے نہ پانی اور نہ کچھ سامان۔

حضرت ابراہیمؑ تیز تیز چلتے رہے اور انہوں نے پیچھے مڑ کر نہیں دیکھا اور نہ کچھ بولے۔ حضرت ہاجرہؑ نے پھر دو تین مرتبہ پکار پکار کر یہی کہا۔ لیکن خاموشی اور سکوت کے سوا کوئی جواب نہیں ملا۔ بی بی ہاجرہؑ نے کہا۔ کیا اللہ نے آپ کو یہی حکم دیا ہے۔ آپ نے فرمایا ــــ "ہاں"

بی بی ہاجرہؑ نے کہا ــــ جائیے خدا حافظ، اب ہم کو وہ ضائع نہیں کریگا۔ اتنا کہہ کر وہ اپنے ننھے بچے کے پاس آ بیٹھیں اور سوچنے لگیں کہ اس بے کسی میں کیا کروں ــــ وہ صبر و شکر کر کے بھوک کے وقت اپنے ننھے معصوم بچے کو دودھ اور پیاس کے وقت مشکیزہ سے پانی پلا دیتی تھیں۔

جب حضرت ابراہیمؑ ایک فرلانگ تک پہنچ گئے اور بی بی ہاجرہ کی طرف سے آڑ ہو گئی تو کچھ دیر کے لئے ایک جگہ ٹھہر گئے اور ان کا دل بی بی اور بچے کی مفارقت سے بھر آیا اور انہوں نے خانہ کعبہ کی طرف منہ موڑ کر دونوں ہاتھ اٹھا کر عاجزانہ لہجے میں یہ دعا مانگی۔

رَبَّنَا إِنِّي أَسْكَنتُ مِن ذُرِّيَّتِي بِوَادٍ غَيْرِ ذِي زَرْعٍ عِندَ بَيْتِكَ الْمُحَرَّمِ رَبَّنَا لِيُقِيمُوا الصَّلَاةَ فَاجْعَلْ أَفْئِدَةً مِّنَ النَّاسِ تَهْوِي إِلَيْهِمْ وَارْزُقْهُم مِّنَ الثَّمَرَاتِ لَعَلَّهُمْ يَشْكُرُونَ ۝ (سورۃ ابراہیم)

اے رب میں نے اپنی اولاد اس جنگل میں بسائی ہے جہاں کھیتی بھی نہیں اور جو تیرے متبرک گھر کے قریب ہے۔ اے رب تاکہ نماز قائم رکھیں پس تو لوگوں کے دل ان کی طرف مائل کر دے اور ان کو میووں کی روزی عطا کر، شاید کہ یہ تیرے شکر گزار رہیں۔

اس دعا کے بعد حضرت ابراہیمؑ مقام سبع کی طرف روانہ ہو گئے۔ مگر ابھی ابھی گئے ہوئے دو دن بھی نہیں گزرے تھے کہ پانی بھی ختم ہو گیا اور کھجور بھی۔ ننھے اسمٰعیل پیاس کی شدت سے تڑپنے اور بلکنے لگے۔ ہاجرہ خود بھی پیاس کی شدت اور بچے کی بیقراری سے گھبرا گئیں اور بیتاب ہو کر مایوسانہ نظر سے ادھر اُدھر دیکھنے لگیں۔ اور انہیں اس وقت زمین کے قریب صفا پہاڑ کے سوا کچھ نہ دکھائی دیا وہ اس پر چڑھ کر چاروں طرف دیکھنے لگیں اور کان لگا کر آہٹ سننے لگیں انہیں خیال تھا کہ شاید اس وادی کے آس پاس کوئی بستی ہو اور وہاں سے کسی کی آواز سنائی دے یا کوئی نظر آئے۔ لیکن کوشش اور امید کے باوجود نہ ان کے کانوں میں کوئی آواز آئی اور نہ ان کی آنکھوں نے کسی کو دیکھا۔ پھر تھوڑی دیر کے بعد ان کو اپنے بچے کے قریب جنگلی درندوں کی آوازیں سنائی دیں۔ وہ گھبرا کر ایک ہاتھ سے اپنا پیرہن سنبھالے دوڑتی ہوئی اسمٰعیل کے قریب آئیں۔ تاکہ ننھے کی حفاظت کریں۔ یہاں اگر کسی جانور کا نام و نشان بھی نہ پایا۔ پھر انہوں نے کوہ مروہ کی جانب کسی بولنے کی آواز سنی تو اُدھر گئیں۔ اسی طرح انہوں نے صفا سے مروہ تک سات چکر لگائے مگر کامیابی کی کوئی صورت نظر نہیں آئی۔ ابھی وہ مروہ پر ہی تھیں کہ پھر چپکے چپکے کسی کے بولنے کی آواز آئی۔ یہ جھیں کہ کان بجتے ہیں۔ لیکن پھر انہیں یہ یقین ہو گیا کہ کوئی سرگوشی ضرور کر رہا ہے۔ البتہ نظر نہیں آتا۔ انہوں نے بہت مایوسانہ لہجے میں کہا۔ اے اللہ تو نے جب میرے کانوں تک آواز کی بھنک پہنچائی ہے تو میری مدد بھی کر اور اس ننھے بچے کی جان پر ترس کھا۔ اب میں اور یہ دونوں ہلاک ہوئے جاتے ہیں۔ ہم دونوں تیرے ہی بھروسے پر اس جنگل میں اکیلے چھوڑے گئے ہیں۔

اب جو ہاجرہ گردن اٹھا کر دیکھتی ہیں تو سامنے ایک بزرگ صورت کھڑے ہیں۔ یہ جبرئیل علیہ السلام تھے۔ اور پوچھتے ہیں۔ اے نیک بخت تو کون ہے۔ اور یہاں تیرا کیوں کر آنا ہوا۔؟ ــــ بی بی ہاجرہؑ نے کہا۔

میں حضرت ابراہیمؑ کی خانہ آباد باندی ہوں۔ وہ مجھے اور اس بچے کو یہاں چھوڑ گئے ہیں۔

جبرئیلؑ نے پوچھا۔

"ابراہیمؑ نے تمہیں کس کو سونپا۔ یہاں ان کا کون بیٹھا ہے؟"

ہاجرہؑ نے جواب دیا۔

"ہمیں خدا کو سونپا ہے"

خدا کے فرشتے نے کہا پھر تمہیں اسی کا سہارا کافی ہے۔ اور پھر بی بی ہاجرہ کو لیکر اس جگہ آئے جہاں زمزم کا کنواں ہے اور زمین پر ایک ٹھوکر لگائی۔ ٹھوکر لگانی تھی کہ پانی کا چشمہ ابل پڑا۔

بی بی ہاجرہ نے پہلے تو مشکیزہ بھر کر آئندہ کیلئے رکھ لیا۔ اور پھر اسمٰعیلؑ کو جی بھر کر پانی پلایا اور خود بھی خوب ڈٹ کر پانی پیا۔ لیکن وہ چشمہ اب بھی زور کے

ساتھ ابلتا اور بڑھتا جاتا تھا اور ہاجرہ کو اس وقت ایک ایک قطرہ کا ضائع جانا ناگوار تھا۔ آخر جلدی جلدی آس پاس گڑھا کھود کر انہوں نے چاروں طرف مٹی کی مینڈھ باندھ دی۔

جبرئیل علیہ السلام نے فرمایا۔ تم ڈرو نہیں اور نہ اس ملک کے باشندوں سے اندیشہ کرنا۔ یہ چشمہ یوں ہی جاری رہے گا۔ اور اللہ کے مہمان ہمیشہ اس سے سیراب ہوں گے۔ اس بچے کے باپ بھی جلد آنے والے ہیں یہ دونوں مل کر اس جگہ ایک گھر خدا کیلئے بنائیں گے۔

بی بی ہاجرہ کو اطمینان ہوا۔ کچھ دنوں کے بعد قبیلہ جرہم کا ایک قافلہ اسی طرف سے گزرا جو ملک شام کو جا رہا تھا۔ اس نے نشیبی جگہ میں اپنا قیام کرنے کیلئے پڑاؤ ڈالا اور چند لوگ گھومتے پھرتے پہاڑی پر چڑھے۔ یہاں سے انہیں وادی پر کچھ پرندے منڈلاتے دکھائی دیئے۔ وہ سخت متعجب ہو کر بولے یہ جانور کیوں منڈلاتے ہیں۔ اس وادی میں تو کہیں پانی کی ایک بوند بھی نہیں۔ آؤ ذرا بڑھ کر دیکھیں کیا ماجرا کیا ہے؟ آخرکار یہ گروہ جس وقت مقام حجر میں پہنچا تو وہاں ایک عورت اور ایک دودھ پیتا بچہ اور ایک پانی سے لبریز کنواں نظر آیا۔ یہ لوگ اس ویرانے میں یہ کچھ دیکھ کر بہت حیران ہوئے۔ پھر یہ لوگ پلٹ کر اپنے قافلے میں پہنچے اور جو کچھ دیکھا تھا کہہ سنایا۔ اب یہ پورا قافلہ بی بی ہاجرہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہا اگر آپ کی مرضی ہو تو ہم بھی یہیں پڑاؤ ڈال لیں۔ ہم آپ سے محبت کا برتاؤ کریں گے۔ آپ ہمارے مویشیوں کے دودھ میں اور ہم آپ کے پانی میں شریک ہو جائیں لیکن کنوئیں پر مالکانہ قبضہ آپ ہی کا رہے گا۔ اور ہم آپ کی حفاظت اور جان و مال کے ذمہ دار رہیں۔ بی بی ہاجرہ نے اس شرط کو خوشی سے قبول کر لیا۔ کیونکہ وہ مدتوں سے یہاں تنہا رہ رہی تھیں اور کسی انسان کی صورت دیکھنے کو ترس گئی تھیں۔ اُن لوگوں کا آنا ہاجرہ کیلئے بہت غنیمت ثابت ہوا۔ چنانچہ ان لوگوں نے یہیں پڑاؤ ڈال لیا۔ اور یہ لوگ اپنے بیوی بچوں کو بھی لے آئے جب ضرورت مکان بنالئے۔ حضرت اسمٰعیل بھی ان میں پلے بڑھے اور پھر آگے چل کر ان ہی لوگوں میں انہوں نے اپنا عقد کر لیا۔ اس واقعہ کے تقریباً بارہ تیرہ سال کے بعد ہاجرہ نے انتقال فرمایا۔ یہ بی بی کس قدر نیک نفس تھیں۔ اللہ نے طبیعت میں شوہر کی رضا پر راضی رہنے کا وہ مادہ دیا تھا کہ بے عذری اور ہمت کے ساتھ جنگل بیابان میں رہنا گوارہ کر لیا۔ لیکن شوہر کی نافرمانی نہیں کی۔

قطورا، زوجۂ ثالث ابراہیم علیہ السلام

جب تک سارہ زندہ رہیں حضرت ابراہیمؑ نے ان کی وجہ سے کسی دوسری عورت سے اپنا عقد نہیں کیا۔ لیکن ان کی وفات کے تھوڑی مدت بعد ایک اور عورت کو آپ اپنے نکاح میں لے آئے جس کا نام قطورا تھا۔ ایک روایت میں قطورا بھی مذکور ہے۔

قطوراؓ کے بطن سے حضرت ابراہیمؑ کے چھ لڑکے پیدا ہوئے، زمران یقسان، مدان، مدیان، اشباق، سوخ۔

توریت میں لکھا ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنی تمام جائداد جو کچھ بھی تھی حضرت اسحٰقؑ کو اپنی زندگی ہی میں دیدی تھی اور دوسری بیویوں کے بطن سے جو اولاد پیدا ہوئی تھی اس کو کچھ انعام دے کر اپنے جیتے جی یورپ کی سرزمین کیجانب بھیجدیا تاکہ وہیں سکونت اختیار کریں اور وہیں ان کی نسل پھیلے۔ لیکن قطورا کے علاوہ اور بیویاں بھی آپ کی تھیں۔

قطورا حضرت ابراہیمؑ کی وفات کے بعد زندہ تھیں۔ مگر یہ معلوم نہ ہوا کہ وہ کب تک حیات رہیں اور کہاں اور کیوں کر ان کا انتقال ہوا۔

مؤرخ ابن خلدون نے لکھا ہے کہ قطورا سرزمین کنعان کی رہنے والی تھیں اور اس کے باپ کا نام یقطن تھا۔ اور علامہ سیوطیؒ نے نزہت المجالس میں لکھا ہے کہ قطورا سے چار بچے پیدا ہوئے مگر ان بچوں کے نام نہیں لکھے۔ اور نہ یہ تعداد صحیح معلوم ہوتی ہے۔ جب کہ توریت اور تاریخ ابن خلدون میں چھ بیٹوں کے نام تک مذکور ہیں۔ واللہ اعلم بالصواب۔

جورا یا حجین، زوجۂ رابع ابراہیم علیہ السلام

علامہ سیوطیؒ نے قطورا کے ذکر کے بعد لکھا ہے کہ حضرت ابراہیمؑ نے ایک اور عورت سے بھی نکاح کیا جس کا نام حجورا تھا۔ اس کے بطن سے ابراہیمؑ کے سات بچے پیدا ہوئے۔ لیکن مؤرخ ابن خلدون نے لکھا ہے کہ علامہ سہیلی کا خیال ہے کہ ابراہیمؑ کے ایک تیسری بیوی اور تھیں جن کا نام حجون یا حجین تھا۔ یہ بی بی اہیب نامی ایک شخص کی بیٹی تھیں اور طبری اور ابن اثیر نے اہیب کو رعوائیل لکھا ہے ــــــ معلوم ہوتا ہے کہ قطورا کی موجودگی ہی میں جناب ابراہیمؑ نے اس بی بی سے عقد کر لیا تھا۔ اور یہ بھی غالباً سرزمین کنعان کی رہنے والی تھی اس کے بطن سے پانچ بیٹے پیدا ہوئے جن کے نام بترتیب یہ ہیں۔ کیسان، فروخ، امیم، لوطان، نافش ــــــ توریت میں اس بی بی کا نام مذکور نہیں ہے، اور نہ کہیں اُن کی اولاد کا نام بیان کیا گیا ہے۔

اور علامہ طبری، جو قطورا کا ذکر کرتے ہوئے نیفشان کے ذکر کے بعد تحریر کرتے ہیں کہ اور باقی سب لڑکے ابراہیمؑ کی بیوی حجورا نامی کے بطن سے پیدا ہوئے تھے گویا ابراہیمؑ کے لڑکوں کی صحیح تعداد اس بنا پر تیرہ ہوئی اور اس میں تو کوئی اختلاف نہیں کہ حضرت اسمٰعیلؑ جو سب لڑکوں میں بڑے تھے۔ بی بی ہاجرہ سے اور اسحٰق سارہ سے اور چھ لڑکے قطورا سے، جیسا کہ توراۃ میں مذکور ہے اور پانچ لڑکے سہیلی کی روایت کی رو سے حجین یا حجون کے بطن سے اور علامہ طبری کے بیان کے موافق حجورا بنت اہیر کے بطن سے پیدا ہوئے۔ افسوس کہ مزید حالات حجون یا حجین کے کسی تاریخ سے نہ معلوم ہو سکے۔

واعلہ، زوجۂ لوط علیہ السلام

اس عورت کا نام اکثر تاریخ نگاروں کی تحریر کے موافق واعلہ تھا اور ثعلبی نے بروایت بارودی، ملقسع نام بھی لکھا ہے۔ وہ صورت کی اچھی مگر سیرت کی بُری تھی۔ حضرت لوطؑ کو اس کی ذات سے جو راحت پہنچنی اور جو مدد ملنی چاہیے تھی وہ نہ ملی اس کا

ظاہر و باطن یکساں نہ تھا وہ بظاہر اپنے شوہر کی فرمانبردار اور مسلمان مگر حقیقت میں منافق اور اپنی قوم کی ہم خیال اور حامی بنی رہی۔ اس کے عقائد اور مذہبی خیالات بہت خراب تھے۔ قرآن شریف میں کئی جگہ اس کا ذکر ہے۔

سدوم میں جانے اور اس سے بیاہ کرنے کا یہ سبب ہوا کہ مقام سبع میں جب ابراہیمؑ اور لوطؑ کے مواشی زیادہ ہوگئے تو یکجا قیام کرنا دشوار معلوم ہونے لگا۔ اسی عرصے میں دونوں کے چرواہوں میں لڑائی ہوگئی۔ تب ابراہیمؑ نے فرمایا کہ اب ہمارا ایک دوسرے سے جدا ہونا بہتر ہے۔ ایسا نہ ہو کہ آگے چل کر اور جھگڑے بڑھیں لہٰذا مناسب ہے کہ تم یورپ کی طرف چلے جاؤ یا میں چلا جاؤں اور تم یہاں رہو۔ لوطؑ اپنے دل میں غور کرنے کے بعد اپنی املاک سمیت مقام سدوم[1] میں آرہے۔ یہ مقام شرق شام و حجاز کے درمیان بلاد فلسطین کے متصل اردن[2] کی ترائی میں واقع ہے۔

ابھی یہاں آئے ہوئے کچھ زیادہ دن نہیں گزرے تھے کہ ایک سردار نے اپنی بیٹی واعلہ سے آپ کا عقد کردیا۔ اب سدوم میں رہنے کی مستقل صورت نکل آئی۔ اور مسافرانہ حالت نہیں رہی۔ مگر اس وقت تک آپ کو اس قوم کی حالت کے صحیح اندازہ کرنے کا موقعہ نہ ملا تھا۔ آپ نے واعلہ کے ساتھ نکاح کیا تھا۔ بھلائی سوچ کر اور پیش آئی برائی۔

کیونکہ اردن کی ترائی میں اس وقت پانچ بڑی بڑی بستیاں آباد تھیں۔ سدوم، عمورہ، اردمہ، ساعور، صغر، ان سب میں سدوم بہت بڑی تھی۔ لیکن صغر کے سوا باقی چاروں بستیوں کے باشندوں کی اخلاقی حالت نہایت خراب ہو رہی تھی۔ ان میں بت پرستی کے علاوہ بعض نہایت شرمناک عادتیں پیدا ہوگئی تھیں وہ بدکاریوں کے اس قدر خوگر ہوگئے کہ بھلے برے کی تمیز ہی ان کے دل و دماغ سے سلب ہوگئی تھی۔ ان کی شرمناک عادتوں کو خدائے تعالیٰ نے قرآن پاک میں انہیں مخاطب کرکے یوں بیان فرمایا ہے۔

اِنَّکُمْ لَتَاْتُوْنَ الْفَاحِشَۃَ مَا سَبَقَکُمْ بِھَا مِنْ اَحَدٍ مِّنَ الْعٰلَمِیْنَ ۝
اَئِنَّکُمْ لَتَاْتُوْنَ الرِّجَالَ وَتَقْطَعُوْنَ السَّبِیْلَ وَتَاْتُوْنَ فِیْ
نَادِیْکُمُ الْمُنْکَرَ ۝

"بے شک تم مرتکب ہو ایسی بے حیائی کے جو دنیا بھر میں کبھی کسی قوم سے وجود میں نہیں آئی۔ تم مردوں سے صحبت کرتے ہو اور مسافروں کے راہ مارتے ہو اور اپنی مجلسوں میں سب کے سامنے، باہم برا کام کرتے ہو۔"

آخر جب ساری قوم کی بداخلاقیاں حد سے بڑھ گئیں تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے لوطؑ کو رسالت کا مرتبہ دیا گیا اور حکم ہوا کہ اس قوم کو ہدایت فرمائیں اور کفر و بداعمالی کی ظلمت سے نکال کر ایمان و اخلاق کے روشن اور سیدھے راستے پر لائیں چنانچہ آپ نے نصیحت اور اصلاح شروع کی۔ مگر قوم تو کیا واعلہ بھی بات بات پر مخالفت کرنے لگی اور احکام نبوت پر ہنسی اڑانے لگی۔ یہ مخالفت اس کی کھلم کھلا اور بالکل خلاف امید تھی۔ جس وقت سے آپ نے فرائض رسالت کی بجا آوری شروع کی اس وقت یہ خیال تھا کہ بیوی سے بھی مدد ملے گی۔ اور کم سے کم اس کے خاندان میں ضرور آپ کی کوششیں بارآور ہوں گی۔ لیکن افسوس ہے کہ یہ خیالات غلط ثابت ہوئے۔ واعلہ کا طرز عمل بہت برا نظر آیا۔ اس نے اپنی بدنصیبی سے قوم کی رفاقت کو شوہر کے حقوق سے بڑھ کر سمجھا۔ پھر بھی آپ برابر سب کو سمجھاتے رہے۔ لیکن وہ کسی طرح راہ راست پر آنے کیلئے تیار نہ ہوئے۔ ان ہٹ دھرمیوں میں واعلہ بھی در پردہ برابر کی شریک بنی رہی۔ وہ ایسی باتیں کرتی تھی جو لوطؑ کی ذلت اور دل دکھنے کا سبب ہوتی تھیں۔ لیکن آپ اپنا خون جگر پیتے، غم کھاتے مگر ضبط سے کام لیتے رہے اور متفکر تھے کہ کیا کریں۔ کیونکر اس کو راہ راست پر لائیں۔ آپ نے ہزار سمجھایا بجھایا اور عذاب الٰہی سے ڈرایا، دھمکایا لیکن واعلہ اور اس کی قوم کو آپ پر ایمان لانے اور ان کے حکم پر عمل کرنے کی کبھی توفیق نہ ہوئی۔ آخر اپنی ساری قوم کے ساتھ وہ بھی سخت عذاب میں گرفتار ہوئی۔ اور اپنے عزیز شوہر کی عمدہ باتوں پر کان نہ دھرنے کا پورا بھگتان بھگتا۔ وہ انیس[3] سال لوط علیہ السلام کی خدمت میں رہی مگر اس برگزیدہ شوہر کی صحبتوں سے اس نے کوئی فائدہ نہ اٹھایا۔

واعلہ کے بطن سے حضرت لوطؑ کی چند لڑکیاں بھی ہوئیں جن کی شادیاں اسی قوم میں کردی گئی تھیں۔ لیکن صرف دو بیٹیاں مسلمان اور بن بیاہی تھیں جو برابر اپنے باپ کے رنج و خوشی میں ساتھ دیتی رہیں۔ صرف انہوں نے نجات بھی پائی اور باقی سب بیٹیاں داماد ہلاک ہوئے۔

واعلہ اور اس کی قوم و وطن کی بربادی و ہلاکت کا قصہ نہایت پُر درد اور افسوسناک ہے جس کو ہم ذرا تفصیل سے لکھتے ہیں۔ تاکہ عبرت کا باعث ہو۔

جب واعلہ کی قوم آپ کے حسن سلوک سے ذرا بھی متاثر نہ ہوئی۔ نہ اپنے برے کاموں سے باز آئی اور اس کی بدکرداری حد کو پہنچ گئی تو آپ نے اس قوم کیلئے بددعا کی۔ ابھی بددعا کئے ہوئے کچھ زیادہ عرصہ نہیں گزرا تھا کہ اللہ تعالیٰ نے وہ تینوں فرشتے بھیجے جو حضرت ابراہیمؑ کو ولادت اسحٰقؑ کی بشارت دیکر ادھر چلے آرہے تھے۔ ٹھیک دوپہر کے وقت یہ سدوم کے کنارے پہنچے۔ یہاں لوطؑ کی ایک صاحبزادی سے ملاقات ہوئی۔ یہ اپنے گھر کیلئے پانی بھر کر لیجانا چاہتی تھیں۔ تینوں نووارد بڑھے اور کہا کہ یہاں آپ کا کوئی گھر ایسا بھی ہے کہ ہم ایک رات ٹھہر سکیں۔؟

صاحبزادی حوصلہ مند اور نبی کی بیٹی تھیں۔ کیونکر ممکن تھا کہ مہمان آئے اور وہ میزبانی کی شریفانہ خدمت سے پہلو تہی کریں۔ انہوں نے فرشتوں سے کہا کہ جی ہاں! گھر موجود ہے اور آپ کے آرام کی سب چیزیں بھی ہیں۔ لیکن جب تک میں نہ آؤں آپ یہیں ٹھہریں۔ اب یہ لپک کر اپنے والد کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کیا کہ شہر کے کنارے تین جوان آئے ہوئے ہیں۔ میں نے تو ایسے ذی وجاہت اور خوبصورت کبھی نہیں دیکھے۔ انہیں چپکے سے لے آئیے، ایسا نہ ہو کہ آپ کی قوم کے لوگ انہیں پاجائیں اور پھر ندامت و رسوائی حاصل ہو۔ میں انہیں اپنے یہاں ٹھہرانے کا وعدہ کرچکی ہوں۔

لوطؑ کو پہلے تو کچھ تردد ہوا۔ لیکن یہ کب گوارا تھا کہ ہمارا مہمان رسوا ہو۔ وہ فوراً فرشتوں سے جاکر ملے اور ان کی بڑی عزت اور خاطر سے گھر میں لاکر ٹھہرایا۔

لوطؑ کے گھر والوں کے سوا اور کسی کو ان مہمانوں کے آنے کی خبر بھی نہ ہوئی لیکن ان کو آئے ہوئے ابھی تھوڑی دیر بھی نہ گزری تھی کہ واعلہ چپکے سے گھر سے نکلی۔ اور

۱؎ توریت۔ کتاب پیدائش ۲؎ مروج الذہب مسعودی جلد اول مطبوعہ مصر

اور اپنی قوم کے اشراف کو خبر دیدی کہ تین خوبصورت نوجوان آج ہمارے یہاں آئے ہیں وہ اس قابل ہیں کہ آپ انہیں اپنا مہمان بنائیں۔ اور اگر لوطؑ انکار کریں تو زبردستی اس سے چھین لائیں۔ یہ ایسے خوش ادا اور خوبصورت ہیں کہ کبھی میں[1] نے ایسے لوگ نہیں دیکھے چنانچہ انہوں نے دس آدمی اس غرض سے بھیجے، یہ لوگ آئے اور لوطؑ سے تحریک کی کہ مہمان ہمارے حوالے کئے جائیں۔ آپ نے بہت سمجھایا بجھایا۔ مگر جب یہ بدنصیب قوم کسی طرح نہ مانی تو آپ نے صاف انکار کردیا۔ ان لوگوں نے زبردستی مہمانوں کی طرف ہاتھ بڑھایا اور پکڑ کر لے جانا چاہا تو اسی وقت دسوں اندھے ہوگئے۔ اب کچھ سجھائی نہیں دیتا تھا۔ آخر بھاگے اور گرتے پڑتے اپنی قوم میں پہنچ کر کہا کہ لوطؑ نے اپنے یہاں جادوگروں کو ٹھہرا رکھا ہے۔ انہوں نے ہمیں اندھا کردیا۔ یہ سن کر ساری قوم غصے کے مارے آپے سے باہر ہوگئی اور جمع ہوکر لوط علیہ السلام کے مکان پر چڑھائی کردی اب آپ بہت گھبرائے اور بے اختیار زبان سے نکل گیا۔

لَوْ اَنَّ لِیْ قُوَّۃً اَوْ اٰوِیْ اِلٰی رُکْنٍ شَدِیْدٍ ۝

"کاش آج مجھے کوئی قوت حاصل ہوتی یا کسی محفوظ ٹھکانے میں پناہ لے سکتا۔"

واعلہ تو خوش تھی کہ اب لوطؑ کو اپنے کئے کی سزا ملے گی اور ساری نصیحت گری آج نکل جائے گی مگر قبل اس کے وہ لوگ حملہ کریں۔ جبرئیلؑ نے لوطؑ کو تسلی دی اور کہا آپ گھبرائیں نہیں۔ ہم آپ کے رب کے بھیجے ہوئے فرشتے ہیں۔ یہ لوگ آپ کا کچھ نہ بگاڑ سکیں گے۔ بلکہ صبح تک ہلاک ہوجائیں گے، آپ بال بچوں سمیت راتوں رات اس بستی سے نکل چلئے مگر یہ خیال رہے کہ کوئی شخص پیچھے مڑ کر نہ دیکھے ہم اس بستی کے باشندوں پر عذاب الٰہی نازل کرنے اور انہیں مٹا دینے کیلئے آئے ہیں۔ صبح تک یہ ساری قوم فنا ہوجائے گی اور اپنے ظلم و بدکاری کا خمیازہ بھگتے گی ——— لوطؑ یہ سن کر مطمئن بلکہ خوش ہوئے۔ کیونکہ ان کے مظالم سے تنگ آگئے تھے اور فرمایا یہ سب اسی وقت ہلاک ہوجائیں تو اچھا ہے جبرئیلؑ نے کہا ان کیلئے صبح کا وقت مقرر کیا گیا ہے اور صبح بھی کچھ دور نہیں ہے۔ غرض دن اسی ہڑبڑ میں گزرا اور شام ہوتے ہی لوطؑ نے رخت سفر باندھا اور اپنی دونوں بیٹیوں اور بیوی کو باصرار ساتھ لیکر روانہ ہوگئے اور اپنی غیر مسلم بیٹیوں اور دامادوں سے بھی بہت کہا۔ وہ کسی طرح ساتھ چلنے پر راضی نہ ہوئے واعلہ بھی خوشی سے جانا نہیں چاہتی تھی۔ تاہم اسے مخالفت نہ کرتے بنی اور مجبوراً باظہار زبان برادری ساتھ ہوگئی۔ مگر بار بار مڑ مڑ کر اپنی بستی کو دیکھتی جاتی تھی۔ جب صبح کے آثار نمایاں ہوئے اور وعدہ کا وقت آگیا تو جبرئیلؑ نے اپنے قوی بازوؤں کو زمین میں ڈال کر صغر کے سوا اور چاروں بستیوں کو آسمان تک اٹھا کر لے گئے اور وہاں سے اس زور سے الٹ کر دے مارا کہ سب باشندے دم بھر میں ہلاک ہوگئے۔ جس وقت یہ چاروں بستیاں اوندھی گری ہیں تو ایک نہایت ہی وحشتناک اور بڑے زبردست آواز ہوگئی۔ جو ان جانے والوں نے بھی سنی۔ مگر فرشتوں کی ہدایت اور عذاب کی وجہ سے پیچھے مڑ کر نہ دیکھا۔ البتہ واعلہ یہ بھیانک آواز سن کر بہت گھبرائی۔ پیچھے مڑ کر دیکھا اور کہا "واقوماہ" "ہائے میری قوم" اس کی زبان سے ابھی اتنا ہی جملہ نکلا تھا کہ ایک پتھر بہت زور سے آکر لگا اور یہ وہیں مرکر نمک کا ڈھیر ہوگئی اور دنیا کو اپنی ہلاکت و نافرمانی سے عبرت آمیز سبق دے گئی۔ اسی طرح اور عورتیں جو اپنے مردوں کی طرف سے دلوں میں کھوٹ رکھتی ہیں اور ان کو ذلیل کرکے اپنے میکے والوں کا بھرنا بھرتی ہیں۔ یا ایک غلط راستہ اختیار کرلیتی ہیں وہ کبھی دنیا اور آخرت میں سرخرو نہیں ہوسکتیں۔ بلکہ ہمیشہ کیلئے ذلت و رسوائی اٹھاتی اور اپنی جنس کے لئے عبرت چھوڑ جاتی ہیں۔ فَاعْتَبِرُوْا یٰۤاُولِی الْاَبْصَارِ۔

۱؎ طبری جلد اول وجزو اول کامل ابن اثیر جلد اول۔

حیدرآباد میں
طلسماتی دنیا کے سول ایجنٹ
حیدرآباد اور گرد و نواح کے لوگ ان سے رابطہ قائم کریں
شمس نیوز ایجنسی، گوشہ محل روڈ حیدرآباد فون: ۵۵۶۱۳۵

بمبئی میں ——— طلسماتی دنیا کے سول ایجنٹ
برائٹ نیوز پیپر ایجنٹ
۳۶ اڈی این روڈ مہندرہ چیمبرس روم ۱۰ بمبئی ۱ فون نمبر ۲۰۷۵۶۳

جے پور میں
طلسماتی دنیا مندرجہ ذیل پتے سے خریدیں
مسکین بکڈپو مسجد قریشیان موتی ڈونگری روڈ جے پور

کانپور میں
ہمارے سول ایجنٹ
منظور الحسن مکان نمبر ۹۸/۸۸ چمن گنج کانپور

بنگلور میں
طلسماتی دنیا۔ فاروقیہ بکڈپو مسجد کے پاس سے خریدیں

BY SALIMSALKHAN

نوافل برائے حصول سعادت و برکت

منقول ہے کہ ایک اعرابی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت بابرکت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ میں گاؤں میں رہتا ہوں اور مدینہ شریف ہم سے بہت دور ہے یہاں تک نہیں آسکتے۔ کوئی ایسی چیز بتلایئے کہ میں اپنی قوم کو اطلاع دوں۔ تاکہ وہ لوگ اس میں مشغول ہوں۔

پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب سورج نکل آئے تو دو گانہ پڑھو پہلی رکعت میں بعد فاتحہ قل اعوذ برب الفلق، دوسری میں سورۂ ناس اور سلام کے بعد ستّر بار آیت الکرسی اس کے بعد چار رکعت نفل اور پڑھے۔ ہر رکعت میں بعد فاتحہ اذا جاء نصر اللہ ایک بار اور سورۂ اخلاص ۲۵ بار اور بعد سلام کے لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم ستّر بار پڑھے۔ قسم ہے اس خدا کی جس کے قبضے میں محمد کی جان ہے۔ جو مومن مرد یا عورت بروز جمعہ اس کو پڑھے گا۔ روز قیامت اس کو بہشت ملنے کا میں ضامن ہوں۔ اور وہ بندہ اپنی جگہ سے اٹھنے بھی نہ پائے گا کہ بخشا جائے گا اور زیر عرش منادی ندا کرے گا کہ اے شخص تجھ کو خوشخبری ہو کہ حق تعالیٰ نے تیرے سارے پچھلے گناہ معاف کئے۔ اس نماز کے ادا کرنیوالے کو توریت، زبور، انجیل، فرقان اور ثواب صائم الدہر اور ثواب طواف کنندگان خانہ کعبہ کا ملتا ہے۔ گویا مسجد بیت المقدس اس نے اپنے ہاتھوں سے بنائی اور اس کے نامۂ اعمال میں حق تعالیٰ اس قدر ثواب لکھتا ہے۔ جس قدر بہشت دو زخموں کے پتے اور گویا کہ موسیٰ علیہ السّلام کو پایا۔ جب یہ فرمایا گیا اور زید بن ثابت کی ماں نے سُنا وہ اٹھی اور اس اعرابی کے گرد پھری اور کہا بغیر مشقّت کی تیری بدولت ہم کو حاصل ہوئی اور عبدالرحمٰن بن عوف نے اس اعرابی کو دو جامے اور ہزار درہم دیئے اور ایک شخص نے ستّر دینار اور جامہ دیا۔ وہ اعرابی اپنی قوم میں خوش و خرم گیا اور اپنی قوم کو جاکر سکھلایا۔

اس نماز کی فضیلتیں بے شمار ہیں۔ جو سوائے خدا کے کوئی نہیں جانتا

●

لذیذ مغلئی کھانوں کا لطف اٹھانا ہے

تو

کریم ہوٹل کی خدمات ضرور لیجیے

Secret of good mood
Taste of Karim's food

شاہ ہیں شاہی گھرانے تو ہیں
مغل نہیں مغلئی کھانے تو ہیں

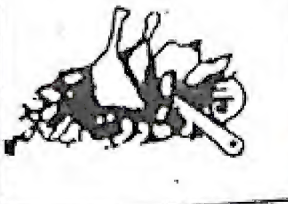

کریم ہوٹل
(پرائیویٹ لمیٹڈ)

جامع مسجد دہلی ۱۱۰۰۰۶

قائم شدہ ۔ ۱۹۱۳ فون: ۳۲۶۹۸۸۰ ، ۳۲۶۴۹۸۱

قسط ۳

خواجہ شمس الدین عظیمی

رنگ اور روشنی سے علاج

رنگ اور روشنی سے علاج کا اصول

رنگ اور روشنی سے علاج اس اصول پر قائم ہے کہ لہروں کے ذریعہ انسان کے اندر رنگ ٹوٹ کر زندگی بنتے ہیں جب یہ رنگ انسانی جسم میں اپنی صحیح مقدار میں موجود ہوتے ہیں تو انسان بالکل تندرست رہتا ہے۔ اگر ان رنگوں میں اعتدال باقی نہ رہے تو کوئی نہ کوئی بیماری پیدا ہو جاتی ہے۔ اگر رنگ کی مقدار کو کنٹرول کرلیا جائے تو مرض کا علاج ہو جاتا ہے۔ ان رنگوں کی کمی کو پورا کرنے یا زیادتی کو ختم کرنے کیلئے سورج کی شعاعوں اور روشنی سے مدد لی جاتی ہے۔

روشنی اور رنگ سے علاج کا طریقہ

رنگ یا روشنی سے امراض کا علاج اس قدر آسان ہے کہ معمولی سمجھ بوجھ کا آدمی بھی اُس سے فائدہ اٹھا سکتا ہے۔ اس علاج میں وقت بھی کم صرف ہوتا ہے خرچ بھی کچھ نہیں ہوتا اور دوائیں ہمیشہ تازہ استعمال کی جاسکتی ہیں۔

طریقہ اوّل

جس رنگ کی ضرورت ہو اُس رنگ کی ایک بوتل بازار سے خرید کر پہلے اسے ٹھنڈے پانی سے اور پھر گرم پانی سے خوب اچھی طرح صاف کرلینا چاہیئے۔ تاکہ بوتل کے اندر کی سطح میں کسی قسم کا میل باقی نہ رہے۔ اگر بوتل کے اوپر کوئی لیبل یا کاغذ وغیرہ لگا ہوا ہو اُسے بھی دور کردینا چاہیئے۔ شیشی کو صاف کرنے کے بعد اس میں آب مقطر DISTILLED WATER اس طرح بھرنا چاہیئے کہ بوتل یا شیشی کا ایک چوتھائی اوپری حصہ خالی رہے۔ اس بھری ہوئی بوتل یا شیشی کو لکڑی کی میز یا چوکی پر ایسی جگہ رکھنا چاہیئے جہاں صاف اور کھلی ہوئی دھوپ ہو۔ اگر بازار میں مطلوبہ رنگ کی بوتل یا شیشی فراہم نہ ہو سکے تو صاف پکے شیشے کی سفید بوتل خرید کر اس پر ٹرانسپرنٹ کاغذ اس طرح چپکا دیا جائے کہ بوتل اوپر نیچے اور اطراف میں کاغذ کے اندر آجائے ٹرانسپرنٹ کاغذ سے مراد وہ کاغذ ہے جو اگربتیوں وغیرہ کے پیکٹ پر خوبصورتی کیلئے لگایا جاتا ہے۔ اگر ایسا کاغذ دستیاب نہ ہو تو ٹرانسپرنٹ پلاسٹک شیٹ سے بھی کام لیا جا سکتا ہے۔

(۱) ایک چوتھائی خالی بوتل چھوڑ کر پانی کی بوتل کو دھوپ میں چار یا پانچ گھنٹہ تک رکھا جائے پانی تیار کرنے کا بہترین وقت دن میں دس گیارہ بجے سے چار بجے تک ہے۔ پانی تیار ہونے کی شناخت یہ ہے کہ بوتل کے خالی حصے پر بھاپ کی طرح کچھ بوندیں جمع ہو جاتی ہیں۔

(۲) ایک شیشی کو دوسری شیشی کے قریب اس طرح نہ رکھیں کہ ایک شیشی کا سایہ دوسری شیشی پر پڑے۔

(۳) جس مقام پر شیشیاں رکھی جائیں وہاں کسی قسم کا گرد و غبار یا دھواں نہیں رہنا چاہیئے۔ شیشیوں کے اوپر کارک مضبوطی سے لگا رہنا چاہیئے

دوسرا طریقہ

برسات کے دنوں میں جب کہ سورج کبھی نکلتا ہے اور کبھی ابر میں رہتا ہے یہ طریقہ اختیار کیا جائے کہ جس رنگ کی ضرورت ہو اسی رنگ کی بوتل میں شوگر آف ملک کی دو گرین کی ٹکیاں حسب قاعدہ بھر کر متواتر پندرہ یوم یا ایک ماہ تک روزانہ چھ گھنٹے دھوپ میں رکھی جائیں۔ درمیان میں ہر چوتھے روز ان کو ہلاتے رہیں تاکہ گولیوں میں سورج کی کرنیں خوب اچھی طرح جذب ہو جائیں۔ پندرہ روز کے بعد ان گولیوں کو بطور دوا استعمال کیا جا سکتا ہے۔

تیسرا طریقہ

کمرے کے اُس رُخ پر جدھر سے دھوپ آتی ہو، مختلف کھڑکیوں میں مختلف رنگ کے شیشے لگوا دیئے جائیں اور ان پر پردہ کھینچ دیں مریض کو اُس کمرے میں آرام دہ بستر پر لٹا کر تمام دروازے اور کھڑکیاں بند کر کے کمرے میں اندھیرا کرلیا جائے۔ اب مریض کو جس رنگ کی ضرورت ہے اُس رنگ کے شیشے والی کھڑکی سے پردہ ہٹا دیا جائے تاکہ سورج کی روشنی اسی مخصوص رنگ کے شیشے سے گزر کر اندر آئے اس طرح کمرے میں صرف وہی روشنی باقی رہے گی جس کی مریض کو ضرورت ہے۔ مثال کے طور پر ایک بخار کے مریض کو ایسے کمرے میں لٹا کر نیلے شیشے والی کھڑکی کے پردے ہٹا دیں۔ اور مریض کو اُس رنگ کی روشنی میں دو تین گھنٹہ تک رہنے دیں۔ ہر نصف گھنٹہ کے وقفے سے تھرما میٹر کی مدد سے اس مریض کا درجۂ حرارت دیکھتے رہیں تو آپ کو معلوم ہوگا کہ آہستہ آہستہ مریض کا بخار کم ہو کر بالکل اتر گیا ہے۔

چوتھا طریقہ

رات کے وقت اس علاج کا طریقہ یہ ہوگا۔ ایک ٹیبل لیمپ اسٹینڈ پر اس طرح فٹ کیا جائے کہ بلب کی روشنی مریض کے پلنگ پر اس جگہ پڑے جس جگہ روشنی کی ضرورت ہے۔ مطلوبہ رنگ کا بلب لیکر روشن کردیں اور مریض کو اُس روشنی میں لٹا دیں۔

پانچواں طریقہ

ڈیڑھ فٹ کا ایک بکس بنوا لیا جائے جس میں چاروں طرف اسطرح کے خانے بنائے جائیں کہ ان میں حسب منشا جس رنگ کا چاہیں شیشہ

لگادیں۔ بکس کی زمین لکڑی کی ہونی چاہئے۔ البتہ چھت پر اگر کوئی ایسی دھات لگائی جائے جس کا ریفلیکشن پڑتا ہو تو زیادہ مناسب ہے۔ اس لالٹین نما بکس کے اندر بلب لگادیں یا تیز روشنی کا چراغ جلادیں۔ اب تین طرف کے خانے بند کر کے چوتھے خانے میں اسی رنگ کا شیشہ لگاکر جس رنگ کی ضرورت ہو وہ روشنی حاصل کریں۔

چھٹا طریقہ تیل بنانے کا طریقہ یہ ہے کہ مختلف رنگوں کی بوتلوں میں کچی گھانی کا خالص السی کا تیل بھر کر چالیس یوم تک دھوپ میں رکھیں۔ اگر اس عرصہ میں بارش آجائے یا بادل چھا جائیں تو یہ دن شمار کرلیں اور چالیس روز کے بعد اتنے روز مزید دھوپ میں رکھ کر کورس پورا کرلیں۔ تیل تیار ہوجانے کے بعد اس کی مالش کرائی جائے۔ مالش صبح وشام پانچ پانچ منٹ دائروں میں کرنی چاہئے۔

سر میں مالش کرنے کیلئے آسمانی رنگ کی بوتل میں تلوں کا تیل تیار کیا جائے۔ یہ تیل ایسے مریضوں کیلئے مفید ہوتا ہے جن کے دماغ کو گرمی چڑھ گئی ہو۔ مریض کبھی ہوش میں اور کبھی بے ہوش ہوجاتا ہو اور بے ہوشی کی حالت میں بے سروپا باتیں بکتا ہو، ڈرتا ہو اور یہ کہتا ہو کہ مجھے ایک سایہ نظر آتا ہے۔ یا آواز آتی ہے کہ چلو میرے ساتھ چلو، غرضیکہ دماغ گرمی کی وجہ سے بے قابو ہوگیا ہو۔ اس تیل کو سر میں جذب کرانے سے چند منٹ میں ہوش وحواس درست ہوجاتے ہیں۔

نیلی بوتل میں تیار کیا ہوا تلوں کا تیل اُن لوگوں کیلئے انتہائی درجہ فائدہ مند ہے جو دماغی کام کرتے ہیں ——— یا زیادہ کام کرنے سے دماغی کمزوری پیدا ہوگئی ہو۔ یا یادداشت کم ہوگئی ہو، گرمی کی وجہ سے دماغ بھاری رہتا ہو۔ بالوں کی جڑیں کمزور ہوگئی ہوں۔ سر میں درد، گنج اور کھجلی کی زیادتی سے جو تکلیف ہو اُس کیلئے نیلے رنگ کی بوتل کا تیل نہایت فائدہ مند ہے۔ جن طلبار کو مضامین یاد نہ رہتے ہوں اور دانشوروں کو مسائل کے سلجھانے میں دقت پیش آتی ہو ان کیلئے یہ تیل قدرت کا انمول عطیہ ثابت ہوا ہے۔ اس کے صبح وشام استعمال سے ڈراؤنے خواب آنا بند ہوجاتے ہیں۔ دماغ میں نزلہ اگر جم گیا ہو اور اس کی وجہ سے سر میں بھاری پن ہو تو اس تیل کے استعمال سے بلغم رقیق ہوکر ناک سے خارج ہوجاتا ہے۔ بینائی کیلئے قوت بخش ہے۔ یہ بھی دیکھا گیا ہے کہ اس کے مسلسل استعمال سے موتیا بند کا پانی اترنا بند ہوگیا ہے۔

سرخ رنگ کی بوتل میں تیار کیا ہوا تیل ایسے مریضوں کو فی الفور شفا بخشتا ہے جن کو سردی کی وجہ سے بدن کے کسی حصے میں درد رہنے لگا ہو۔

جینگنی اور نارنجی رنگ کی بوتل میں تیار کیے ہوئے تیل نے آتشک کے زخموں پر جادو کا اثر دکھلایا ہے۔ جو مریض رات کو زخموں میں تکلیف سے چیختے اور چلاتے تھے ایک مرتبہ کے تیل لگانے سے اُن کو راحت ہوئی ہے۔

ساتواں طریقہ شیشے کے رنگین جار میں ڈ (DISTILLED WATER) امپیول AMPULE رکھ کر ایک ماہ تک روزانہ گیارہ بجے سے چار بجے تک دھوپ میں رکھیں اور جس رنگ کی ضرورت ہو اس رنگ کا ایک یا دو c c انجکشن لگوائیں۔ صرف ایک انجکشن سے مرض کا قلع قمع ہوتے دیکھا گیا ہے۔ اگر ضرورت پڑے تو ایک انجکشن کا دوسرے انجکشن سے کم از کم ایک ہفتہ ضرور ہونا چاہئے۔ گرمیوں میں سال کا پرانا درد سرخ رنگ میں تیار کیے ہوئے صرف ایک انجکشن سے نیست ونابود ہوتے دیکھا گیا ہے۔

نوٹ:- انجکشن کا علاج کسی ہوشیار اور مستند معالج کے مشورے کے بغیر نہ کیا جائے۔

آٹھواں طریقہ آنکھوں کی بیماری، آنکھوں کی دکھن اور اُن آنکھوں کیلئے جو آپریشن کے بعد خراب ہوگئی ہوں۔ ہلکے آسمانی رنگ کے شیشے کی عینک لگانا بہترین نتائج کا حامل ہے۔

نوٹ:- آسمانی رنگ کے گلاس کی عینک دن میں ۹ یا ۱۰ بجے سے شام ۴ یا ۵ بجے تک لگانی چاہئے۔ زیادہ بہتر یہ ہے کہ دو یا تین گھنٹے کا وقفہ گزرنے پر عینک اتار دی جائے۔ اور پندرہ بیس منٹ کے بعد دوبارہ لگائی جائے۔

حجاج بن یوسف

کے اور مدینے کا حاکم تھا ——— ایک روز وہ صحرا میں تنہا چلا جا رہا تھا کہ ایک شخص پر نظر پڑی جو ایک درخت کے سائے میں بیٹھا ہوا اپنی بوئی ہوئی سبزیوں کی نگہداشت کر رہا تھا۔ حجاج نے پاس جاکر اس کو سلام کیا اور باتوں باتوں میں اس سے پوچھا ——— "کہو بھئی کچھ معلوم ہے یہ حجاج کیسا آدمی ہے؟"

اس نے جواب دیا: "خدا کی لعنت ہو اس پر بڑا ظالم، خونی، خدا ناترس اور خبیث آدمی ہے، خدا اس نجاست سے دنیا کو جلد پاک کرے۔"

حجاج نے پوچھا ——— "اسے پہچانتے ہو؟"

اعرابی نے جواب دیا ——— "نہیں۔"

حجاج بولا ——— "میں ہی حجاج ہوں۔"

اعرابی نے فوراً جواب دیا ——— "یا امیر آپ بھی مجھے پہچانتے ہیں۔؟"

حجاج نے جواب دیا ——— "نہیں۔"

اعرابی بولا ——— "میں مولائی ابوبردہ دیوانہ ہوں۔ مہینے میں تین دن مجھ پر دیوانگی کا دورہ پڑتا ہے۔ اور آج میرے تین دنوں میں سے دوسرا دن ہے۔"

حجاج اس جواب پر بے اختیار ہنس پڑا ——— اور اس اعرابی سے بغیر کچھ کہے رخصت ہوگیا۔

● ●

سہارنپور میں
طلسماتی دنیا
مندرجہ ذیل پتوں سے خرید سکتے ہیں
ضمیر بکڈپو، قطب شیر، مومن جنرل اسٹور، ریج کا پل، سعید جنرل اسٹور، لکھی گیٹ۔

روح کا تبادلہ

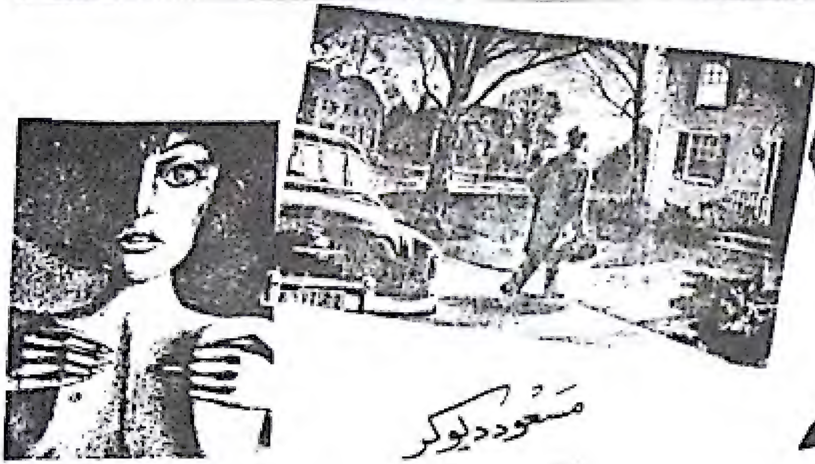

مسعود دیوکر

آج ۲۰ر فروری ۱۹۷۵ء ہے۔ آج ہی میری شادی جینی کے ساتھ ہوئی ہے جینی ایک انگریز کپتان، مسٹر ولیم لک کی اکلوتی بیٹی ہے۔ اور میں ایک ہندوستانی مسلم تاجر۔ آیئے میں شروع سے یہ واقعہ آپ کو سناتا ہوں۔

یہ اس زمانے کا واقعہ ہے جب میں کالج میں پڑھتا تھا۔ میرے والد کئی کارخانوں کے مالک تھے جو ہندوستان کے بڑے بڑے شہروں میں تھے۔ خام مال کے لئے اکثر غیر ممالک بھی جانا ہوتا تھا۔ ہمارے کارخانوں کا تیار شدہ مال دوسرے ملکوں میں بھی ایکسپورٹ ہوتا تھا۔

مسٹر ولیم لک ایک برطانوی جہاز کے کپتان تھے۔ میرے والد کے ساتھ ان کے بہت گہرے دوستانہ تعلقات تھے جب بھی وہ ہندوستان آتے تو بمبئی میں ہماری ہی کوٹھی پر ان کا قیام ہوتا تھا۔ اپنے ساتھ وہ ہمارے لئے ہمیشہ قیمتی تحائف بھی لاتے تھے۔ انہیں ہندوستانی کھانے بہت پسند تھے۔ اسی طرح میرے والد جب بھی بزنس کے سلسلے میں لندن جاتے تو مسٹر ولیم لک کے بنگلے پر ہی قیام کرتے تھے ان کی بیوی کا انتقال ہو چکا تھا اور جینی اس کی پھوپھی کے ساتھ لندن ہی میں کسی جگہ رہتی تھی۔ کیونکہ مسٹر ولیم لک اکثر سفر میں رہتے تھے اور جینی کو وہ تنہا گھر میں رکھنا مناسب نہیں سمجھتے تھے۔

میری عمر ۲۳ رسال کی تھی کہ اچانک دل کا دورہ پڑنے سے میرے والد انتقال کر گئے کاروبار کا سارا بوجھ میرے کاندھوں پر آگرا مجھے کالج بھی چھوڑنا پڑا۔ بزنس کا مجھے بچپن سے شوق تھا، اور کالج کے زمانے میں بھی بزنس میں دلچسپی لیتا تھا اس لئے مجھے اچھی خاصی معلومات بھی تھی۔ ہمارا منیجر اور دوسرا اسٹاف محنتی اور ایماندار تھا۔ اس لئے مجھے بزنس کنٹرول کرنے میں کوئی دقت پیش نہ آئی۔

جنوری ۱۹۷۵ء میں مجھے خام مال کی خریداری کی وجہ سے انگلینڈ جانا ضروری ہو گیا۔ اور اتفاق سے اس وقت مسٹر ولیم لک کا قیام ہماری ہی کوٹھی پر تھا۔ ان کے ساتھ جینی اور اس کا پھوپی زاد بھائی جان بھی تفریح کی غرض سے آئے ہوئے تھے میں ان کے ساتھ اپنی مصروفیت کی وجہ سے تفریح کے لئے نہ جا سکا، میری ان سے سرسری ملاقات ہوئی تھی۔ جینی اور جان دونوں ساتھ ہی تفریح کے لئے جاتے تھے۔ ان دونوں میں گہری دوستی تھی اور شاید وہ دونوں ایک دوسرے کو پسند بھی کرتے تھے۔

میرے پاسپورٹ اور ویزا وغیرہ کے کاغذات مکمل ہو گئے اور میں مسٹر ولیم لک کے ہمراہ انھیں کے جہاز میں لندن کے لئے روانہ ہو گیا۔ نہ جانے کیوں سفر کے شروعات سے ہی جینی نے مجھ میں ضرورت سے زیادہ دلچسپی لینی شروع کی۔ جان کو تو جیسے اس نے بالکل نظر انداز ہی کر دیا تھا۔ جینی اب سارا دن میرے ساتھ رہنے لگی۔ میں بھی اس کے غیر معمولی حُسن، دلچسپ اور پیاری پیاری باتوں سے متاثر ہوئے بنا نہ رہ سکا..... اور خود کو جینی کی طرف کھنچتا ہوا محسوس کرنے لگا..... چند منٹ کے لئے بھی جینی میری نظروں سے دور ہو جاتی تو میں بے چین ہو جاتا تھا۔ میرے دل میں بھی جینی کے لئے بے پناہ انسیت پیدا ہو گئی۔ ہمارا اس قدر قریب آنا جان کو مطلق پسند نہ تھا۔ میں جان سے زیادہ خوبصورت تو نہ تھا، لیکن بُرا بھی نہ تھا میں بھی جوان تھا، خوبصورت تھا، اکیلا تھا، اور کروڑ پتی تاجر تھا۔ یہ خصوصیت جان میں نہ تھی۔

ایک سہانی شام کو میں اور جینی ڈیک پر سے سمندر کی لہروں کا نظارہ کر رہے تھے۔ ماحول حد درجے رومان پرور تھا..... بے خود ہو کر جینی نے میرا ہاتھ اپنے ہاتھوں میں لے لیا، میرے بدن میں سنسنی سی دوڑ گئی۔ میری زندگی میں یہ پہلا موقع تھا کسی لڑکی نے میرا ہاتھ پکڑا ہو جینی نے کسی قسم کی ہچکچاہٹ نہ کرتے ہوئے اظہارِ محبت کر دیا..... خوشی سے میری زبان بند ہو گئی۔

BY SALIMSALKHAN

ایک تجربہ کار تاجر ایک بیس سالہ لڑکی کے سامنے خاموش تھا۔ میں نے اپنے حواس یکجا کئے اور اپنی طرف سے بھی اقرار محبت کر دیا۔ جینی بیحد خوش ہوگئی جیسے اس نے سب کچھ پالیا ہو۔ لندن پہنچ کر جینی نے اپنے والد سے اپنی پسندیدگی کا اظہار کیا مسٹر ولیم لک آزاد خیال شخص تھے اور وہ مجھے پسند بھی کرتے تھے، میری تقریباً ہر بات سے وہ واقف تھے اور اپنی بیٹی کی خوشی کی خاطر انہوں نے کسی قسم کی پس و پیش نہ کرتے ہوئے اپنی رضامندی ظاہر کی ..... اور آخر کار ۲۰ فروری کو ایک سادہ سی تقریب میں جینی اپنا مذہب تبدیل کر کے مسلمان ہوگئی اور اسی دن ہمارا نکاح ہو گیا۔ میں نے جینی کا نام فردوس رکھا۔ میرے ذہن میں جینی کے لئے یہی نام آیا تھا ..... جینی فردوس کے معنی سن کر بہت خوش ہوئی۔ یہ نیا نام اسے بھی بہت پسند آیا۔ ہماری شادی سے جان کو دلی صدمہ ہوا۔ اس کی ماں بھی سخت ناراض ہوئی لیکن وہ مسٹر ولیم لک کے سامنے مجبور تھے، کیونکہ وہی ان کی کفالت کرتے تھے۔

دن گزرتے گئے، میں نے اپنی خام مال کی خریداری بھی مکمل کرلی ..... اور آخر کار ایک دن مسٹر ولیم لک نے لندن کے ایرپورٹ سے مجھے اور فردوس کو الوداع کہا۔

بمبئی پہنچ کر بہت خوش تھے۔ میں نے شادی کی خوشی میں اپنے رشتہ داروں دوستوں اور ملنے جلنے والوں کو ایک شاندار پارٹی دی۔ فردوس کو سبھوں نے بہت پسند کیا۔ میرے دوستوں نے میرے انتخاب کی داد دی۔ اب ہمارا ہر روز عید اور ہر شب شب برات تھی ..... میں بھی بہت خوش تھا۔ مجھے فردوس کی شکل میں جنت مل گئی تھی۔ ہماری زندگی نہایت آرام سے گزر رہی تھی۔ جدید طرز اور آرام دہ زندگی کی کوئی ملکی یا غیر ملکی آسائش ایسی نہ تھی جو ہمیں میسر نہ تھی۔ فردوس نے ہندوستان پہنچ کر بالکل ایک مشرقی عورت کی طرح میری خدمت کرنی شروع کی۔ میرا کوئی کام وہ خادموں کو کرنے نہیں دیتی تھی ..... حتیٰ کہ میرے کپڑے خود دھوتی تھی اور خود پریس کرتی تھی فردوس کی زندگی میں یک لخت بیحد تبدیلی آگئی تھی۔ مغربی عورتوں کی طرح سے کسی قسم کا شوق نہ تھا۔ رہن سہن کا انداز بھی بالکل مشرقانہ تھا ..... صرف اس کے چہرے کی بناوٹ مغربی تھی ورنہ ہر بات ہر انداز مشرقانہ تھا ..... غرض ہماری زندگی نہایت خوش و خرم اور آرام سے بسر ہو رہی تھی۔

لیکن کچھ دنوں بعد فردوس مجھے کھوئی کھوئی سی نظر آنے لگی۔ میں نے ایک دن اس طرح اداس اور غمگین رہنے کی وجہ بھی پوچھی ..... لیکن اس نے ٹال دیا۔ میں نے سوچا شاید اسے اپنے والد کی یاد آرہی ہوگی کیونکہ کچھ دنوں سے ان کا کوئی خط بھی نہیں آیا تھا ..... پھر ایک دن ان کا خط بھی آگیا وہ نہایت آرام سے تھے اور خوش تھے ..... لیکن خط پاکر بھی فردوس کے رویئے میں کچھ فرق نہ آیا۔ آج کل وہ بہت کم ہنستی تھی، ورنہ وہ ہمیشہ بات بات پر مسکراتی تھی، اس کی مسکراہٹ جیسے اس سے چھین لی گئی تھی ..... فردوس کی اداسی سے میں بھی خاصا پریشان تھا۔

ایک دن صبح کو ناشتے کی میز پر میں نے دیکھا کہ فردوس کی آنکھیں بہت سوجی ہوئی ہیں جیسے وہ رات بھر نہ سوئی ہو۔ وہ میرے مقابل کی کرسی پر بیٹھی ہوئی تھی ..... ناشتے میں بھی اس کا دل نہ لگتا تھا۔ میرے بہت اصرار پر وہ میرے پہلو والی کرسی پر آبیٹھی اور کہنے لگی ..... تاج (وہ اب مجھے تاج ہی پکارتی تھی) ڈیر تاج! اس نے سلسلۂ کلام جاری رکھتے ہوئے کہا۔ میں اپنے کالج کے زمانے سے ایک ہی خواب دیکھتی ہوں ..... کیا دیکھتی ہوں کہ ایک پکی سڑک ہے، انوک دار پتھر نکلے ہوئے ہیں ..... جیسے مدتوں سے سڑک کی درستی نہ کی گئی ہو ..... سڑک کے دونوں طرف گل مہر کے گھنے درخت کھڑے ہیں، جو سرخ پھولوں سے لدے ہوئے ہیں، سڑک پر بہت سے پھول جھڑ کر گرگئے ہیں، پنکھڑیاں ہر طرف بکھری ہوئی ہیں جن سے سڑک سرخ بن گئی ہے۔ میں ان نکیلے پتھروں پر ننگے پیر چل رہی ہوں آگے ایک ویران سے بنگلے کا پھاٹک نظر آتا ہے ..... میں پھاٹک کو ہلکا سا دھکا دیتی ہوں چرچراہٹ کی آواز کے ساتھ پھاٹک کھل جاتا ہے ..... میں اندر داخل ہوجاتی ہوں۔ وہ ایک باغ ہے، گلاب اور دوسرے خوشبودار پھول کھلے ہوئے، پنکھڑیاں بکھری پڑی ہیں اور فضا خوشبو سے معطر بن گئی ہے۔ میں ان پنکھڑیوں کو روندتی ہوئی بنگلے کی سمت بڑھتی ہوں، اور دروازے کے بازو میں لگی ہوئی کال بیل کا بٹن دباتی ہوں، اندر کسی کمرے میں گھنٹی بجنے کی آواز آتی ہے، پھر قدموں کی چاپ سنائی دیتی ہے۔ اور ایک بھیانک چرچراہٹ کے ساتھ دروازہ کھل جاتا ہے اور ایک بوڑھا جو بالکل ہڈیاں کا ڈھانچہ سا لگتا ہے، باہر نکلتا ہے، جسے دیکھ کر میری چیخ نکل جاتی ہے میں خوف سے پسینہ پسینہ ہوجاتی ہوں، اور میری آنکھ کھل جاتی ہے، میرے دل کی دھڑکن بے انتہا بڑھ جاتی ہے اور میں صبح تک سو نہیں سکتی۔ اس نے ایک لمبی آہ بھری اور سلسلۂ کلام جاری رکھا ..... اور نہ جانے کونسی طاقت مجھے آپ کو اٹھانے سے روکتی ہے؟ میں اٹھ کر تمہارے بستر تک آنے کی سکت بھی اپنے میں نہیں پاتی ..... بالکل نڈھال ہوجاتی ہوں ..... اور یہی خواب لندن میں بھی میں دیکھا کرتی تھی ..... پہلے پہل دو تین مہینوں میں ایک آدھ بار یہ خواب نظر آتا تھا، لیکن ادھر کچھ دنوں سے ہفتے میں ایک مرتبہ یہ خواب ضرور دیکھتی ہوں، میں نے خصوصاً آپ سے تذکرہ نہیں کیا تھا ..... یہ کہہ کر وہ میری گردن میں بانہیں ڈال کر لیٹ گئی میں نے اپنے طور پر اسے دلاسا دیا اور کہا کہ یہ کوئی ایسا ڈراؤنا خواب نہیں ہے جس کے لئے تم اس قدر پریشان ہو لیکن مجھے ایسا محسوس ہوا کہ میری باتوں سے اس کی تسلی نہ ہوئی ہو۔ کچھ روز اسی طرح گذر گئے۔

پھر وہی خواب، وہی غم وہی افسردگی، فردوس کی زندگی کا جزو بن گئے۔ میں نے اسے بہترین ڈاکٹروں اور ماہرین نفسیات سے رجوع کیا لیکن وہ بھی فردوس کو مطمئن نہ کر سکے۔ دن گذرتے گئے فردوس دن بدن دبلی ہوتی جارہی تھی۔ موسم گرما شروع ہوگیا میں نے اپنے ضروری کاموں سے نپٹ کر کشمیر جانے کا پروگرام بنایا اور ضروری ساز و سامان کے ساتھ کشمیر کے لئے روانہ ہوگئے راستے کے تاریخی مقامات سے لطف اندوز ہوتے ہوئے ہم نے اپنا سفر جاری رکھا۔ آگرہ میں تاج محل دیکھکر فردوس بہت خوش ہوئی کشمیر پہنچ کر ہم نے ایک شاندار ہوٹل میں کمرہ بک کیا اور روزانہ تفریح کے لئے جاتے تھے کبھی ڈل جھیل میں شکارے پر پروگرام رہتا تھا تو کبھی شالیمار باغ میں ..... کبھی ادھر کبھی ادھر ..... فردوس بھی بہل رہی تھی ..... اس دوران اس نے خواب بھی نہ دیکھا تھا۔ فردوس کی ہنسی لوٹ آئی تھی۔ ایک شام ہم شالیمار باغ میں ایک حوض کے کنارے بیٹھے ہوئے تھے کہ فردوس نے کہا تاج مجھے ایسا محسوس ہوتا ہے جیسے یہ سب چیزیں میں نے پہلے بھی کبھی دیکھی ہیں، لیکن اس سے پہلے میں کبھی کشمیر نہیں آئی تھی ..... اور دیکھئے مجھے یاد پڑتا ہے سامنے اس گلاب کی کیاری کے سیدھے طرف ایک حوض دل کی شکل کا بنا ہوا ہے جس میں رنگ برنگی مچھلیاں تیر رہی ہیں۔ ہم اٹھ کر فردوس کی بتائی ہوئی سمت کی طرف بڑھے ..... وہاں حقیقت میں ایک حوض دل کی شکل کا بنا ہوا تھا جس میں رنگ برنگی مچھلیاں تیر رہی تھیں۔ باغ کے اس حصے کی طرف ہم پہلے کبھی نہیں گئے تھے۔ میں بھی سوچ میں غرق ہو گیا ..... کہ فردوس نے اس حوض کی نشاندہی کیسے کی؟ لیکن بات کچھ میں نہ آئی۔ فردوس سب طرف میری رہنمائی کرتی تھی جیسے اس علاقے سے وہ بخوبی واقف ہے۔ میں اس معمے کو حل نہ کر سکا۔

ایک دن شام کے وقت ہم اطراف کے علاقے میں کار سے کر تفریح کی غرض سے نکلے۔ تقریباً دس میل کی مسافت کے بعد راستے میں ایک گاؤں نظر آیا۔ فردوس نے اس طرف چلنے کی خواہش ظاہر کی۔ میں نے کار کا رخ ادھر موڑ دیا، سڑک کے دونوں طرف سرو کے درخت کھڑے تھے جیسے سپاہی پہرہ دے رہے ہوں۔ فردوس میرے پہلو میں بیٹھی ہوئی تھی، نئی امپورٹیڈ مرسیڈیز بنز کو لتار کی سڑک پر پھسل رہی تھی، میں ایک فلمی دھن گنگنا رہا تھا۔ ماحول حد درجے رومان پرور تھا ..... یکایک فردوس مجھ سے لپٹ گئی میں گاڑی کا توازن برقرار نہ رکھ سکا۔ رفتار بہت دھیمی تھی ورنہ ضرور ایکسیڈنٹ ہوجاتا فردوس بہت خوفزدہ تھی میں نے اس طرح لپٹنے کی وجہ پوچھی تو فردوس نے کانپتی ہوئی آواز سے کہا۔ تاج ایسا منظر بھی خواب کے شروعات میں نظر آتا تھا۔ میں نے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھا۔ اب گاؤں کی حد شروع ہوگئی تھی، سیدھے ہاتھ کی طرف ایک غیر استعمال شدہ سڑک تھی جس کے دونوں طرف گل مہر کے درخت سرخ پھولوں سے لدے کھڑے تھے۔ پنکھڑیاں جھڑ کر گری ہوئی تھیں، سڑک پر سرخ پھولوں کا بستر بچھا ہوا تھا۔ فردوس نے فوراً چیخ ماری ..... میں نے فوراً گاڑی کو بریک کی۔ ایک جھٹکے کے ساتھ کار اپنی جگہ پر رک گئی۔ فردوس نے پلک جھپکتے ہی دروازہ کھولا اور ننگے پیر گاڑی سے چھلانگ لگادی میں نے آواز دی لیکن فردوس آگے ہی بڑھتی گئی جیسے اس نے میری آواز ہی نہ سنی ہو، اور لمبے لمبے قدم بڑھاتی ہوئی ننگے پیر سڑک پر چلنے لگی، کوئی ان دیکھی قوت جیسے اسے کھینچ رہی تھی۔ میں نے جلدی سے گاڑی لاک کی، اور فردوس کے پیچھے دوڑ پڑا۔ دور درختوں کے جھنڈ میں ایک پرانا بنگلہ مجھے بھی نظر آیا، اور وہی منظر میری آنکھوں کے سامنے تھا جو فردوس خواب میں دیکھا کرتی تھی اور جس کا ذکر اس نے مجھ سے کیا تھا۔ وہ سڑک بنگلے کے کمپاؤنڈ تک گئی تھی۔ میں نے دیکھا فردوس مجھ سے پندرہ بیس قدم آگے کمپاؤنڈ کے پھاٹک تک پہنچ گئی تھی، میں نے دوبارہ آواز دی لیکن اس نے مڑ کر بھی نہ دیکھا۔ اس نے پھاٹک کو دھکا دیا، پھاٹک چرچراہٹ کی آواز کے ساتھ کھل گیا۔ ایسا لگتا تھا جیسے مدتوں سے اسے کھولا نہ گیا ہو۔ فردوس اندر داخل ہو کر بنگلے تک پہنچ گئی تھی۔ میں تھوڑی دور پیچھے تھا، نہ جانے کیوں میرے قدم بھی تیز نہیں اٹھتے تھے۔ میں نے دیکھا وہ بنگلہ پتھروں کا بنا ہوا تھا اور دروازے کے بائیں طرف کی دیوار کے وسط میں سفید رنگ مرمر کا ایک کتبہ نصب تھا جس پر بنگلہ تعمیر ہونے کی تاریخ ۲۰ فروری ۱۸۶۵ء درج تھی۔ فردوس کی انگلی کال بیل کا بٹن دبا رہی تھی۔ اندر کسی کمرے میں گھنٹی بجنے کی آواز آئی، پھر چند لمحوں بعد قدموں کی چاپ سنائی دی۔ قدموں کی آواز دروازے تک آکر رک گئی اور بھیانک چرچراہٹ کے ساتھ دروازہ کھل گیا۔ ایک بوڑھا ہڈیوں کا ڈھانچہ سا باہر نکلا۔ اس کے سب بال حتیٰ کہ بھنویں تک سفید ہوگئی تھیں۔ اس بوڑھے نے جھپٹ کر فردوس کا ہاتھ پکڑ لیا اور نہایت کرخت آواز میں کہا ..... فردوس تم! تو تم ہی ہمیشہ میرے گھر کی بیل بجاتی ہو، میں دروازہ کھولتا ہوں اور تم بھاگ جاتی ہو ..... آؤ میں تمہارا ہی انتظار کر رہا تھا۔ مجھے یقین تھا تم ضرور آؤ گی۔ فردوس بوڑھے کی یہ باتیں سن کر اس کے ہاتھوں میں جھول گئی۔ وہ بے ہوش ہو چکی تھی۔ میرا دماغ بھی سوچنے سمجھنے کی ہر صلاحیت کھو چکا تھا۔ کیا کروں اور کیا نہ کروں، اسی کشمکش میں تھا کہ بوڑھے نے اسے فرش پر لٹا دیا ..... میں فردوس کے قریب آیا۔ بوڑھے نے مجھ سے کچھ کہے بغیر الٹے قدموں بنگلے کے اندر داخل ہوا ..... چند لمحوں بعد وہ پھر واپس آیا۔ اس کے ایک ہاتھ میں لوٹا تھا جو پانی سے بھرا ہوا تھا اور دوسرے ہاتھ میں ایک چھوٹی سی صندوقچی تھی۔ اس نے لوٹا میرے ہاتھوں میں

تھما دیا اور صندوقچی کھولی۔ اندر ایک قیمتی ہیروں کا ہار نہایت قرینے سے رکھا ہوا تھا...... میری زبان بالکل بند ہو چکی تھی۔ میں صرف دیکھ سکتا تھا ورنہ میں بالکل بے بس تھا..... بوڑھے نے ہار باہر نکالا اور بے ہوش فردوس کے گلے میں پہنا کر اس کی پیشانی کو بوسہ دیا اور واپس بنگلے میں داخل ہو گیا۔ دروازہ چرچراہٹ کے ساتھ بند ہو گیا۔ پھر مجھے اندر سے کنڈی لگنے کی آواز آئی..... میرے دل کی دھڑکن بے انتہا بڑھ چکی تھی..... میں کوئی فیصلہ نہ کر سکا۔ میرا حلق بالکل سوکھ گیا تھا..... میں نے لوٹے سے چند قطرے اپنے حلق میں ٹپکائے، اور چند چھینٹے بے ہوش فردوس کے چہرے پر مارے لیکن اسے ہوش نہ آیا۔ میں حواس باختہ ہو گیا.... میں نے پھر ہمت کی اور فردوس کو اپنے کاندھے پر اٹھا کر گاڑی تک لے آیا..... گھبراہٹ اور بے خیالی میں لوٹا بھی اپنے ہاتھ میں لے کر آیا..... فردوس کو اگلی سیٹ پر لٹا کر لوٹا بھی کار میں رکھ دیا۔ لوٹا واپس کرنا میں نے مناسب نہ سمجھا، یا تو پھر مجھے ہمت ہی نہ ہوئی۔ میں نے گاڑی اسٹارٹ کی اور گاؤں کی سمت بڑھا دی۔ گاؤں کے شروع کی پہلی ہی عمارت کے دروازے پر مجھے ایک ڈاکٹر کی نیم پلیٹ نظر آئی جس کے حروف جگہ جگہ سے مٹ گئے تھے۔ میں نے فوراً گاڑی روکی اور اتر کر اس مکان کا دروازہ کھٹکھٹایا، چند ہی لمحوں بعد ایک ادھیڑ عمر کے آدمی نے دروازہ کھولا جس کے گلے میں اسٹیتھو سکوپ لٹک رہا تھا۔ اسے دیکھ کر نہ جانے کیوں مجھے فردوس کا بھائی جان یاد آیا.... اُف کس قدر مشابہت تھی ان دونوں کے چہروں میں!..... میں نے سوچا، جان بھی بڑھاپے میں بالکل ایسا ہی نظر آئے گا..... میرے کہنے سے پیشتر ہی اس نے کہا: میں خود ڈاکٹر ہوں اور گاڑی کی طرف اشارہ کر کے کہا مریضہ کو اندر لائیے...... اتنا کہہ کر ڈاکٹر واپس مکان کے اندر داخل ہوا، میں پھر الجھن میں پڑ گیا...... گاڑی میں کوئی مریضہ ہے یہ ڈاکٹر نے کیسے جان لیا؟ مجھے کچھ سجھائی نہ دیتا تھا میں فردوس کو اٹھا کر ڈاکٹر کے گھر میں لے آیا.... اندر دوائیوں کی ناخوشگوار بو پھیلی ہوئی تھی جا بجا مکڑی کے جالے لٹکے ہوئے تھے کہیں سے ایک چمگادڑ اڑتی ہوئی آئی اور میرے چہرے سے ٹکرا کر واپس لوٹ گئی۔ میری آنکھوں سے پانی بہنے لگا پھر دوسری چمگادڑ میرے سینے سے چمٹ گئی۔ میری چیخ نکل گئی...... میں نے جھٹکے سے چمگادڑ کو اپنے سینے سے الگ کیا، وہ اڑ کر اندر کہیں گم ہو گئی۔ عین ممکن تھا کہ میں بھی بے ہوش ہو جاتا کہ ڈاکٹر اپنے ہاتھوں میں انجکشن کی سرنج لئے ہوئے داخل ہوا... انھیں صوفے پر لٹایئے ڈاکٹر نے مجھ سے مخاطب ہو کر کہا...... قریب ہی ایک صوفہ رکھا ہوا تھا۔

جس پر گرد کی موٹی سی تہہ جم گئی تھی۔ میں نے فردوس کو صوفے پر لٹا دیا ڈاکٹر نے اسے انجکشن دیا..... چند منٹوں بعد فردوس نے ایک جھرجھری سی لی۔ اور آنکھیں کھولیں، ڈاکٹر دوسرے کمرے میں جا چکا تھا.... چمگادڑوں نے دوبارہ شور مچانا شروع کیا، ایسا محسوس ہوتا تھا جیسے سیکڑوں بد روحیں چیخ رہی ہوں، میری سوچنے سمجھنے کی قوت بالکل مفلوج ہو چکی تھی۔ لیکن فردوس کو ہوش میں آتا دیکھ کر مجھے کسی قدر اطمینان ہو چلا تھا... چمگادڑوں کا شور بڑھتا جا رہا تھا..... ڈاکٹر واپس آیا، شور ختم گیا... ڈاکٹر کے ہاتھ میں ایک چھوٹی سی ڈبیا تھی، ڈاکٹر نے اسے کھولا اس میں سات ہیروں کی ایک انگوٹھی جگمگا رہی تھی، ڈاکٹر نے انگوٹھی باہر نکالی اور اسے فردوس کی انگلی میں پہنا دیا۔ میں کچھ نہ کہہ سکا، میری زبان بند ہو چکی تھی..... فردوس نے آنکھیں کھولیں جیسے ہی اس کی ڈاکٹر سے آنکھیں چار ہوئیں اس نے پھر آنکھیں بند کر لیں۔۔۔ میں نے فردوس کو سہارا دیکر اٹھایا اور ڈاکٹر کا شکریہ ادا کر کے اسے کار تک لے آیا۔ فردوس کو اگلی سیٹ پر بٹھا کر میں اسٹیرنگ وہیل پر آ بیٹھا۔ گاڑی اسٹارٹ کی، اور اس کا رُخ شہر کی طرف موڑ دیا۔۔۔ فردوس خاموش تھی، اپنے گلے میں ہار اور انگلی میں انگوٹھی دیکھ کر مجھ سے کوئی سوال نہیں کیا، کہ یہ سب کہاں سے آیا؟ وہ بالکل خاموش تھی۔ تھوڑی ہی دیر میں گاڑی ہوٹل کے گیٹ میں داخل ہو گئی۔ فردوس کو سہارا دیکر میں اسے اپنے کمرے میں لے آیا۔ ویٹر کو بلا کر کافی اور کیک کا آرڈر دیا۔ چند منٹوں میں ویٹر ایک ٹرے میں کیک اور کافی لے آیا، اس کے ساتھ ہوٹل کا منیجر بھی تھا۔ قیام کے دوران منیجر سے میرے تعلقات دوستانہ بن گئے تھے میرے اخراجات دیکھ کر وہ مجھ سے خاصا مرعوب بھی ہو گیا تھا۔ دن بھر مجھے دوسرے شہروں سے ٹرنک کالیں آتی تھیں جو بزنس کے سلسلے میں ہوتی تھیں، شام کو منیجر مجھ سے بلا تکلف خود دل کر فون کی معلومات دیتا تھا جو وہ اپنے پاس لکھ کر رکھتا تھا..... منیجر کی عمر ستر سال سے تجاوز کر گئی تھی لیکن گٹھے ہوئے تندرست جسم سے وہ اپنی عمر سے خاصا کم نظر آتا تھا، پچاس سال سے زیادہ عمر نہ لگتی تھی لیکن اس کی عمر ستر سال ہے یہ اس نے مجھے خود بتایا تھا۔ مجھے بھوک بہت ستا رہی تھی، میں نے چند ٹکڑے کیک کے کھائے اور اصرار کر کے فردوس کو بھی کھلائے... فردوس گم سم سی تھی، کافی پی کر وہ پلنگ پر لیٹ گئی۔ منیجر میرے قریب صوفے پر بیٹھ گیا اور اس نے فردوس کے ناسازیٔ طبیعت کی وجہ پوچھی میں نے اسے سارا واقعہ سنا دیا۔ میری باتیں سن کر منیجر کا رنگ فق ہو گیا۔ وہ بہت ہی خوفزدہ نظر آ رہا تھا۔ چند لمحوں بعد منیجر نے کانپتے ہونٹوں سے پوچھا کیا تم پھول پور کی بات کر رہے ہو؟..... جو گاؤں یہاں سے تقریباً دس میل دور ہے! میں نے منیجر کی مزید نشاندہی پر اثبات میں سر ہلایا، تو منیجر نے کہا میں اسی گاؤں کا رہنے والا ہوں، لیکن آج سے تقریباً پچاس سال پیشتر اپنا گاؤں چھوڑ کر یہیں سکونت اختیار کی ہے اور یہ ہوٹل کھولا ہے۔ لیکن مجھے بہت تعجب

لگتا ہے، کیونکہ تم جس بنگلو کا ذکر کر رہے ہو وہ نو سالوں سے خالی پڑا ہے اس میں کوئی نہیں رہتا۔ کسی زمانے میں وہاں ولی محمد نام کا بوڑھا رہتا تھا جس کی اکلوتی بیٹی فردوس نام کی تھی اور اس نے کسی انگریز سے شادی کی اور اس کے ساتھ انگلینڈ چلی گئی، اسی غم میں وہ بوڑھا پاگل ہو گیا اور اسی حالت میں اس کی موت واقع ہو گئی، تب سے وہ بنگلہ خالی پڑا ہوا ہے۔ اور ایک عرصے سے الیکٹرک سپلائی والوں نے اس کا کنکشن بھی کاٹ دیا ہے، پھر برقی گھنٹی بجی کیسے؟ اور مجھے مزید حیرت ہے کہ تم جس ڈاکٹر کا ذکر کر رہے ہو وہ اسی بوڑھے کی چھوٹی بہن کا لڑکا تھا اور اس کا نام ڈاکٹر جان محمد تھا اس نے بھی آج سے تقریباً پچاس سال پیشتر ۲۰ مئی ۱۹۴۲ء کو خودکشی کی تھی اس کی خودکشی کی وجہ فردوس ہی تھی جس سے جان محمد کو بہت محبت تھی۔ لوگوں کے طعنوں سے شرمندہ ہو کر اس نے خودکشی کی تھی۔ مجھے اس کی خودکشی کی تاریخ یاد رہنے کی وجہ یہ ہے کہ اسی دن میری سالگرہ کی تقریب تھی۔ میرے ڈاکٹر کے ساتھ اچھے مراسم تھے اور میں نے انھیں اپنی سالگرہ کی پارٹی میں مدعو بھی کیا تھا۔ اسی تقریب میں مجھے ڈاکٹر جان محمد کے خودکشی کی خبر ملی۔ اسی سال میں نے گاؤں چھوڑ کر اس شہر میں ہوٹل کھولی..... منیجر ایک ہی سانس میں سب کچھ کہہ گیا.... پھر وہ کسی سوچ میں ڈوب گیا۔

منیجر کی زبان سے یہ واقعات سن کر میں حیرت کے سمندر میں غرق ہو گیا پھر منیجر نے خاموشی توڑتے ہوئے پوچھا تم جس ہار اور انگوٹھی کا ذکر کر رہے تھے اور وہ لوٹا اب کہاں ہیں؟ میں نے ہار اور انگوٹھی بتائی جواب تک فردوس کے جسم پر دمک رہے تھے..... اور کہا کہ لوٹا میری کار میں اگلی سیٹ کے قریب رکھا ہوا ہے۔ منیجر نے بیرے کو بھیج کر لوٹا منگا لیا.... پیتل کے اس لوٹے پر کسی کا نام لکھا ہوا تھا میں نے روشنی کے قریب لا کر دیکھا تو اس لوٹے پر ولی محمد خاں ۲۰ فروری ۱۹۴۱ء کھدا ہوا تھا۔ ایک جھنا کے کے ساتھ لوٹا میرے ہاتھوں سے فرش پر گر گیا..... میرے سر میں شدت سے درد ہو رہا تھا۔ فردوس گم سم لیٹی ہوئی پھٹی پھٹی آنکھوں سے سب تماشہ دیکھ رہی تھی۔ اس کی پیشانی پر پسینے کے قطرے اور گلے میں وہ ہیروں کا ہار چمک رہا تھا۔

میں نے منیجر سے معذرت طلب کی اور کمرے کا دروازہ بند کر کے مقفل کر دیا لوٹا اٹھا کر ٹیبل پر رکھا اور فردوس کے پہلو میں پلنگ پر لیٹ گیا.... دونوں خاموش تھے۔ پھر نہ جانے مجھے کب نیند آئی۔ صبح بیرے کے دروازہ کھٹکھٹانے پر میری آنکھ کھل گئی، میں نے گھڑی دیکھی صبح کے دس بج رہے تھے۔ وہ چائے لے کر آیا تھا۔ اس نے ٹرے میز پر رکھی اور واپس چلا گیا..... میں نے فردوس کو جگایا وہ مسکرا کر اٹھ بیٹھی۔ مجھے اس کی مسکراہٹ میں فرشتوں کی سی معصومیت نظر آئی.... فردوس کو مسکراتا دیکھ کر میری خوشی کی انتہا نہ رہی۔ ناشتہ سے فارغ ہو کر ہم تفریح کے لئے نکلے..... کل کا واقعہ ہم جیسے بھول ہی گئے تھے جو کسی پرانی بات کی طرح ذہن میں نقش تھے۔ دونوں نے ایک دوسرے سے کچھ ذکر نہ کیا.... ہم نے دوسرے دن واپسی کا پروگرام بنایا۔ سب سامان کے ساتھ میں نے وہ لوٹا بھی اپنی سوٹ کیس میں رکھا... فردوس نے اپنے گلے اور انگلی سے وہ ہار اور انگوٹھی نہیں نکالی تھی.... میں نے بھی اس کا ذکر نہ کرنا مناسب سمجھا.... فردوس کے رویئے سے ظاہر ہوتا تھا جیسے یہ سب چیزیں اسکی اپنی ہی ہیں۔ اب اس کے چہرے پر کسی قسم کا خوف و ہراس نہ تھا۔ میں نے منیجر کے آفس میں جا کر بل ادا کیا اور ایک مہمان کی طرح رخصت کی اجازت مانگی۔ منیجر بہت افسردہ نظر آ رہا تھا۔ وہ ہوٹل کے دروازے تک ہمیں رخصت کرنے آیا... سب سامان کے ساتھ فردوس کار میں بیٹھ چکی تھی۔ منیجر نے میرے کان کے پاس منھ لا کر نہایت دھیمی آواز سے کہا، تمہاری بیوی کی شکل... میں چونک گیا.... اور نہایت تجسس کے ساتھ دریافت کیا.... کہئے میری بیوی کے بارے میں تم کیا کہہ رہے تھے.... منیجر نے نہایت دھیمے لہجے میں کہا تمہاری بیوی کی شکل اس بوڑھے کی لڑکی فردوس سے ملتی جلتی ہے۔ گویا دونوں بہنیں ہوں۔ یا دونوں ماں بیٹی ہوں.... یا یا... یا تو پھر وہ دونوں ایک ہوں۔ یہ کہہ کر وہ جلدی جلدی قدم بڑھاتا ہوا آفس میں داخل ہو گیا میں بھی سوچ کے سمندر میں غرق ہو گیا.... فردوس کے بارے میں یہ مزید معلومات سن کر میرے دل کی دھڑکن کچھ تیز ہو گئی۔ فردوس نے مجھے پکارا۔ میں خیالات کی دنیا سے لوٹ آیا اور کار کا دروازہ کھول کر اسٹیرنگ وہیل پر آ بیٹھا۔ فردوس مسکرا کر باتیں کر رہی تھی، گذرے ہوئے واقعات کو جیسے اس نے بالکل بھلا دیا تھا.... فردوس کی قربت نے مجھے بھی سب کچھ بھلا دیا اور میں بھی نارمل بن گیا... فردوس کا قرب مجھے سب کچھ بھلا دیتا تھا صرف اس کا معصوم اور مسکراتا چہرہ میری آنکھوں میں رہتا تھا۔ واپسی کا سفر بھی نہایت آرام دہ رہا... ہم نے چند روز دہلی میں گزارے اور واپس بمبئی کے لئے روانہ ہو گئے گذرا ہوا واقعہ اسے مطلق یاد نہ تھا یا پھر اس نے دانستہ ذکر نہ کیا۔ میں نے بھی چھیڑنا مناسب نہ سمجھا۔

بمبئی پہنچ کر فردوس پہلے کی طرح روزمرہ کے کاموں میں دلچسپی لینے لگی... ایک دن گزرے ہوئے دنوں کی ڈاک لا کر میز پر رکھ دی، جس میں لندن سے آیا ہوا ایک ایروگرام تھا جو فردوس کی پھوپی نے بھیجا تھا.... خط بالکل مختصر تھا کہ جان نے ۲۰ مئی کو زہر کھا کر خودکشی کی.... اور..... اور مسٹر ولیم کلک پر نہ جانے کیسا دورہ پڑا وہ پاگلوں کی طرح بہکی بہکی باتیں کرنے لگے، اور آج کل وہ پاگلوں کے ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔ میری آنکھوں کے سامنے ڈاکٹر جان محمد کا چہرہ گھوم رہا تھا۔

(باقی صفحہ ۶ پر)

میں نے فرزند کا رشتہ طے کرتے وقت کسی رشتہ دار کو شریک نہیں کیا۔ نہ ان کی رائے لی۔ منگنی کے بعد شادی کی تاریخ بھی مقرر کرلی ابھی دو ہفتے شادی کو تھے تو ایک روز علی الصبح جب کہ میں سو رہا تھا آواز آئی اٹھو غسل کرو فجر کی نماز کی تیاری کرو۔ میں اٹھا ادھر اُدھر دیکھا پھر سو گیا وجہ یہ کہ میں جمعہ جمعہ والا اتقاد دوسرے روز پھر علی الصبح جبکہ میں گہری نیند سو رہا تھا کانوں میں آواز آئی اٹھو غسل کرو۔ فجر کی نماز کی تیاری کرو میں اٹھا۔ ادھر اُدھر دیکھا۔ کوئی نظر نہیں آیا گھر والوں کو دیکھا سب سو رہے تھے۔ میں بہت گھبرا گیا۔ یہ کون نماز کے لیے جگا رہا ہے۔ یہ کس کی آواز ہے۔ وہ کہاں ہے۔ یہ سوچ ہی رہا تھا کہ پھر آواز آئی غسل کرو۔ وقت نماز ہے۔ گھبرایا ہوا غسل خانے پہنچا۔

غسل خانہ میں غسل کا طریقہ اور نیت بتلائی گئی میں اور بھی گھبرایا جانماز بیر نماز پڑھنا شروع کی گھبراہٹ میں زیر زبر کی غلطی ہوئی تو وہ آوازوں نے درست کی نماز کے بعد گالیوں کا بوچھار شروع ہوا گالیاں ہی گالیاں دی جارہی ہیں۔ کچھ دیر بعد اعمال نامہ بتانا شروع کیا گذشتہ ۳۰ سال میں ہم کون سے بھلے اور کون سے برے کام کیے یہ بتایا گیا ساتھ میں گالیاں بھی دی گئیں یہ نماز کے بعد بھی ہوتا رہا۔ اور یہ کچھ پانچ دن چلتا رہا بعد میں میری گھر والی کو بھی گالیاں دی جانے لگیں اس کا اعمال نامہ مجھے بتایا گیا اگر مجھے چائے پینا ہو تو کہتا کہ چائے بناؤ۔ وہ چائے بنانے بیٹھتی تو لال روشنی میں نظر آتی اور آواز آتی کہ تم کو چائے میں زہر دی گئی تم چائے مت پیو اور وہ لال روشنی میں زہر ملاتے دیکھتی۔ ایک عامل کامل سے علاج کے بعد یہ آوازیں بند ہوگئیں مگر پوری طرح نہیں۔ اپنا شہر چھوڑ کر دوسرے شہر گیا تو وہاں بھی گالیاں سنائی دیتی تھیں مگر چند منٹ کے لیے۔

یہ میری آپ بیتی ہے۔ اور بالکل صحیح صحیح لکھا ہوں کیا آپ یہ بتا سکتے ہیں کہ اس میں کون سا عمل استعمال کیا گیا ہے کالا یا پاک۔ یا جناتی۔

اس میں شرارت کس کی ہو سکتی ہے۔ رشتہ داروں کی یا دین کے ٹھیکیداروں کی خاص کر جماعت والوں کی مرے راز ان کو کیسے معلوم ہوئے۔ ایک بات یہ بھی لکھ دینا چاہتا ہوں کہ آدھی رات گئے خلوت کے وقت آواز آئی اس طریقہ سے نہیں اس طریقہ سے کام انجام دو۔ آدھی رات گئے اندھیرے میں میاں بیوی ان کو کس طرح نظر آئے تھے۔

اور ایک خاص بات یہ ہے کہ جو آوازیں آرہی تھیں ان میں کچھ تو کرایہ دار کی تھیں کچھ رشتہ داروں کی تھیں اور کچھ دوستوں کی آوازیں ۲-۳ سو فٹ دور سے آتی دیکھنے پر کوئی بھی نظر نہیں آتا۔ گھر کے کسی بھی کمرے میں جاؤ آوازیں آتیں یہاں تک کہ شہر سے دور چلے جاؤ تب بھی آوازیں آتیں

سوال یہ ہے کہ یہ کون سا عمل یا جادو ہے۔ احمد نگر میں میرے سوا اور ایک شخص ہے اس کو بھی یہ آوازیں آتی تھیں اورنگ آباد میں بھی ایک شخص ہے اس کو بھی اس قسم کی تکلیف تھی بیچارہ درود شریف پڑھتا رہتا ہے۔ مختلف لوگوں سے ذکر کرنے پر معلوم ہوا یہ میں اکیلا نہیں ہوں میرے ساتھ اور بھی لوگ ہیں جن کو اس قسم کی تکلیف پہنچائی گئی ہے۔

بقیہ :۔ روح کا تبادلہ

فردوس میرے مقابل کی کرسی پر بیٹھی ہوئی تھی میں نے خط اسے پڑھنے دیا.... خط پڑھکر وہ خاموش ہی رہی.... ایسی دل سوز خبر پڑھ کر بھی اس کے چہرے پر ناخوشگوار حادثے کے اثرات یا کوئی ردِّ عمل نہ تھا۔ روشن دان سے آتی ہوئی سورج کی کرنوں سے فردوس کے گلے کا ہار چمک رہا تھا۔ میں نے میز پر سر رکھ دیا اور کچھ سوچنے میں گم ہو گیا جس دن کشمیر میں یہ حادثہ پیش آیا۔ وہ ۲۰ مئی ۱۹۷۵ء تھا۔

BY SALIMSALKHAN

دنیا بھر کے طبیبوں نے غذا کے سلسلے میں حضور نبیٔ رحمت کے اس سنہری اصول سے اکتساب کیا ہے۔

حکیم منور احمد

بسیار خوری امراض کی جڑ ہے

صدیوں سے دنیا کو یہ مسئلہ درپیش ہے کہ زندہ رہنے کے لیے غذا کا استعمال ضروری ہے یا غذا کھانے کے لیے زندہ رہنا ضروری ہے۔ ہمارے مہربان خدا نے حضرت انسان کو دنیا میں اپنا خلیفہ اور نائب بنا کر بھیجا ہے۔ یہ بات ساری دنیا جانتی ہے کہ گندم، لہسن، پیاز اور مسور وغیرہ کھانے کے شوق میں بنی اسرائیل دنیا بھر میں مارے مارے پھرنے لگے میں ایک پچھتر سالہ طبیب ہوں۔ گزشتہ اکاون سال سے لاکھوں مریضوں کا علاج کر چکا ہوں۔ سال ہا سال سے یہی دیکھ رہا ہوں کہ معاشرہ کی اکثریت زیادہ سے زیادہ کھانے کی چیزیں جمع کرنے کی فکر میں رہتی ہے۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے دنیا کے سامنے اس حقیقت کو پیش کیا کہ مرد محنت سے کمائے گا اور عورت تکلیف سے بچہ جنے گی۔ اچھی لذیذ اور خوش مزہ غذا حاصل کرنے کے لیے ہمیں ہزار ہا فٹ کی بلندی تک پرواز کرنی پڑتی ہے گہرے سمندروں میں گودیاں اور بندرگاہیں بنانی پڑتی ہیں۔ سنگلاخ زمین کو پانچ چھ فٹ گہرا کھود کر اس میں سے ڈیزل، پٹرول اور عمدہ سے عمدہ تیل نکالنا پڑتا ہے درخت لگا کر کئی سال محنت سے ان کی پرورش کرنی پڑتی ہے تاکہ ان کے میٹھے اور رسیلے پھل ہماری غذا بن سکیں سال میں کئی فصلیں مختلف سبزیوں کی کاشت کرنی پڑتی ہے۔ غرض اتنے پاپڑ بیلنے کے بعد ہمیں بدن بنانے والی غذا کا منہ دیکھنا نصیب ہوتا ہے۔

سینکڑوں خدا کے بندوں کو یہ کہتے سنا ہے کہ میاں دن بھر محنت و مشقت کی خاطر جا بجا مارے مارے پھرتے ہیں اور اگر کھانا بھی مزے دار اور پیٹ بھر کر نہ ملے تو پھر یہ زندگی کس کام کی؟ قربان جائیں اس نبی امی صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ جس نے کھانے پینے کا مسئلہ بھی حل فرما دیا بلکہ اسے عبادت میں بھی داخل فرما دیا۔

بحیثیت لاکھوں حکیم اور ڈاکٹر اس بات پر اتفاق رکھتے ہیں کہ دنیا میں بسنے والے ہر انسان کو جو بیماری بھی لاحق ہوتی ہے اس میں سے تین چوتھائی غذا کی خرابی سے ہوتی ہے غور کریں تو ہم اس بات کو تسلیم کرنے پر مجبور ہو جائیں گے کہ گوشت، روٹی، دال، سبزی، پھل اور دودھ مکھن اس لیے استعمال کئے جاتے ہیں کہ ہمارے بدن کے اندر لگی ہوئی مختلف مشینوں کو یہ بطور ایندھن اور تیل کے حرکت دینے میں مدد دیتے ہیں۔ ہمارے تھکے ہوئے بدن میں تازگی اور جوش و خروش پیدا کرتے ہیں۔ ہمارے بدن کی ٹوٹ پھوٹ کی مرمت کرتے اور بدن میں نشو و نما کرتے ہیں۔

میرے مطب واقع عبدالکریم روڈ لاہور میں روزانہ درجنوں بچے، بوڑھے مرد و عورتیں اس غذا کو ہی بیماری کا سبب

BY SALIMSALKHAN

قرار دیتے ہیں کوئی کہتا ہے کہ حکیم صاحب گوشت کھانے سے میری غذا کی نالی اور معدے میں جلن محسوس ہونے لگتی ہے۔ کئی گھنٹے گوشت اور مرچوں کے ڈکار آتے رہتے ہیں۔ دوسرا کہتا ہے کہ صبح اٹھوں تو معدہ بھرا ہوا، طبیعت بوجھل جسم سویا ہوا ہوتا ہے اور کام کاج کرنے کو ہمت نہیں پڑتی، طبیعت متلاتی اور ابکائیاں آتی ہیں۔ تیسرا اپنا قصہ بیان کرتے ہوئے یہ کہتا ہے کہ مجھے بھوک نام کو بھی نہیں لگتی۔ روٹی کے وقت عادت کے طور پر کھانا کھاتا ہوں۔ پھر اس کھانے کے ڈکار آٹھ دس گھنٹے تک آتے رہتے ہیں۔ منہ میں کھٹا پانی بھر کر آتا ہے۔ حکیم ڈاکٹر معدے کی تیزابیت بتاتے ہیں۔ چوتھا یہ دکھڑا سناتا ہے کہ غذا دیکھتے ہی دل متلانا شروع ہو جاتا ہے۔ سر میں چکر اور بے ہمتی دن بدن بڑھتی جاتی ہے۔ روزانہ اس کھانے اور معدے کی خرابی کے شاکی درجنوں مرد عورت میرے مطب میں علاج کرانے کے لیے آموجود ہوتے ہیں۔ نبیوں کے سردار احمد مختار حضور کالی کملی والے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان سب دکھیا مریضوں کے لیے رہتی دنیا تک ایک سنہری نسخہ ہمیں سکھلا دیا ہے۔ تاجدار مدینہ جب تک بھوک نہیں لگتی کھانا تناول نہیں فرمایا کرتے تھے۔ جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کھانے کے لیے بیٹھ جاتے تو بھر پیٹ بھر کر نہیں کھاتے تھے۔ تشریح ان کی یوں سمجھیے کہ حضورؐ کی سنت مبارکہ یہ ہے کہ گھر میں مہمانداری میں یا کسی بھی تقریب یا مجلس میں حضورؐ اسی وقت تک غذا کو ہاتھ نہ لگاتے جب تک کہ معدہ خالی ہو کر غذا کو صحیح طور پر طلب نہ کرتا۔

دوسری سنت مبارکہ یہ تھی کہ ابھی معدہ ایک تہائی خالی ہوتا، یعنی اس میں پوری غذا میں سے تین حصوں کی کی جگہ صرف دو حصے غذا کے معدے میں جاتے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم غذا سے اپنا ہاتھ کھینچ لیتے۔

ایک دوسری حدیث میں یوں بیان فرمایا کہ معدے کا ایک حصہ غذا، ایک حصہ پانی اور ایک حصہ غذا کے پھیلنے کے لیے رکھنا چاہیے۔

مؤرخین شاہ ہرقل کے بھیجے ہوئے ایک طبیب کی حضور نبی رحمتؐ سے ایک گفتگو یوں بیان کرتے ہیں:

طبیب: حضورؐ! مجھے بادشاہ نے اصحاب صفہ کے علاج ومعالجے کے لیے مامور کیا تھا۔ مگر کئی ماہ گزرنے کے باوجود میں نے آپؐ کی متبرک مجلس میں بیٹھنے والوں کو کبھی بیمار ہوتے ہوئے نہیں دیکھا۔ حضورؐ کے غلام جن کو دنیا شہنشاہوں سے بڑھ کر رتبہ دیتی ہے بیمار ہی نہیں ہوتے۔ جب حضورؐ کے یہ خدام بیمار ہی نہیں ہوتے تو میں ان کا علاج کیسے کر سکتا ہوں۔ میرا تنخواہ پانا جائز کیسے ہو سکتا ہے۔ میں حضورؐ سے واپس جانے کی اجازت کا پروانہ حاصل کرنے کی درخواست کرتا ہوں۔ آخری فرمائش اس کی یہ تھی کہ حضورؐ وہ نسخہ کیمیا مجھے بھی مرحمت فرما دیجیے جس پر عمل کرنے سے یہ دنیا کے بے تاج بادشاہ بیمار نہیں ہوتے۔

حضورؐ نے فرمایا: میں مسلمانوں کو یہی سبق پڑھاتا ہوں کہ سخت بھوک کے سوا اپنے معدے کے اندر کوئی غذا داخل نہ کریں اور بھوک باقی ہو تو غذا سے ہاتھ کھینچ لیں۔

دنیا بھر کے اطبا حضورؐ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طب مبارکہ سے معدہ اور غذا کی نالی تندرست رکھنے کے لیے یہی علاج بتا رہے ہیں یعنی معدے سے جب تک پہلی غذا ہضم نہ ہو جائے دوسری غذا نہ کھائی جائے

معدہ جس کے اندر ہم کھانے کی میز پر دنیا بھر کے پھل، مٹھائیاں، زردے، پلاؤ، پیسٹری اور فروٹ

زدوٹ بن داخل کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ ایک چار طبقوں (تہوں) والی مشک نما تھیلی ہے۔ اس کے اندر خل درو جیز، چھوٹے چھوٹے تھیلے ہوتے ہیں جو غذا کی زیادتی کے وقت کھل کر معدے کو پھیلا دیتے ہیں یار لوگ محفل میں بیٹھ کر اپنے پیٹ میں زیادہ سے زیادہ پراٹھے، کسٹرڈ، اور قورمے کی پلیٹیں انڈیلنے کی کوشش کرتے ہیں۔ غریب معدہ جسے اوجھ، اوجھری اور سٹاکے کہا جاتا ہے، غذا سے خالی ہونے کی حالت میں صرف نو تولے یعنی چار اونس وزن رکھتا ہے۔ اسے قائم و دائم رکھنے اور مختلف بیماریوں سے بچنے کے لیے غذا کھاتے وقت تاجدار مدینہؐ کی سنت مبارکہ کو سامنے رکھ لیں تو انشاء اللہ تعالیٰ آپ کی چوتھائی بیماریاں خود بخود ٹھیک ہو جائیں گی

[illegible]

اولاد کی دعا

[illegible]

آسیب سے نجات کی دعا

[illegible]

زہریلے جانور کے کاٹنے کی دعا

[illegible]

نجات مرض کی دعا

[illegible]

زیادتی رزق کی دعا

[illegible]

بصارت چشم کی دعا

[illegible]

جملہ حاجات کی دعا

[illegible]

عمل کی دعا

[illegible]

شیرینی پھل کی دعا

[illegible]

گم شدہ اشیاء کی دعا

[illegible]

ادائیگی قرض کی دعا

[illegible]

BY SALIMSALKHAN

قرآن پاک کی تلاوت کرنیوالوں کیلئے تنبیہ

فرقان کاظمی
راجوپور ضلع سہارنپور

تمام کلام اللہ شریف میں سترہ مقامات ایسے ہیں کہ زیر کی جگہ پر اگر پیش یا زبر اور پیش کی جگہ پر زیر یا زبر پڑھے۔ اور زبر کی جگہ پر پیش یا زیر پڑھے تو کافر ہو جائے (نعوذ باللہ) اس لئے اُن سترہ مقامات کی نشاندہی کی جاتی ہے۔ تاکہ تلاوت کرنے والے اس کا خاص طور پر دھیان رکھیں۔ اور اس بلائے عظیم سے نجات ہو۔ مقام اوّل:

(۱) سورۂ فاتحہ میں اگر اَنْعَمْتَ کی تا پر پیش پڑھے تو کافر ہو جائے (۲) پارہ الٓمّٓ، سورۂ بقرہ کے ۱۵ ویں رکوع میں اگر وَاِذِ ابْتَلٰٓی اِبْرٰهٖمَ رَبُّهٗ کی با پر پیش کے بجائے زبر پڑھے تو کافر ہو جائے (۳) پارہ سَیَقُولُ، سورۂ بقرہ نمبر ۳۳ ویں رکوع میں اگر وَقَتَلَ دَاوٗدُ جَالُوْتَ کی دال ثانی پر پیش کی جگہ زبر پڑھے تو کافر ہو جائے (۴) پارہ تِلْكَ الرُّسُلُ سورۂ بقرہ کے رکوع نمبر ۳۵ میں اگر وَاللّٰهُ یُضٰعِفُ کے عین پر زبر پڑھے تو کافر ہو جائے۔

(۵) پارہ لَا یُحِبُّ اللّٰهُ سورۂ نساء کے رکوع نمبر ۲۳ میں اگر رُسُلًا مُّبَشِّرِیْنَ وَمُنْذِرِیْنَ کی ذال پر زبر پڑھے تو کافر ہو جائے۔

(۶) پارہ وَاعْلَمُوْا، سورۂ توبہ کے پہلے رکوع میں اگر اَنَّ اللّٰهَ بَرِیْٓءٌ مِّنَ الْمُشْرِكِیْنَ وَرَسُوْلُهٗ کی لام پر زبر پڑھے تو کافر ہو جائے۔

(۷) پارہ سُبْحٰنَ الَّذِیْ سورۂ بنی اسرائیل کے دوسرے رکوع میں اگر وَمَا كُنَّا مُعَذِّبِیْنَ کی ذال پر زبر پڑھے تو کافر ہو جائے۔

(۸) پارہ ۱۶، سورۂ طٰہٰ کے ساتویں رکوع میں وَعَصٰٓی اٰدَمُ رَبَّهٗ کی با پر اگر پیش پڑھے تو کافر ہو جائے۔

(۹) پارہ ۱۷، سورۂ انبیاء کے چھٹے رکوع میں اِنِّیْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ کی تا پر زبر پڑھے تو کافر ہو جائے۔

(۱۰) پارہ ۱۹، سورۂ شعراء کے رکوع نمبر ۱۱ میں لِتَكُوْنَ مِنَ الْمُنْذِرِیْنَ کی ذال پر اگر زبر پڑھے تو کافر ہو جائے۔

(۱۱) پارہ ۲۲ میں سورۂ فاطر کے چوتھے رکوع میں اگر اِنَّمَا یَخْشَی اللّٰهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمٰٓؤُا کے اللہ کی ھا پر پیش پڑھے تو کافر ہو جائے۔

(۱۲) پارہ ۲۳، سورۂ صٰفّٰت کے دوسرے رکوع میں وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا فِیْهِمْ مُّنْذِرِیْنَ کی ذال پر زبر پڑھنا کفر ہے۔

(۱۳) پارہ ۲۸، سورۂ حشر کے تیسرے رکوع میں اَلْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ کی واؤ پر زبر پڑھنا کفر ہے۔

(۱۴) پارہ ۲۹، سورۂ حاقّہ کے پہلے رکوع میں لَا یَاْكُلُهٗٓ اِلَّا الْخَاطِئُوْنَ کے ہمزہ پر زبر پڑھنا کفر ہے۔

(۱۵) پارہ ۲۹، سورۂ مزمّل کے پہلے رکوع میں فَعَصٰی فِرْعَوْنُ الرَّسُوْلَ کے نون پر زبر پڑھنا کفر ہے۔

(۱۶) پارہ ۲۹، سورۂ مرسلات کے دوسرے رکوع میں فِیْ ظِلٰلٍ وَّعُیُوْنٍ کی ظا پر زبر پڑھنا کفر ہے۔

(۱۷) پارہ ۳۰، یعنی عمّ سورۂ والنّازعات کے دوسرے رکوع میں اِنَّمَآ اَنْتَ مُنْذِرُ مَنْ یَّخْشٰهَا کی ذال پر اگر زبر پڑھے تو کافر ہو جائے

اور بغیر وضو کے قرآن پاک کو چھونا منع ہے۔ یا کوئی آیت لکھنا بھی بغیر وضو کے منع ہے۔

چھوت چھات

چھوت چھات کے بارے میں ہمارے ہاں دو بالکل متضاد خیالات پائے جاتے ہیں۔

ایک طبقہ کسی چھوت چھات کا قائل نہیں۔ ان کے نزدیک کوئی ایسی بیماری نہیں جو ایک سے دوسرے کو از خود لگ سکتی ہو۔ وہ چھوت چھات کو محض توہم پرستی خیال کرتے ہیں اور اسے ایمان کی کمزوری یا کم از کم تقدیر الٰہی سے فرار کی ناکام کوشش قرار دیتے ہیں۔ جب کہ مشاہدہ یہ ہے کہ بعض بیماریاں متعدی ہیں۔ مثلاً زکام، انفلوئنزا، چیچک، ہیضہ، طاعون وغیرہ ـــــــ وہ ایک مریض سے دوسرے صحت مند انسان پر ایسے ہی اثر کرتی ہیں۔ جیسے آگ، پانی، سردی اور گرمی جسموں پر اپنا فطری اثر ڈال لیتے ہیں۔ لیکن یہ سب کچھ حکم الٰہی سے ہوتا ہے۔

دوسرا طبقہ اس حد تک چھوت چھات کے وہم میں گرفتار ہے کہ وہ مسنون طریقہ پر ساتھ مل کر بھی نہیں بیٹھتے۔ اکٹھے ایک برتن میں کھانا نہیں کھاتے۔ مشترک گلاس استعمال نہیں کرتے۔ رومال اور تولیہ ایک دوسرے کے کام میں نہیں لاتے۔ ان پر چھوت کا واہمہ اس قدر سوار ہے کہ ہر اشتراک ان کے نزدیک حفظانِ صحت کے اصولوں کے خلاف ہے۔ یہ لوگ احتیاط کو ایمان و یقین پر غالب کر لیتے ہیں ـــــــ اس بارے میں صحیح نقطۂ نظر کیا ہے؟ اس حدیث پاک کی روشنی میں ملاحظہ کیجیے۔

ابن عطیہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ اللہ کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ـــــــ لَا عَدْوٰی وَلَا هَامَ وَلَا صَفَرَ وَلَا یَحِلُّ الْمُمْرِضُ عَلَى الْمُصِحِّ وَلْیَحِلَّ الْمُصِحُّ حَیْثُ شَاءَ فَقَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ وَمَا ذٰلِکَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ اِنَّہٗ اَذًی

چھوت چھات کوئی شے نہیں۔ اُلّو کا شگون اور مردے کی روح کا شگون کچھ نہیں۔ نہ ماہِ صفر میں نحوست ہے (البتہ) مریض جانور صحت مند جانور کے پاس نہ اتارا جائے، تندرست جانور کو جہاں چاہو لے جاؤ۔" سوال کیا گیا۔! اے اللہ کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! اس میں کیا بات ہے۔؟ ارشاد فرمایا۔" یہ نفرت (یا تکلیف) کی بات ہے۔"

(موطا امام مالک۔ کتاب الجامع)